Vol. II
No. 13



Friday
25th September, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Friday, 25*th September*, 1953.

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions and Answers

[SEE PART I]

L. A. Bill No. XXIV of 1953, the Hyderabad Land Improvement Bill.

Mr. Speaker: Let us proceed to the next item on the Agenda: Continuation of clause by clause reading of the Hyderabad Land Improvement Bill.

جو سوال اٹھا تھا اسکے متعلق میزپارلیمنٹری پراکٹس (May's Parliamentary Practice) کے صفحہ (۵۲۹) پر یہ لکھا ہے کہ -

"Amendments may be made in every part of the Bill, whether in the clauses or the schedules. Clauses may be left out and new clauses and schedules added."

گویا اسکی اجازت ہے - اور بھی بہت سی چیزیں اسمیں ہیں - اسی کتاب کے صفحہ (۵۳۸) میں یہ ہے کہ -

"New clauses are normally considered after the clauses of the Bill have been disposed of, and the insertion of any that are passed in their proper place in the Bill is not fixed by the Committee but is left out to be settled between the Member in charge of the Bill and the Public Bill Office."

مگر وهاں آفس ہے اور وهاں کا ایک طریقہ ہے - اسکے علاوہ پیج (Page) نمبر (۵۴۶) میں یہ ہے کہ -

"New clauses, notice of which had not been circulated but which were allowed by the Speaker to appear on the notice paper, when reprinted for the information of the members" -

نیو کلازس کیلئے بھی گنجائش ہے - اب جو نیا کلاز ہے وہ لیا جائیگا -

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کونڈور) - اس سلسلہ میں رول نمبر ۱۳۷ بھی ہے وہ یہ ہے -

An amendment shall not be inconsistent with the previous decision of the Assembly on the same question.

مسٹر اسپیکر - امنڈ منٹ کے طور پر نہیں ہے۔یہ تو نیا کلاز ہے - نئے کلاز کے طور پر میں لے رہا ہوں - رول نمبر (۱۳۷) کلاز (۴) یہ ہے کہ

"The Speaker shall have power to select the new clauses or amendments to be proposed."

یعنی گویا نیا کلاز آسکتا ہے -

श्री. रतनलाल कोटेचा : (पाटोदा) माननीय अध्यक्ष महोदय, मैंने जो कुछ सुझाव दिया है वह अिस बिल मे काफी महत्व का स्थान रखता है और साथ ही साथ अिस बिल की कमीकी पूर्तता करता है। अिस बिल के क्लाज ५से १९तक आप पढते चले जायेंगे तो आपको मालूम होगा कि स्कीम बनाने से अेक्जीक्यूट करने तक बहुत बडा और लंबा चौडा प्रोसीजर रखा गया है और अिस में काफी समय चलाजाता है अैसा प्रोसीजर रखना काश्तकारों की दृष्टी से ठीक मालूम होता है लेकिन कभीकभी अैसे प्रसंग आ जाते हैं कि जब प्रोसीजर हो और हुकूमत कोअी स्कीम बनाती है तो अुसको अिस से नुकसान हो जाता है। वह स्कीम जल्द अमल में नहीं आती। अुदाहरणके तौर पर मैं आपके सामने रखना चाहता हूं कि अगर फैमिन कंडीशन्स आ जायें या स्केअर्सिटीका अंदाजा हो और उस वक्त अगर गवर्नमेंट की कोअी स्कीम बनी हो और अगर अिसी रफतार से गवर्नमेंट चले तो मैं समझता हूं कि फैमिन या स्केअरसिटी खतम होने के बादही वह स्कीम अमलमें आयेगी। अैसे वक्त में गवर्नमेंट को बहुत तेज रफतार से जानापडता है। अिस लिहाज से मैं ने अिस नये क्लाज को रखा है। बंबअी के अेक्ट में भी अैसा रूल है. मैं अिस नये क्लाज के बारे में ज्यादा कुछ नकहतेहुअे हाअूस से अपील करता हूं और चीफ मिनिस्टर साहब से विनंति करूंगा कि वे मेरे अिस नये क्लाज को स्वीकार करें.

مسٹر اسپیکر - اسکے بعد وضاحت بھی کیگئی ہے - میں (May) کی کتاب کا پیج نمبر ۵۴۷ پڑھ رہا ہوں -

" On being called by the Speaker, the Mover of the new clause brings it up and may speak in support thereof;"

جیسا کہ ابھی انہوں نے سپورٹ میں تقریر کی ہے -

"After it has been seconded, the clause is read the first time without question put,"

کوئسچن پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

" The question is then proposed from the chair that the clause be read a second time."

پھر اسکے بعد ۔

" This is the proper time for the opposing of clause, and the proposer may again address the House in its favour."

گویا اسکے خلاف اگر کسی کو کچھ کہنا ہے تو کہہ سکتے ہیں ۔ اسکو پروپوز (Propose) کرنا پڑیگا ۔

*شری سری پت راؤ نواسیکر (اورنگ آباد) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ شری رتن لعل کوٹیچہ نے نیا کلاز قائم کرنے کیلئے جو پرپوزل (Amendment proposal) پیش کیا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں ۔ یہ نیا کلاز بل میں آنا نہایت ضروری ہے ۔ جب کبھی فیمین (Famine) آتا ہے یا اسکیرسٹی (Scarcity) کے حالات رونما ہوتے ہیں یا بارش نہ ہونے کی وجہ سے پیداوار نہیں ہوتی ہے تو ایسے مقامات کیلئے گورنمنٹ کو عارضی طور پر کوئی اسکیم عمل میں لانا پڑتا ہے ۔ ایسے کام فیمین بورڈ کے تحت عمل میں لانے پڑتے ہیں اسکے لئے خاص ضابطہ ہے جسکے تحت دیر ہوجاتی ہے ۔ لینڈ امپروسنٹ کے سلسلہ میں جو نیا بل بنایا جارہا ہے اس بل میں کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیئے کہ فیمین ہو یا اسکیرسٹی کی حالت ہو ایسے ایریاز میں ۔ ہم ایسے اسکیم عمل میں لاسکیں ۔ جو تحریک پیش ہوئی ہے وہ نہایت واجبی ہے میں ہاؤز سے استدعا کرونگا کہ اسکو منظور کیا جائے ۔

Mr. Speaker: The question is :

" That clause 20A stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 20A was added to the Bill.

Mr. Speaker: The question is:

"That Short title, extent, commencement and Preamble stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Short title, extent, commencement and Preamble were added to the Bill.

Shri B. Ramakrishna Rao: Sir , I beg to move :

" That L.A. Bill No. XXIV of 1953, a Bill to ensure proper utilisation of land and to provide for the making and

execution of schemes relating to the construction of tanks, embankments and other works, the prohibition and control of grazing for the purposes of preservation of soil, prevention of soil erosion, improvement of water supply and other matters in order thereby to protect and improve lands and crops in the State of Hyderabad, be read a third time and passed."

شری کے - وینکٹ رام راؤ - (۲۰) اے میں کلاز ۴ سب کلاز (۱) لکھا گیا ھے -

مسٹر اسپیکر - آفس سے اس میں وربل امنڈمنٹ کیا جائیگا ایسی چیزوں میں اسپیکر کو کانسی کوئینشل اختیارات دے گئے ھیں -

The question is:

"That L. A. Bill No. XXIV of 1953, a Bill to ensure proper utilisation of land and to provide for the making and execution of schemes relating to the construction of tanks, embankments and other works, the prohibition and control of grazing for the purposes of 'preservation of soil, prevention of erosion, improvement of water supply and other matters in order thereby to protect and improve lands and crops in the State of Hyderabad, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

Business of the House

مسٹر اسپیکر - اب ایجنڈے کے لحاظ سے حیدرآباد آبکاری امنڈمنٹ بل لیا جاناچاھئے - لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ طے کیا گیا ھے کہ ۲۰ تاریخ کو ٹیننسی بل لیا جائیگا -

Shri Annaji Rao Gavane: Mr. Speaker, Sir, Yesterday, the leader of the U.P.P. requested you, that the second reading of The Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, as reported by the Select Committee, might be taken up to-day itself. I would reiterate that request. Sir, I am sure that Hyderabad Abkari (Amendment) Bill will be finished today.

مسٹر اسپیکر - بات یہ ھے کہ میرے نزدیک ٹیننسی بل ایک اهم بل ھے - میں یہ چاھتا تھا کہ سرسری طور پر اسپر تھوڑا سا ڈسکشن آج کیا جائے اور جنرل ڈسکشن ۲۸ تاریخ سے شروع کیا جائے -

شری اناجی راؤ گوانے - آج نہ لیا جائے تو پرسوں ٹھیک طور پر پیش ھوسکتا ھے کیونکہ وھی ایک بل ھمارے سامنے اھم ھے - اور اسکے لئے کافی وقت کی ضرورت ھے -

مسٹر اسپیکر - اسی لئے تو میں یہ چاھتا ھوں کہ آج بھی اسپر کچھ ڈسکشن ھو جائے تا کہ وقت کافی ملے - آبکاری بل کو کسی صورت میں لینگے - لیکن ٹیننسی بل کو ۲۸ تاریخ کو لینا ضروری ھے - ٹیننسی بل بہت اھم ھے اسکو کسی صورت میں ادھورا نہیں چھوڑا جاسکتا - اگر ھاؤس کے ممبرس کی رائے یہ ھے کہ آج نہ لیا جائے تو میں ٹائیم زیادہ نہیں بڑھاؤنگا -

شری اناجی راؤ گوانے - ٹائم بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں -

شری بی - رام کشن راؤ - مجھے بھی کوئی عذر نہیں -

Mr. Speaker : Then we will take up the Abkari Amendment Bill.

L. A. Bill No. XIX of 1953, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953.

Minister for Excise, Customs, Forests and Revenue (Shri K. V. Ranga Reddy) : I beg to move :

" That L. A. Bill No. XIX of 1953, a bill to amend the Hyderabad Abkari Act, be read a second time."

Mr. Speaker : The question is :

" That L. A. Bill No. XIX of 1953, a bill to amend the Hyderabad Abkari Act, be read a second time."

The motion was adopted.

Clause 2

Shri Abdur Rahman (Malakpet) *:* I beg to move :

" That in line 6 of clause 2 of the Bill, the word "fine" be omitted."

Mr. Speaker : Amendment moved :

" That in line 6 of clause 2 of the Bill, the word "fine" be omitted."

شری عبد الرحمن - مسٹر اسپیکر سر - اس ترمیم کے ذریعہ قانون آبکاری کی دفعہ (۲) میں محصول آبکاری کی تعریف کے سلسلہ میں جرمانہ بھی شریک کیا گیا ھے - میں نے اس قانون کے ھر دفعہ کو پڑھا ھے اس میں کہیں بھی کسی عہدہ دار آبکاری کو جرمانہ کا اختیار نہیں دیا گیا پھر جرمانہ کے الفاظ زینت قانون کیوں بنے ھوئے ھیں - فرسٹ ریڈنگ کے موقع پر آنریبل منسٹر صاحب نے کہا تھا آبکاری کے عہدہ داروں کو ایک پیسہ بھی جرمانہ

کرنے کا اختیار نہیں ہے - جب عہدہ داران آبکاری کو قانون کے تحت جرمانہ کا اختیار نہیں دیا گیا ہے تو پھر اسکی تعریف میں لفظ " جرمانہ " کا اضافہ کرنا یا رکھنا غیر ضروری ہے - جسقدر جرمانوں اور سزاؤں کا تعلق ہے اس کا اختیار عدالتوں کو ہے - اور عدالتوں سے جو جرمانہ ہوگا وہ محصول آبکاری کے طور پرسررشتہ آبکاری حاصل نہیں کریگا - وہ آمدنی عدالت کی ہوگی اور اس آمدنی کو عدالت جمع کریگی - اس سے سررشتہ آبکاری کا کوئی تعلق نہیں ہوگا - اس لحاظ سے اس قانون کی دفعہ (۲) میں جو " جرمانہ " کا لفظ ہے اسکو خارج کرنا چاہئے - یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اس پر کافی غور و خوص کیا جائے - یہ کسی دفعہ میں نہیں ہے ، نہ سابقہ قانون میں ہے اور نہ حالیہ ترمیمی قانون میں جرمانہ کا اختیار عہدہ داران آبکاری کو دیا گیا ہے - اس لئے اس لفظ کو خارج کردینا چاہئے - بلاوجہ تعریف میں یہ الفاظ داخل کئے گئے ہیں -

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا آنریبل منسٹر آبکاری کچھ فرمائینگے؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - ضمن (۱) میں محصول آبکاری سے مراد وہ محصول ، جو قانون شراب کے تحت یا کسی اور نافذالوقت احکام کے تحت محکمہ کے عائد کردہ کسی رسوم ، نزول ، ٹیکس ، فیس ، جرمانہ یا تاوان یا ضبطی سے واجب الوصول ہو تو اس میں جو جرمانہ کا لفظ رکھا گیا ہے وہ محصول آبکاری کی تعریف بتانے کے لئے رکھا گیا ہے - یہاں اس لفظ کے رکھنے سے عہدہ داران کو جرمانہ کا اختیار دینا جیسا کہ میرے فاضل دوست سمجھ رہے ہیں وہ غلط ہے - جرمانہ کے طور پر جو رقم ہوگی اوس سے مراد محصول آبکاری ہے - یہی چیز واضح کرنے کے لئے لفظ " جرمانہ " رکھا گیا ہے - اسلئے لفظ " جرمانہ " حذف کرنے کی ضرورت نہیں -

شری عبدالرحمن - کیا آنریبل منسٹر وضاحت فرمائینگے کہ وہ کونسی آمدنی ہے جو جرمانہ کے طور پر وصول کیجاسکتی ہے اور جسکا عہدہ داران آبکاری کو اختیار دیا گیا ہے ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - میں نے اس سے پہلے آپ سے کہا کہ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ عہدہ داران آبکاری جو جرمانہ صادر کرتے ہیں وہ وصول کیا جائے - بلکہ جرمانہ کی جو رقم ہوگی وہ کس مد میں جمع کرینگے ، یا کس نام سے اوسکو موسوم کرینگے یہ واضح کرنے کے لئے یہ لفظ رکھا گیا ہے - عہدہ داران آبکاری جرمانہ عائد کرتے ہیں - اس وجہ سے لفظ جرمانہ موجود ہے اور عدالت عائد کرے تو وہ محصول آبکاری ہے - اس سے یہ مراد نہیں ہے - جو جرمانہ وصول ہوگا اوس رقم کو کس نام سے موسوم کیا جائے اوسکی وضاحت کے لئے یہ لفظ ہے - اختیارات سے یا تعریف سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے - جتنے اختیارات کا ذکر کیا گیا ہے وہاں جرمانہ سے یہ مراد ہوتی ہے کہ تعلقدار یا ناظم آبکاری یا مہتمم آبکاری کوئی ہو جرمانہ عائد کرسکتا ہے -

شری عبدالرحمن - چونکہ جرمانہ عدالت وصول کرتی ھے اور تعزیرات میں جرمانہ کے تعلق سے جواختیار عدالت کو دیا گیا ھے وہ عدالت کی آمدنی کے طور پر جمع ھوتا ھے وہ ایک مستقل مد ھے۔ اسمیں سررشتہ آبکاری یا کروڑ گیری یا سررشتہ مال کا کوئی علحدہ مد نہیں ھوا کرتا - آبکاری کے مقدمات کے سلسلہ میں بھی ......

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں سمجھتا ھوں کہ یہ سوال و جواب کا موقع نہیں ھے۔ کیا آپ کی امنڈمنٹ ووٹ کے لئے رکھی جائے ؟ -

شری عبدالرحمن - آنریبل منسٹر اگر اسکی وضاحت کردیں تو میں اسکو واپس لے سکتا ھوں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مگر یہ ڈسکشن نیورنڈنگ (Never-ending) ھوتا جارھا ھے - صرف ایک مرتبہ تفصیل پوچھ سکتے ھیں - اگر تین تین چار چار مرتبہ پوچھا جائیگا تو یہ کلیرلفکیشن کا سلسلہ ختم نہ ھوگا -

شری عبدالرحمن - میں سمجھتا ھوں کہ اگر اصلاح نہ ھوتو ممکن ھے کہ واضعان قانون پیچیدگیوں میں مبتلا ھوجائینگے - اگر اس طرح بتایا جائیگا کہ یہ سررشتہ آبکاری کا جرمانہ یا سررشتہ آبکاری کا محصول ھے وغیرہ،وغیرہ تو پوری تعزیرات کو بدلنا پڑیگا - عدالت کو جرمانہ کی جو آمدنی ھوتی ھے اسکے لئے صرف تعریف بتلانا پڑتا ھے - ھر ایک سررشتہ کا الگ الگ جرمانہ اوس سررشتہ کو واپس نہیں بھیجا جاتا - یہ قانونی پیچیدگی ھے۔ اس لئے منسٹرصاحب سے اسکی وضاحت کی درخواست کرتا ھوں۔ عدالت کا ایک مستقل مد ھے جس میں جرمانہ کی آمدنی جمع ھوتی ھے - اسمیں یہ صراحت نہیں ھوتی کہ یہ کس سررشتہ کا ھے - جو مقدمات عدالت میں پیش ھوتے ھیں اور اون میں جرمانہ کے طور پر جو سزا دیجاتی ھے اوسمیں اس کا تعین نہیں کیا جاتا کہ فلاں سررشتہ کی ھے - وھاں ضابطہ معین ھے - ایسی صورت میں اس قانون کے تحت جرمانہ کو محصول آمدنی قرار دینے سے عدالتوں کے لئے پیچیدگیاں ھونگی - ضابطہ تبدیل کرنا پڑیگا - جب عہدہ داران آبکاری کو جرمانہ کا اختیار نہیں ھے تو پھر اس قانون میں " جرمانہ " کا لفظ رکھنے پر اصرار کرنے کی وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ھوجائینگی - یہ لفظ اس دفعہ میں سے حذف کیا جاسکتا ھے - اس لئے میں یہ چیز منسٹر صاحب کے ملاحظہ اور غور کیلئے پیش کرتا ھوں -

شری کے - وی - رنگا ریڈی- میں نے اس سے پہلے دومرتبہ کہدیا ھے اور اب پھر کہتا ھوں کہ لفظ " جرمانہ " کسی کے اختیارات سے متعلق نہیں ھے - بلکہ خلاف ورزی کرنے والوں سے جو جرمانہ وصول ھوتا ھے یا کمپونڈنگ کے ذریعہ یا کسی اور وجہ سے جرمانہ کے طور پر جو آمدنی وصول ھوگی اوسکا نام بتانے کے لئے اوسکی صراحت کی خاطر یہ بتایا گیا ھے - اس لفظ کے ذریعہ نہ تو عدالت کو اور نہ کسی عہدہ دار آبکاری کو جرمانہ کا اختیار دیا جارھا ھے - اس تعریف سے اوسکا کوئی تعلق نہیں - جہاں کہیں رقم بابتہ

خلاف ورزی قانون آبکاری وصول ہوتی ہے وہ جرمانہ کہلاتا ہے - لیکن وہ محصول آبکاری
کی تعریف میں داخل ہے - اس سے نہ کوئی قانونی پیچیدگی پیدا ہوتی ہے اور نہ کسی کو
جرمانہ کا اختیار دیا جاتا ہے -

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That in line 6 of clause 2 of the Bill, the word "fine" be omitted."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That clause 2 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That clauses 3 and 4 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 3 and 4 were added to the Bill.

Clause 5

Shri K. Ananth Ram Rao (Deverkonda): I beg to move:

"That in line 3 of section 4-B proposed to be inserted by clause 5 of the Bill, the word "liquor" be omitted."

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved:

"That in line 3 of section 4-B proposed to be inserted by claus 5 of the Bill, the word, "liquor" be omitted."

Shri K. Venkatram Rao: I beg to move:

"That section 4-B proposed to be inserted by clause 5 of the Bill be omitted."

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved:

"That section 4-B proposed to be inserted by clause 5 of the Bill be omitted".

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ دفعہ (۴) کے تحت گورنمنٹ نے اپنے لئے یہ اختیار محفوظ رکھا ہے کہ اس اعلان کے ذریعہ لکر (Liquor) اور گل مہوہ کو اس قانون کے اثر سے محفوظ کیا جائے ۔ اس قانون کے اثر سے کسی معینہ رقبہ میں ان دو چیزوں کو مستثنی کرنے کا اختیار گورنمنٹ نے محفوظ رکھا ہے ۔ گل مہوہ کی حد تک تو اعتراض نہیں ہوتا ۔ کیونکہ بعض مقامات پر ایسا ہوتا ہے کہ گلمہوہ جانوروں کو کھلانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔ بعض مقامات پر دوسرے اغراض کیلئے استعمال کیا جاتا ہے ۔ لیکن لکر کو مستثنی کرنے کا جو اختیار محفوظ کیا گیا ہے وہ مناسب نہیں ہے ۔ کیونکہ وہ ایسے اغراض کیلئے استعمال نہیں ہوتا ۔ لکر کے الفاظ گل مہوہ کے ساتھ جو رکھے گئے ہیں اس کو حذف کرنے کے لئے یہ ترمیم ہے میں آنریبل منسٹر صاحب سے خاص طور پر امید کرتا ہوں کہ وہ میری ترمیم کو منظور فرمائینگے ۔ اس سے قبل دفعہ ۴ قانون آبکاری کے تحت حکومت کو یہ اختیار تھا کہ وہ تعہد پر دے ۔ اسمیں حکومت نے یہ اختیار بھی اپنے پاس رکھا ہے کہ قانون آبکاری کے دفعات اور پراویژو سے استثنا دے ۔ اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ قانون آبکاری کے تحت سررشتہ آبکاری سے ایک معتدبہ رقم وصول ہوتی ہے اگر اسکو استثناء دینے کا اختیار عہدہ داران آبکاری کو دیا جائے تو آیا اس سے ہمارا مالیہ متاثر ہونے کا امکان ہے یا نہیں ۔ جب حکومت استثناء دینے کی ضرورت محسوس کرتی ہے تو وہ اسمبلی کے سامنے لاکر ایسا کرسکتی ہے ۔ بجائے اسکے پورے قانون آبکاری کو معطل کرنے کیلئے جو اختیار حکومت اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے وہ نامناسب ہے ۔ گل مہوہ کو رکھکر " لکر " یا شراب کی حد تک امنڈمنٹ کیا جاسکتا ہے ۔ لیکن میرا امنڈمنٹ یہ ہے کہ دفعہ ۴ بی کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔ یہ بحث کیجاسکتی ہے کہ چنچو وغیرہ مقامات پر جنگل میں رہنے والے عوام ہوتے ہیں انکے لئے اسکی ضرورت ہوسکتی ہے ۔ میں آنریبل منسٹر کے ملاحظہ میں دفعہ ۱۰ کے تحت جو پراویژو ہے وہ لانا چاہتا ہوں ۔

"Provided that the Government may, by notification in the Jarida, direct that in any local area it shall not be necessary to take out licence for the manufacture of liquor for *bona fide* home consumption."

ایسے ٹرائبس کو سہولتیں دینے کا سوال ہے تو دفعہ ۱۰ کے تحت جو پراویژو ہے وہ کافی ہے ۔ دفعہ ۴ بی کی ضرورت نہیں ۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں ۔ اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ دفعات قانون آبکاری مدراس سے جیسے کے ویسے کوٹ (Quote) کئے گئے ہیں ۔ اسکے علاوہ بعض دفعات کے بیجا استعمال کا بھی اندیشہ ہے جیسی کہ کانگریسی حکومت کی روایات ہیں وہ پراھیبیشن وغیرہ کی جھنجھٹوں میں ملک کو پھنسا کر مالیہ کو متاثر کرینگے جس میں ملک کا نقصان ہے ۔ یہ خطرہ ہے اسلئے یہ اختیارات حکومت کے ہاتھ میں نہ دئے جائیں اور اس کو حذف کیا جائے ۔

شری کے - وی - ر نگاریڈی- مسٹر اسپیکر سر - دفعه ۱۰ اور دفعه ۴ ایک دوسرے کے خلاف هونا تصور کیا گیا هے - دفعه ۱۰ جیسا که میرے معزز دوست خود کہه رهے هیں وحشی عوام کے بارے میں وضع کیا گیا هے - اور دفعه ۴ سرکاری اغراض کے بارے میں وضع کیا گیا هے- اس مقام سے جهاں اس شخص نے بهٹی لگائی هو یا کسی اور مقام سے جهاں بهٹی لگانے کی اجازت اسنے کسی اور شخص کو دی هو شراب منتقل کرنے کے بارے میں یه دفعه وضع کیا گیا هے - اسلئے اگر دفعه ۴ نهوتو شراب کے کاروبار چلانا هی مشکل هوجائیگا - اسلئے یه دفعات متضاد نہیں هیں بلکه دونوں کا بهی وجود ضروری هے-

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That in line 3 of section 4-B proposed to be inserted by clause 5 of the Bill, the word 'liquor' be omitted."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That section 4-B proposed to be inserted by clause 5 of the Bill be omitted".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clause 5 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 5 was added to the Bill.

Clause 6.

Shri K. Venkatrama Rao : I beg to move :

"That at the end of clause 6 of the Bill, the following proviso be added, namely,

'Provided that the licence for transport shall not be issued from the tapping place to any other place other than the licensed shop allotted in the auction.' "

Mr. Deputy Speaker:- Amendment moved.

"That at the end of clause 6 of the Bill, the following proviso be added, namely,

'Provided that the licence for transport shall not be issued from the tapping place to any other place other than the licensed shop allotted in the auction."

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ دفعہ ۶ کے سلسلہ میں جنرل ڈسکشن کے وقت جو اعتراض کیا گیا تھا وہ میں آنریبل منسٹر کو مکرر یاد دلانا چاھتا ھوں ۔ دفعہ ۶ کی جیسی تعبیر کیگئی اس سلسلہ میں یہ کہا گیا تھا کہ مقام تراش سے دوکان تک لیجانے کا حکم ھے ۔ اسلئے دفعہ ۶ کے ذریعہ مناپلسٹ یا بڑے مستاجرین کو سہولت دینا نہیں ھے ۔ اس قسم کے الفاظ آنریبل منسٹر کی جانب سے کہے گئے تھے ۔ یہاں میری جو ترمیم ھے وہ میں آنریبل منسٹر کے ملاحظہ میں لاتا ھوں ۔ اس سے قبل تعہد دار کو تراشنے کے سلسلہ میں ایسے لائسنس دئے جاتے تھے ۔ اب ٹرانسپورٹ لائسنس (Transport Licence) دی جارھی ھے ۔ قانون ھذا میں ٹرانسپورٹ (Transport) کی تعریف حسب ذیل ھے ۔

" Transport means to move from one place to another within the Hyderabad State."

اب ایک مقام سے دوسرے مقام تک ٹرانسپورٹ کے لائسنس دئے جارھے ھیں ۔ اس سے قبل ٹیاپنگ کے لائسنس دئے جاتے تھے ۔ ھمارے پاس جسطرح مالک موٹر کو پٹرول کے کوپن دوکان پر دیتے ھیں ویسے ھی بعض مستاجرین کو اجازت دیجارھی ھے۔ اسکا نتیجہ یہ ھے کہ ایک شخص ایک جگہ معاملہ لیتا ھے توکسی اور جگہ کے معاملہ دار یا وھاں کے کلالوں پر اپنی مناپلی قائم کرنے کیلئے اثر ڈال سکتا ھے ۔ ایک متعلقہ دوکان کیلئے وہ مقررہ تاڑبن سے لانے کی بجائے دور کا مقام کہمم سے لاسکتا ھے ۔ اسطرح وہ ایک قسم کی انار کی پھیلا سکتا ھے ۔ اسکے علاوہ بڑے بڑے مناپلسٹس بھی وجود میں آنے کا اندیشہ ھے ۔ اسلئے اس دفعہ میں یہ شرط لگائی جارھی ھے کہ ٹرانسپورٹ لائسنس اس شخص کو دیا جائیگا جسکا نام جریدہ میں شائع ھوا ھو ۔ ترمیم کے ذریعہ اب یہ کیا جارھا ھے کہ

"From the tapping place to any place other than the licenced shop allotted in the auction."

یعنی ھراج میں جو دوکان الاٹ کیجاتی ھے اس دوکان تک ھی ٹرانسپورٹ کے لائسنس ایشو کئے جائیں ۔ وھاں اسکے معنے کچھ اور نکلتے ھیں ۔ یہ شخص سارے حیدر آباد میں جہاں چاھے وھاں اپنے لائسنس کا منشے استعمال کرسکیگا۔ یہ کلاریفیکیٹری نیچر کا امنڈ منٹ ھے ۔ اسلئے میں آشا کرتا ھوں کہ آنریبل منسٹر صاحب اسکا بہت غور اور سوجھ بوجھ کر جواب دینگے ۔

شری کے ۔ وی۔ رنگاریڈی ۔ میں نے عام بحث کے سلسلہ میں جو کچھ کہا ھے وھی مطلب اس دفعہ کا ھے ۔ آنریبل ممبر اس شرط کو کم کرنے کی خواھش کرتے ھیں

اور چاھتے ھیں کہ جہاں درخت تراشے جاتے ھیں اس مقام سے لیکر مقام فروخت تک کے الفاظ رکھے جائیں ۔ اس دفعہ کا یہ مقصد نہیں ھے بلکہ درخت تراشنے کے مقام سے لیکر دوسرے مقام تک بھی لے جاسکتے ھیں ۔ اگر اس شخص کی دو دوکانیں ھوں تو وہ ایک دوکان سے دوسری دوکان کو بھی لے جاسکتا ھے ۔ یہ چیز عہدہ داران آبکاری کے صوابدید پر ھے اور وہ اھل معاملہ کے لحاظ سے اور مقامات کے لحاظ سے طے کر کے جریدہ میں شائع کرینگے ۔ ورنہ اس امنڈمنٹ کے ذریعہ اسطرح مقید کیا جائے کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو نہیں لے جاسکتے تو اس سے مزاحمت ھوگی ۔ اگر اسکی دو چار دوکانیں ھیں اور اسمیں سے ایک ایسی جگہ ھے جہاں ھفتہ وار بازار لگتا ھے تو وھاں اسکی سیندھی منتقل کرنے کی ضرورت پیش آسکتی ھے کیونکہ ھفتہ وار بازار کی جگہ پر ھی سیندھی زیادہ بکتی ھے ۔ اسلئے لائسنس راہ داری کی اجازت دیجانی چاھئے ۔ عہدہ داران آبکاری کو یہ اختیار ھونا چاھئے کہ کس مقام سے کس مقام پر سیندھی کو منتقل کیا جائے ۔ یہ غور کرنے کے بعد ھی کہ سرکاری مالیہ متاثر نہو یہ دفعہ مدون کیا گیا ھے ۔ اس سے کسی قسم کا اندیشہ کرنیکی ضرورت نہیں ھے ۔ بلکہ اس میں اس بات کی کوشش کیگئی ھے کہ سرکاری رقم کے تحفظ کیلئے پورے انتظامات کئے جائیں ۔ اسلئے جو الفاظ رکھے گئے ھیں وھی مناسب ھیں ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That at the end of clause 6 of the Bill, the following proviso be added, namely:

'Provided that the licence for transport shall not be issued from the tapping place to any other place other than the licensed shop allotted in the auction'."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clause 6 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 6 was added to the Bill.

Clause 7

Shri K. Anantha Rama Rao : I beg to move :

"That in lines 8, 9, 10 and 12 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, the following words be omitted, namely:

'or every such person who may have occupied the business

relating to such leaset ot he extent of the amount due from him to the lessee in respectof the period of occupation of such person'."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :

"That in lines 8, 9, 10 and 11 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, the following words be omitted, namely:

'or every such person who may have occupied the business relating to such lease to the extent of the amount due from him to the lessee in respectof the period of occupation of such person'."

Shri Ch. Venkatrama Rao: Sir, I beg to move :

"That in line 9 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, between the words 'business' and 'relating', the following words be inserted, namely—

'or his customers,."

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

"That in line 9 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, between the words 'business' and 'relating', the following words be inserted, namely—

'or his customers'

Shri K. Venkatrama Rao: Sir, I beg to move:

"That in line 9 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, between the words 'business' and 'relating' the following words be inserted, namely—

'subject to the provisions of section 14 of this Act'."

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

"That in line 9 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill between the words 'business' and 'relating' the following words be inserted, namely—

'subject to the provisions of section 14 of this Act'."

Shri M. Buchiah: Sir, I beg to move:

"That at the end of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, the following proviso be added, namely—

"Provided that the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business."

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved:

"That at the end of section 7 proposed to be substitued by clause 7 of the Bill, the following proviso be added, namely-

"Provided that the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business'."

* شری کے - اننت رام راؤ- مسٹر اسپیکر سر- دفعہ (۷) مدون کرنے کی غرض و غایت یہ معلوم ہوتی ہے کہ گورنمنٹ کو اسکا اختیار حاصل ہو کہ اسکو اجازت یافتہ شخص یا مستاجر سے جو رقومات حاصل شدنی ہوں وہ کسی دوسرے شخص سے اگر اسکو واجب الوصول ہوں تو حاصل کرسکے-لیکن اسکے ساتھ ساتھہم مستاجر اور اجازت یافتہ سے جو رقومات وصول طلب ہوتی ہے وہ تو اس دفعہ کے ساتھ وصول کیجاسکتی ہیں - اسکے ساتھ ان اشخاص کو بھی شریک کرلیا جارہا ہے جنکا گورنمنٹ سے کوئی معاہدہ نہیں ہے - بلکہ دوسرے لوگوں سے ہے - اگر ان الفاظ کو رکھا جائے تو ایک طرح سے ان عوام پر سختی ہوگی جو اسکی زد میں آئینگے - اور کلال اس سے متاثر ہونگے - اور اس دفعہ کو حربہ کے طور پر استعمال کیا جائیگا - اسلئے میں نے یہ ترمیم رکھی ہے میں معزز ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو منظور کرلیا جائے -

شری بی ایچ - وینکٹ رام راؤ- میں نے دفعہ ۷ میں ایک امنڈ منٹ پیش کیا ہے- اس دفعہ کے تحت مستاجر پر رقم ادا کرنے کی جو ذمہ داری ہے اگر وہ مستاجر کسی دوسرے شخص کو کچھ معاملہ گتے پر دے تو گورنمنٹ اس ذیلی شخص سے بھی گتہ دار کو واجب الادارقم اپنی طرف سے بطورریوینیو رسیٹس (Revenue Receipts) حاصل کرسکیگی - گورنمنٹ کو یہ اقتدار حاصل ہوجاتا ہے کہ وہ کلکٹر کے ذریعہ ذیلی مستاجر سے یا اصل مستاجر سے معاملہ کرنے والے ہر شخص سے رقم وصول کرے - آنریبل منسٹر نے جنرل ڈسکشن میں بڑے زور وشور سے فرمایا تھا کہ ہم " ٹری ٹو دی ٹیاپر "(Tree to the tapper) کی اسکیم کو ذیل طور پر لے آئے تھے - وہ تو اسکو عمل میں لانا چاہتے تھے - مگر بعض نام لیواؤں نے انہیں عمل میں لانے نہیں دیا- یہ انکا کہنا تھا- میں یہاں ادباً منسٹر صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ جب آپ قولدار سے وصول کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے رہے ہیں تو یہ کہاں تک واجبی ہے - قولدار عموماً کلال ہوتے

ھیں ۔ وہ لکھا پڑھائی کر کے بنکٹ لال بدروکا رنگاریڈی ۔ یا ڈی ڈی اٹالیہ جیسے بڑے
مستاجروں سے قول پر معاملہ لیتے ھیں ۔ اور اسطرح دوکان چلاتے ھیں جیسے دوسرے
دوکاندار چلایا کرتے ھیں ۔ ھوتا یہ ھے کہ ولیج میں عموماً آدھا بیوپار ادھار پر چلتا ھے
کلال کو گھر گھر بھیجنا پڑتا ھے ۔ سال میں دو مرتبہ کھلوں پر پیسے وصول ھوتے ھیں ۔
لیکن وہ بھی پورے نہیں ھوتے ۔ آدھا پون رقم دیکر بقایا ختم کردیا جاتا ھے ۔ آدھا پاؤ
پیسہ چھوڑ دینا پڑتا ھے ۔ اسکی یہ رقم ڈوب جاتی ھے ۔ ایسے واقعات عام طور پر ھوتے
ھیں ۔ آپ ٹری ٹوڈی ٹیابر کہتے ھیں لیکن کلال کی بہبودی کا لحاظ نہیں کرتے ۔ آپ
گتہ دار کی رقم ذیلی آدمی سے وصول کرنے کی ذمہ داری تو لیتے ھیں لیکن کلال کو جو
نقصان ھوتا ھے اسکی پابجائی کیلئے آپ کیوں مدد نہیں کرتے ۔ جب آپ مستاجر کو مدد
دے رہے ھیں تو کلال کو بھی دینا چاھئے ۔ اسلئے میں آنریبل منسٹر کی توجہ اس جانب
مبذول کراؤنگا ۔ اور یہ ادباً استدعا کرونگا کہ بل میں کسٹمرس (Customers) سے
بھی وصول کرنے کے امکانات رھنے دیجئے ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ اسپیکر سر ۔ دفعہ ۷ کے تحت آپ ایک شخص ثالث سے
جو آپ کے پاس کسی طرح بھی ذمہ دار نہیں اس سے رقم وصول کرنے کا اختیار لے رہے
ھیں ۔ اسکو سبجکٹ ٹو سکشن ۱۴ رکھنا چاھئے ۔ اسطرح کا مطلب نکالنے کی کوشش
کیجارھی ھے کہ کوئی شخص بھی آئیگا اورسرکاری معاملہ پر قابض ھوجائیگا ۔ اسلئے ایسا
اختیار گورنمنٹ کو حاصل کرنے کی ضرورت بتلائی جاتی ھے ۔ واقعہ یہ ھے کہ مستاجر ایک
ذیلی مستاجر کو کچھ معاملہ قول پر دیتا ھے ۔ ذیلی مستاجر تراشنے والوں سے معاملہ کرکے
ان سے رقم حاصل کر کے داخل کردیتے ھیں ۔ منسٹر صاحب اپنا سابقہ بہی کھاتہ اٹھا کر
جانچ کرلیں کہ بقایا کن لوگوں کے ذمہ ھے ۔ بڑے مستاجروں کے ذمہ ھی بقایا ھوتا ھے ۔
دیشمکھوں کے ذمہ ھوتا ھے ۔ کسی چھوٹے آدمی کے ذمہ کوئی بقایا نہیں ھوتا ۔ یہاں جو
الفاظ ترمیم کے ذریعہ رکھے گئے ھیں وہ ایسے ھیں کہ اس سے جہاں کسی ذیلی شخص کو
قول پر دیا جاتا ھے وہ ھوشیار ھوجائے ۔ سرکاری اجازت لیکر ھی کسی شخص کو پارٹنر
بنائے ۔ میں دفعہ ۱۴ کے الفاظ ملاحظہ میں لاتا ھوں ۔

No lessee shall, except with the permission of the Government declare any person to be his partner ; and such partner shall not be competent to act as such until he has obtained a licence to that effect from the Collector or any other competent officer.

اگر کسی شخص کو حصہ دار بنانا ھو تو جب تک کہ کلکٹر کی منظوری نہ لیجائے
شراکت کا معاملہ قابل نفاذ نہیں ھوتا ۔ اگر ھم مستاجر اور کلال کے درمیان جومعاملہ
ھوتا ھے دیکھیں تو صاف طور پر معلوم ھوگا کہ یہ معاملہ ایک پارٹنرشپ کی نوعیت کا
ھوتا ھے ۔ مستاجر اس بات پر رضامند ھوکر معاملہ کسی دوسرے شخص کو دیتا ھے کہ

وہ کچھ منافعہ مستاجر کو دیدیگا - آپ مدراس سسٹم بتلاتے ھیں - لیکن یہاں تو پارٹنر کی کوئی تعریف نہیں ھے - اسکے تعین کی سخت ضرورت ھے - یہاں " سبجکٹ ٹو سکشن ۴۱ " اگر ایسے الفاظ نہ رکھیں تو یہ دفعہ (۴۱) پر اثر کرنے والا ھے - اسکے بغیر آپ اگر آکو پائیر آف دی ٹرانزیا کشن کو مجبور کریں تو اس کا قانوناً جو نتیجہ ھونیوالا ھے وہ ھو کر رھیگا - آکوپائیر حقیقی نقطہ نظر سے پارٹنر کی تعریف میں آئیگا - جب منظورہ پارٹنر ھوتو اس وقت ھی آپ اسکے پاس سے حاصل کرسکتے ھیں - ورنہ لوگوں کو دیوانی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑیگا اور اسکی بجائے آپ ایک اصول مقرر کررھے ھیں - گو یہ اصول قانوناً ایک منٹ کیلئے بھی ٹکنے والا نہیں - آپ یہ کہہ سکتے ھیں کہ اسطرح سرکار کو اپنے محاصل حاصل کرنے میں آسانی ھوگی - لیکن جو شخص فریق معاھدہ نہیں ھے اس سے آپ کسطرح وصول کرسکتے ھیں - یہ نہ صرف قانون معاھدہ کے خلاف بلکہ کسی طرح واجبی نہیں کہلاسکتا - منسٹر صاحب ایک ایسا دفعہ قانون آبکاری میں رکھنا چاھتے ھیں جو ملک کے قانون کے اصول کے مغائر ھے - ان حالات میں میں عرض کرونگا کہ میرے امنڈمنٹ کو قبول کرلیا جائے -

شری ایم - بچیا - مسٹر اسپیکر سر - اس دفعہ (۷) کا مقصد یہ ھے کہ گورنمنٹ گتہ دار کو جو رقوم وصول طلب ھوتی ھیں انکی وصولی میں مدد دیکر اسکو فائدہ پہنچائے - حقیقت یہ ھے کہ معاملہ دو طرح سے پندوباٹ کیا جاتا ھے - ایک یہ کہ ماھانہ بیٹھک پر معاملہ لینے والا رقم ادا کرتا جائے - وہ بیٹھک پر صد فیصد یا ۵۰ فیصد فائدے پر پندوباٹ کیا جاتا ھے ھر مہینہ کنٹراکٹر کو رقم تو برابر وصول ھوتی رھتی ھے - لیکن یہ چھوٹا معاملہ لینے والے ذیلی لوگ کلال یا تراشنے والے ان پڑھ اور اتنے کم ھمت ھوتے ھیں کہ وہ پیسے دینے کے بعد مستاجر سے رقم کی رسید نہیں لیتے - یا مستاجر اتنا ذی اثر آدمی ھوتا ھے کہ وہ رقم تو وصول کرلیتا ھے لیکن رسید دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا - دوسری بات یہ ھے کہ یہاں کوئی گیارنٹی نہیں ھے مستاجر جو ماھانہ رقم وصول کرتا ھے وہ مہینے کے ختم پر خزانہ میں داخل کرتا ھے یا نہیں اسکا پتہ تو تراشنے والے کو نہیں رھتا - لیکن آخر میں ایک فہرست داخل کردیتا ھے کہ مجھے ان لوگوں سے اتنے پیسے وصول ھونا ھے - تو ایسی صورت میں گورنمنٹ تعلقدار کو اختیار دیتی ھے کہ وہ ریوینیو کلکشن کے اصول پر اس ذیلی شخص کی جائداد ضبط کرکے اس سے رقم وصول کرے -

ایک اور طریقہ پنڈوباٹ کرنے کا یہ ھے کہ فی درخت سیندھی و تاڑ (۳۰-۴۰-۵۰-۶۰-۷۰) درخت منتخب کرکے فی درخت رقم مقرر کردیجاتی ھے - اور اسطرح تراشنے والوں کو دیا جاتا ھے - ھر درخت کی بابتہ پیسہ پہلے وصول کرلیتے ھیں - تراشنے والا یہ نہیں جانتا کہ وہ کنٹراکٹر کو جو رقم دے رھا ھے وہ سرکاری خزانے میں داخل بھی کررھا ھے یا نہیں - انکا واسطہ تو کنٹراکٹر سے رھتا ھے گورنمنٹ سے نہیں - کنٹراکٹر کو انسسٹ کریں تو وہ جو رقم دے رھے ھیں وہ گورنمنٹ میں داخل کررھا ھے یا نہیں معلوم ھوگا لیکن

یہ طریقہ اختیار کیا جائے تو وہ نہیں مانیگا - غریب تراشنے والوں سے تو رقم لے لیتے ہیں اور گورنمنٹ کا ہزاروں روپیہ بقایا باقی رکھتے ہیں - پھر بھی انکے لئے ایک موقع رکھا جاتا ہے کہ یہ رقم مالگزاری کی رقم کی طرح وصول کیجائے - یہ چیز ناجائز ہوگی - کلال جو حیدرآباد میں ۳۱ لاکھ سے زیادہ ہیں اونکا کچھ خیال نہیں کیا جاتا اور مٹھی بھر کنٹراکٹرس کے ساتھ رعایتیں کیجاتی ہیں - کنٹراکٹرس معاملات آبکاری لیتے وقت معتبری کا صداقت نامہ داخل کرتے ہیں تو پھر گورنمنٹ کو کس بات کا دھوکہ ہے - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ غریب تراشنے والوں پر یہ پابندی کیوں رکھی جارہی ہے - حقیقت یہ ہے کہ تراشنے والے مہینے کے آخر میں معاملات کی رقم ادا نہ کریں تو حیدرآباد میں یہ ہوتا ہے کہ انکو معاملات سے علحدہ کیا جاتا ہے اور دوسرے طریقے پر پھر پندوبانٹ کیا جاتا ہے - آنریبل منسٹر متعلقہ یہ کہینگے کہ مستاجرین بہت سی ایسی درخواستیں پیش کرتے ہیں کہ فلاں فلاں تراشنے والوں سے انکو رقم وصول طلب ہے - میں کہونگا یہ حقیقت حال نہیں ہے - جعلسازی کے تحت وہ حسابات پیش کئے ہونگے - اور اسکو ملحوظ رکھکر یہ ترمیم پیش کیگئی ہے - میں منسٹر صاحب متعلقہ سے عرض کرونگا کہ میں نے جو امنڈمنٹ پیش کی ہے اسکو وہ قبول کرلیں - مٹھی بھر کنٹراکٹرس کا اتنا خیال رکھنا ضروری نہیں ہے جتنا کہ محنت کرنے والے تراشنے والوں کا خیال رکھنا چاہئے - خاص کر ایسی حالت میں جبکہ اونکی معاشی حالت خراب ہوتی جارہی ہے ایسی صورت میں انکو سہولت ملنی چاہئے - میں جو کلاز پرپوز کیا ہوں اسمیں یہ ہے کہ بشرطیکہ کنٹراکٹر معاملہ کو ۱۰ فیصد نفع پر دیتا ہے تو تراشنے والے کو ذمہ دار قرار دیا جائے اور اگر (۷۰-۸۰) فیصد اضافے پر پندوبانٹ کررہا ہے تو ناجائز قرار دیا جائے تاکہ تراشنے والوں سے ناجائز فائدہ حاصل کرنے کا موقع کنٹراکٹرس کو نہ رہے - مجھے امید ہے کہ آنریبل منسٹر میری اس ترمیم کو قبول فرمائینگے -

شری عبدالرحمن - مسٹر اسپیکر سر - یہ دفعہ (۷) کی ترمیم نہایت اہم ہے اور یہ پورے ایوان کے لئے بہت سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کا مسئلہ ہے - پہلے کی جو دفعہ تھی وہ یہ تھی کہ جب تعہد دار یا اوسکے ضامن سے رقم وصول نہو تو گورنمنٹ بقدر زرضمانت ضامن پر ذمہ داری عائد کرتی تھی یا اپنا کوئی انتظام قائم کرتی یا بہ فسخ تعہد کسی دوسرے کو تعہد دیتی - یہ دفعہ آبکاری کے معاملات کیلئے بہت ہی مفید و مناسب تھی - ظاہر ہے کہ جب حکومت ایک شخص کو معاملہ دیتی ہے تو جن شرائط کے تابع معاملہ دیتی ہے تو وہ اون شرائط کا تابع ہوگا - اور کفالت کے طور پر جو رقم اسکی محفوظ رہتی ہے اور ضمانت کے طور پر جو رقم وہ داخل کرتا ہے اوس پر بار عائد ہونا چاہئے - مستاجر اگر رقم کی ادائی میں تامل کرے اور رقم کی ادائی سے قاصر رہے تو حکومت ضامن پر ذمہ داری عائد کرتی ہے - ضامن کی جائداد جو مکفول رہتی وہ اوس سے وصول کرسکتی - لیکن اس ترمیم کی جو دفعہ ہے یعنی دفعہ ۷ وہ عجیب و غریب ہے - نہ تو قانون معاہدہ سے اسکا کوئی

تعلق ہے نہ تو عقل سلیم اسکو تسلیم کرتی ہے ۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ایک شخص جو قطعاً اجنبی ہے آپکے محکمہ کیلئے ۔ آپکے سررشتہ آبکاری کیلئے اور آپکے اور اسکے درمیان کسی قسم کا معاهدہ نہیں ہے اس کو آپ ذمہ دار گردانا چاھتے ھیں ۔ آخریہ کہاں کا اصول ہے ۔کیا قانون معاهدہ میں کوئی ایسی گنجائش ہے کہ بغیر کسی معاهدہ کے ذمہ داری عائد کردیجائے ۔ آنریبل منسٹر انچارج نے کہا تھا کہ قانون مالگزاری میں ایسی دفعہ ہے کہ اگر کوئی پٹہ دار یا شکمیدار مالگزاری ادا نہ کرےتو قابض اراضی سے وصول کیجاتی ہے ۔ میں کہونگا کہ زمین کا معاملہ الگ نوعیت کا ہے ۔ وهاں یہ صورت هوسکتی ہے کہ کوئی شخص زمین پر بالجبر قبضہ کر لے ۔ پٹہ دار یا شکمیدار کے کہنے پر وہ اراضی کا قبضہ نہیں چھوڑتا ۔ اکثر صورتوں میں ایسے بھی واقعات رونما ہوتے ھیں کہ وهاں پٹہ دار کا وجود نہیں رهتا ۔ ان حالات میں قابض اراضی پر ذمہ داری عائد کیجاسکتی ہے ۔ لیکن یہاں یہ صورت نہیں ہے ۔ قانون مالگزاری سنہ ۱۳۱۷ف کا تھا ۔ سنہ ۱۷ف کے تصورات آج باقی نہیں ھیں ۔ وہ مضحکہ خیز تصورات تھے جنکو آج جمہوری دور میں ختم کیا جانا چاھئے ۔ میں کہونگا کہ اس قانون میں اس کی کوشش کیگئی ہے کہ بلاک مارکٹنگ کو فروغ دیا جائے اور قانونی طور پر بلاک مارکٹنگ کو رائج رکھنے کی کوشش کیجارهی ہے ۔ ایک شخص معاملہ حاصل کرتا ہے اور ایسے لوگوں میں جو زیادہ بڑے معاملات حاصل نہیں کرسکتے یہ اوس معاملہ کو منقسم کردیا کرتا ہے اور اس معاملت سے کافی منافع حاصل کرتا ہے گویا اسطرح بلاک مارکٹنگ کی اجازت دیجارهی ہے ۔ یہ طریقہ ایسا ہے جس سے واقعی بلاک مارکٹنگ کی همت افزائی هوتی ہے ۔ اگر یہی مقصود ہے کہ بلاک مارکٹنگ کی همت افزائی کیجائے تو یہاں اس قانون کو پاس کردیجئے ۔ شوق سے " آئیز "، کہئے ۔ لیکن اگر بلاک مارکٹنگ کو روکنا مقصود ہے تو پھر اس ترمیم کو یکلخت نامنظور کرنا چاھئے ۔

دوسری جانب یہ کہا جاتا ہے کہ نشے کی چیزوں کو هم روکنے کی کوشش کررہے ھیں ۔ چنانچہ کہا گیا کہ پہلے جتنے دکانات تھے آج نہیں ھیں ۔ رفتہ رفتہ هم دوکانوں کی تعداد کو کم کررہے ھیں ۔ لیکن اس قانون کی روسے آپ دوکانات کو کم نہیں کررہے ھیں بلکہ ھر ایک جھاڑ کے نیچے ایک دوکان قائم هورهی ہے ۔ اگر آپ دیکھنا چاھتے ھیں تو چلئے میں بتانے کیلئے تیار ھوں ۔ اسطرح ایک موضع میں ایک دوکان کی بجائے پچاسوں دکانیں قائم هوگئی ھیں ۔ آج موجود ھیں ۔ اس قسم کے اضافہ دکانات کے اسباب اس ترمیم سے پیدا کئے جارہے ھیں ۔ البتہ یہاں ایک ایسی ترمیم لائی جاسکتی تھی کہ چھوٹے چھوٹے مستاجرین کے فائدہ کیلئے بڑے مستاجرین کو پابند کیا جائے کہ وہ جس ذیلی مستاجر کو معاملہ دیتا ہے اوتنی ھی رقم پر معاملہ دے جتنی رقم پر خود حاصل کیا ہے اور اسکی رجسٹری کرائے ۔

کہا گیا ہے کہ کلکٹر کے پاس شکمیدار اپنی شکمیداری کو درج رجسٹر کرائے تو ایسی صورت میں اسکی شکمیداری کو تسلیم کیا جائیگا بھلا کون شخص کلکٹر کے پاس جائیگا ۔

ہوتا یہ ہے کہ بڑے مستاجر پہلے ہی سالانہ رقم کا حساب کر کے چھوٹے مستاجرین سے رقم وصول کرلیتے ہیں یہ رقم سالانہ کے حساب سے اقساط میں وصول کرلیجاتی ہے ۔ جیسا کہ میں نے فرسٹ ریڈنگ کے وقت عرض کیا تھا ۔ اور مثال بھی دی تھی کہ بنکٹ لال سے ۷ لاکھ روپیہ وصول طلب ہیں لیکن بنکٹ لال نے ذیلی مستاجرین سے بجز ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ جملہ رقم وصول کرلیا ہے ۔ انکے خلاف کوئی کارروائی نہیں کیگئی۔ ممکن ہے آئندہ کارروائی کیجاکر وصول رقم کا انتظام کیا جائے لیکن آج تک تو ایسی کارروائی نہیں کیگئی۔ اس ترمیم سے ہوگا یہ کہ مستاجر ذیلی قابضین سے رقم وصول کرلینگے لیکن سال کے ختم پر تین چار مہینےکی رقم داخل نہیں کرینگے ۔ آپکے عہدہ دار جائینگے اوس قابض کی جائداد ضبط کر کے اسکو نیلام کر کے رقم وصول کرلینگے ۔ ایک تو یہ کہ اوس غریب نے زائد رقم دیکر معاملہ حاصل کیا اور دوسری مصیبت اوس پر یہ آئی کہ رقم ادا کرنے کے بعد پھر دوبارہ اوس سے مطالبہ کیا جائیگا ۔ ایک مرتبہ تو اوس نے اصل مستاجر کو رقم ادا کی اور پھر سرکار کو ۔ اسلئے میں عرض کرونگا کہ یہ دفعہ قانون کے بنیادی اصولوں کے لحاظ سے اور بالخصوص قانون معاہدہ کی رو سے درست نہیں ہے اور یہ دفعہ بڑے بڑے مستاجرین اور دلالوں کی وکالت کرتی ہے ۔ میں پورے ایوان سے پرزور اپیل کرونگا کہ اس ترمیمی دفعہ کو منظور نہ کریں ۔

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు :

స్పీకర్, సర్,

గౌరవనీయులైన అబ్కారీ మంత్రిగారు ప్రవేశపెట్టిన బిల్లులోని క్లాజు 2కు నాలుగు సవరణలు వచ్చాయి. ఇప్పుడు, అసలు మూలచట్టానికి ఈ సవరణ బిల్లు ఎందుకు తీసుకురాబడిందో చూస్తే ముఖ్యంగా ఈ క్లాజు కొరకే ఈ బిల్లు తీసుకురాబడిందని తెలుసుకోవచ్చును. ఇంతకు ముందు, క్లాజులకు వచ్చిన సవరణలకు మంత్రిగారు ఏలా సమాధానము చెప్పారో, ఆ సమాధాన పద్ధతి చూశాము. ప్రత్యేకంగా వారి సమాధానము ఒక్క ఏమి అర్థము చేసుకోవచ్చునంటే,— ముస్తాజర్లు, ఏ కారణంగానో, ఎందుచేతనో, గౌరవనీయ మంత్రిగారి దృష్టిలో చాలా మంచి స్థానాన్ని సంపాదించారు. అందుచేతనే మంత్రిగారు వాళ్ళకు ప్రత్యేక సౌకర్యాలు కల్పిస్తూ, వాళ్ళమీద వున్న భారము, బాధ్యత అంతా తదితరులమీదికి నెట్టి వాళ్ళను ఆ బాధ్యతనుంచి కాపాడటానికి ఎలా తీవ్రంగా కృషి చేస్తున్నారో, ఈ బిల్లులో తీసుకవచ్చిన యీ క్లాజు ద్వారా గమనించ వచ్చును.

ముస్తాజరులు లాభాలను ఆర్జించుట కొరకు ప్రభుత్వపు వేలంపాటలలో మామ్లాలను కొంటారు, తరువాత వారు అధిక లాభాలకు లింగి ఇతరులకు మామ్లాలను ఇస్తారు. ప్రభుత్వము ఎక్సైజైతే చెట్లకు ధరను తీసుకుంటుందో, అదే విధంగా ముస్తాజర్లు కూడా చెట్లు కొని, లింగి వాటిని చిన్నచిన్న వ్యాపారస్థులకు ఎక్కువ ధరకు ఇచ్చి, వారినుంచి డబ్బు తీసుకుంటారు. ఆ చెట్లు ఆ చిన్న వ్యాపారస్థులకు ఉచితంగా ఏమీ ఇవ్వరు. క్రమం తప్పకుండా, ఎప్పటికప్పుడు సాధారణ వ్యాపా

రస్తుని దగ్గరనుంచి తన డబ్బును రాబట్టుకోవడమూ, వాళ్ళకు మాత్రం రసీదులు ఇవ్వకుండా ఉండటం జరుగుతుంది. "గత సంవత్సరం మాకు కలిగిన అనుభవం చూస్తే, ముస్తాజరులనుంచి డబ్బును వసూలు చేయలేక పోయాము; మాకు వారు చెల్లించవలసిన దానిని వసూలు చేయడం మాకు ప్రధానము కాబట్టి ఈ బిల్లులో ఈ క్లాజు తీసుకరాబడింది" అని మంత్రిగారు చెప్పడం జరిగింది. ముస్తాజరునుంచి బకాయీలను మీరు వసూలు చేయలేక పోతే పోవచ్చును. ముస్తాజరుయొక్క ఆర్థిక స్థితి ఎలా వున్నదనేది వేరే విషయం తను ఇవ్వవలసిన బకాయిలను చెల్లించే ఆర్థికస్థితి ముస్తాజరుకు వున్నప్పటికీ, ఈ మంత్రివర్గమునకు వారంటే ఉండే హృదయపూర్వకమైన ప్రేమవల్ల, వారి హృదయములను నొప్పించడము సాధ్యపడకపోవచ్చును. కాని, ముస్తాజరు కాని, జమానత్‌దారు గాని ప్రభుత్వానికి అన్యాయము చేసేఎడల, ప్రభుత్వానికి నష్టము కలిగించేఎడల, ఆ నష్టమును రాబట్టుకోడానికి, ముస్తాజరువద్దనుంచి, జమానత్‌దారుల నుంచి, ఆ నష్టాన్ని వసూలుచేసి, వారివద్దనుండి డబ్బు తీసుకోవలసి ఉంటుంది. కాని, ఈ ప్రభుత్వము జమానత్‌దారులకు, ముస్తాజరులకు రక్షణ ఇచ్చి, ఈ మంత్రి వర్గముయొక్క హృదయాలలోపల వారు ప్రత్యేక స్థానము సంపాదించుకొన్నందువలన, వారిని రక్షించడానికి ఏమీ చేయాలన్నదే, మంత్రివర్గమువారు ఆలోచించారు. ఆలోచించి, ఈ బిల్లును •సుకువచ్చి, దీనిలోని ౨వ క్లాజులో వారికి రక్షణ కల్పించారు.

ఈ క్లాజుకు నాలుగు సవరణలు వచ్చాయి. మొదటిసవరణ ఏమంటే, ఏదైతేముస్తాజరులపై ఉన్న బాధ్యతలను, భారాన్ని ఇతరులపై మోపబడుతున్నదో, ఆ విధంగా ఇతరులపై మోపకుండా చేయాలన్నదే. ఎవరివల్లనైతే ప్రభుత్వము నష్టపడుతుందో, వారినుంచే డబ్బువసూలు అయ్యేట్లు చూడాలి, రెండవది మల్లన్న తెచ్చిన్న ప్రతిపాదనకు తిమ్మన సవరణ తీసుకువచ్చినట్లుగా ఉంది. ఒక వ్యక్తి చేయవలసిన బాధ్యతను దేశముపైన రుద్దడానికి మల్లన్న ప్రయత్నిస్తాడు. దేశంలో చాలా మంది ఉన్నారు.; వారందరిపైనా ఈ బాధ్యత పెడితే సులభంగా అవుతుంది అని తిమ్మన్న సవరణ తీసుకరాబడింది. ముస్తాజరు ప్రభుత్వానికి యివ్వవలసిన డబ్బును చెల్లించినట్లైతె ప్రభుత్వము ఆ ముస్తా జరు దగ్గర కొద్దిపాటి చెట్లుతీసుకొని, స్థానికంగా పొట్టపోసుకొంటున్న బీద కలాలీలదగ్గరనుంచి ఆ డబ్బును వసూలుచేసి, తన మొత్తాన్ని భర్తీ చేసుకోడానికి ప్రయత్నిస్తోంది. దానిని, ఆ డబ్బును మాల్‌గుజారీగా వసూలు చేస్తుంది. మనం సాధారణంగా దేశంలోనికి పోయి చూస్తే, ముస్తా జరుల దగ్గర మామ్లాలు తీసుకొని ఎగబెట్టేంది చాలా తక్కువ. చిన్నచిన్న దుకాణాలలో త్రాగి డబ్బివ్వకుండా ఎగబెట్టేది ఎక్కువగా ఉంటుంది. ఎవరెవరు త్రాగిఎగ్గొట్టారో, వారి నుంచికూడా ప్రభుత్వము వసూలు చేస్తే బాగుంటుంది. కాని అట్లా మంత్రిగారు ప్రయత్నము చేస్తారా ?—ప్రభుత్వానికి సులభంగా ముస్తాజరులకు మేలుచేసే అవకాశం ఉన్నప్పుడు,—ఇంకొక రికి గాని, లేక ముస్తాజర్ల దగ్గర తిరిగి మామ్లాలు తీసుకొనేవారికిగాని, ఏమాత్రం మేలు చేసేందుకు ప్రభుత్వం ఎందుకు ప్రయత్నించదు ? తదితరులకు, బీద కలాలీలకు మేలుచేసే ఇష్టము మంత్రిగారికి కనుపించడము లేదు.

ఇంకో సవరణ వెంకట్రామారావుగారు తీసుకువచ్చింది.....

Mr. Deputy Speaker : The time is over. We now adjourn for recess.

The House then adjourned for recess till Five Minutes Past Five of the clock.

The House re-assembled, after recess, at Five Minutes Past Five of the clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు :

మన హౌస్ను, రిసెస్‌కు అడ్జర్న్ (Adjourn) కాక ముందు ఈ ౫వ క్లాజులో తీసుకరాబడ్డ సవరణల గురించి మాట్లాడు చుంటిని. వెంకటరామారావుగారు తీసుక వచ్చిన సవరణ, ౧౪వ క్లాజులో పున్నరీతిగా దీనిని వర్తింపజేసేటట్లుగానైనా కనీసము అంగీకరించాలని సవరణ తీసుక రాబడింది. ౧౪వ క్లాజులో కలెక్టరుయొక్క పర్మిషన్ (Permission) లేకుండా ఏమైనా, షిక్మీ వగైరాలు పరస్పరంగా వ్రాసుకొన్నట్లయితే, అవి చెల్లవు. ప్రభుత్వము యొక్క పర్మిషన్ వుంటేనే చెల్లుతవి అనేది వుంది. అలాంటప్పుడు ప్రభుత్వంయొక్క అంగీకారంతో ఎవరైతే షిక్మీదారులు కొంతమంది వుంటారో వాళ్ళనుంచి వసూలుచేసే పద్ధతి ఏర్పాటు చేయాలని, ఎవరైతే వ్యవహారాలతో నేరుగా సంబంధం వుండదో వాళ్ళనుంచి వసూలు చేయుట చట్ట విరుద్ధమని సబబుకాదు. కాబట్టి చేసినతప్పును దిద్దుకొనుటకు దీనికి ౧౪వ సెక్షను వర్తింపచేసేటట్లు చేసుకుంటే బాగుంటుందని, వెంకటరామారావుగారు సవరణ తెచ్చారు. తరువాత శ్రీ బుచ్చయ్యగారు తెచ్చిన సవరణ ఏమిటి ? అబ్కారీ వ్యవహారాలు చలావడకు మనకు తెలుసు. ముస్తాజరు తను ప్రభుత్వానికి చెల్లించిన పన్నుకన్న రెండుమూడురెట్లు ఎక్కువకు సాధారణ వ్యాపారస్తులకు అమ్ముతూంటాడు. అంతకుముందే ఆయన తనకు రావలసిన మొత్తాన్ని తీసుకొని వుంటాడు. ముస్తాజరువద్ద, తీసుకొనే చిన్నచిన్న వ్యాపారస్తులుంటారు. వారు ముస్తాజరునుంచి రసీదులు తీసుకోలేని కారణం వలన, తిరిగి వాళ్ళనుంచి డబ్బు రాబట్టడానికి ఈ ప్రభుత్వం ఈ క్లాజును ప్రవేశపెట్టింది. ఆ విధంగా జరుగకుండా చూడాలని ముస్తాజరు మరియు కలాలీలక్క జరిగిన ఒప్పందంలో ముస్తాజరు పదిహేను పర్సెంటుకు మించి లాభం రాబట్టినప్పుడే ఆ వివరాలన్ని పూర్తిగా తెలుసుకొన్న తరువాతనే యీ సెక్షన్ అతనిపై ప్రయోగించాలని కోరుతున్నారు. ఈ సందర్భములో ఏవిధంగా చేసినా, ఒకడి భారాన్ని అందరి నెత్తిన రుద్దడానికి ప్రయత్నించడం న్యాయం అనిపించుకోదు. తాము పట్టిన కుందేలుకు మూడేకాళ్ళని అనదలుచుకుంటే ఏమీ చెప్పేదిలేదు. అలాంటప్పుడు సి. హెచ్. వెంకటరామారావుగారు తెచ్చిన సవరణ బాగున్నది. ఇవ్వాళ ప్రభుత్వానికి చెల్లించేపన్ను ముస్తాజరుగాని, స్థానికంగా అమ్మేవారుగాని స్వంతడబ్బునుంచి చెల్లించరు. “ త్రాగేవాడే చెల్లించుతాడు—తాటిపన్ను ” అని ఒక సామెత వుంది. ముస్తాజర్లకు పెద్దపెద్ద బంగళాలు కట్టించినా, స్థానికంగా అమ్మేవానికి అన్నంపెట్టినా, ప్రభుత్వానికి పన్నులు కట్టినా వాస్తవానికి పరిశీలిస్తే ఎడల త్రాగుతున్నవాడే కడుతున్నాడు. ముస్తాజరుగాని, కలాలీగాని

తన స్వంతసొమ్ము చెల్లించడు. కాబట్టి ఈ సవరణను అంగీకరించమనియూ, దీనిని అంగీకరించడం ద్వారా తాము ప్రజల్లోకి చొచ్చుకుపోయి తమ ఈ ప్రజావ్యతిరేక కార్యక్రమం అమలులో పెట్టడానికి ఈ మార్గంగా ఎక్కువ అవకాశాలను పొందవచ్చునని మంత్రిగారికి నా సలహా. అట్లు గాని ఎడల, వీలైనంత ప్రజానుగుణ్యాంగా దీనిని వర్తింపజేయడానికి సిద్ధంగా వున్నామని ఋజువు చేసుకొనడానికి శ్రీ అనంతరామారావుగారి సవరణను అంగీకరించి తరువాత మూడవ సవరణ అంగీకరించుట బాగుంటుందని చెబుతున్నాను. ఈ ఆబ్కారీశాఖా మంత్రిగారు ఇదివరకు చెప్పారు,— "పోలీసు యాక్షన్ తరువాత జగత్తుఅంతా మారినా, నేను మారలేదు" అని వారు మారరు. మారేఅవకాశంవుంటె ప్రజలతో పాటు మారేందుకు ఒకటి రెండు సవరణలు అంగీకరించడానికి ప్రయత్నించండి. ప్రజలతో మారడానికి సిద్ధంగా వుండని ఎడల నడమంత్రపు వ్యవహారంకన్నా వెనుకటి పెద్దల దారినైనా అనుసరించండని చెబుతూ ఇంతటితో నేను ముగిస్తున్నాను.

شری کے - وی - رنگا ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - اس دفعہ میں چار ترمیات پیش کی گئی ھیں - پہلی ترمیم ''کنسیومر '' (Consumer) یعنی گاھک کا لفظ اضافہ کرنے کیلئے پیش کیگئی ھے - میں سمجھتا ھوں کہ یہ ترمیم ایک مذاقیہ ترمیم ھے - قانون میں ترمیم لا کر عوام کو فائدہ پہنچانا یا گورنمنٹ کی مدد کرنا ھوتا ھے - اس ترمیم میں ایسی کوئی چیز مضمر نہیں ھے - پہلے تو کہتے ھیں کہ جو شخص معاملہ پر قابض ھے اوس سے رقم بقایا وصول نہ کرنا چاھئے - دوسری طرف یہ ترمیم پیش کرتے ھیں کہ جتنے بھی سیندھی پینے والے ھیں گورنمنٹ اون سب سے رقم وصول کرے - میں سمجھتا ھوں کہ یہ ایک مذاقیہ ترمیم پیش کیگئی ھے - اسلئے مجھے اس پر زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ھے - یہ نامناسب ھے کہ ملک کے تمام پینے والوں سے آبکاری کی رقم وصول کیجائے - آئندہ جب کوئی ایسی اسکیم نافذ ھو کہ ملک کے ھر پینے والے پر ٹیکس لگایا جائے تب ممکن ھے کہ پینے والوں سے رقم بقایا وصول کیجائے - لیکن موجودہ سسٹم کے تحت پینے والوں سے رقم بقایا وصول کرنیکی کوئی ترمیم قبول نہیں کیجاسکتی - یہ ترمیم دوسری ترمیات کے بالکل متضاد ھے - اس لئے یہ ترمیم نامنظور کرنی چاھئے -

دوسری ترمیم '' بمتابعت دفعہ ۱۴ قانون ھذا '' کے الفاظ اضافہ کرنے سے متعلق ھے یہ بھی ایک دوسرے کے متضاد ھے - دفعہ ۱۴ میں یہ بتایا گیا ھے کہ شکمی دار کو سرکار اس وقت تک تسلیم نہیں کرتی جب تک کہ اسکی منظوری سررشتہ آبکاری سے نہو - اس ترمیم کا مطلب یہ ھے کہ کوئی مستاجر آبکاری یہ کہے کہ '' میرے ذمہ جو بقایا واجب الادا ھے وہ میرے شکمی دار زید سے وصول کیا جائے '' تو سررشتہ آبکاری زید سے رقم وصول نہیں کرتا کیونکہ نہ تو اسکا نام سررشتہ آبکاری کے رجسٹر میں درج ھے اور نہ یہ معلوم ھے کہ وہ کتنے جز کا حصہ دار ھے - یہ تو ایک راہ روسے وصول رقم کے مطالبہ کے مترادف ھے - اگر کوئی شخص باضابطہ منظوری حاصل کر کے حصہ دار نہیں بنتا تو ھم بطور سرکاری نہ اسکو حصہ دار تسلیم کرینگے اور نہ بطور حصہ دار معاملہ سے استفادہ کرنے دینگے اور نہ اس سے رقم وصول کرینگے - البتہ یہ مستاجر کی مرضی پر منحصر ھے کہ

کسی کو خانگی میں حصہ دے جسکا تعلق سررشتہ آبکاری سے نہ ہوگا ۔ ہم نے یہ اصول رکھا ہے کہ معاملہ دار پر رقم کی ذمہ داری ہوتی ہے یا اسپر ہوتی ہے جو قابض ہو خواہ اسکے لئے سرکار کی رضامندی حاصل کیگئی ہو یا نہو ۔ اسے حذف کرنے کیلئے آپ نے جو ترمیم لائی ہے میں اسکو قبول نہیں کرتا ۔ دفعہ ۱۴ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ بلامنظوری کوئی شخص حصہ دار نہیں بن سکتا لیکن باوجود قابض نہونے کے حصہ دار بن سکتا ہے۔ آپ ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ حصہ دار سے رقم وصول کی جائے اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ باوجود اسکے کہ کوئی شخص معاملہ سے استفادہ حاصل کیا ہو اس شخص سے رقم وصول نہ کرنا چاہئے ۔ اسلئے میں نہیں سمجھتا کہ یہ صحیح ہے ۔ خواہ وہ مستاجر ہو یا حصہ دار یا کسی طرح معاملہ حاصل کیا ہو گو سرکار کا تعلق بالراست اس سے نہیں ہے تاہم واجب الادا رقم اس شخص سے وصول کرینگے جو معاملہ پر قابض رہکر استفادہ کررہا ہے یا کیا ہے ۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ اسکو حذف کرنے کے بعد حکومت معاملات آبکاری کسطرح چلاسکتی ہے ۔ ایک صاحب نے کہا ہے کہ پہلے کا دفعہ ٹھیک تھا ۔ میں بھی مانتا ہوں کہ اسوقت کے حالات کے لحاظ سے وہ ٹھیک تھا ۔ لیکن حالات اب بدل گئے ہیں اور ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں اس وجہ سے قانون کے دفعات میں بھی ہمیشہ رد و بدل کرنیکی ضرورت ہوتی ہے۔ معزز ممبران نے یہ نہیں بتلایا کہ کیوں یہ دفعہ اچھا نہیں ہے ۔ میں آپکو ایک مثال دیتا ہوں ۔ فرض کیجئے کہ زید نے سرکار سے معاملہ لیا ۔ بکر اسے تشدد کر کے معاملہ سے علحدہ کردیتا ہے اور خود قابض ہوتا ہے تو اس ترمیم کے لحاظ سے سرکار کیسے رقم وصول کریگی ؟ بل منظور کرنے سے سرکار اس سے رقم وصول کرسکیگی جو معاملہ پر قابض ہے ورنہ جس سے راست طور پر معاملہ کیا گیا ہے اسپر دوسرا شخص قابض ہوجائے تو رقم وصول کرنا مشکل ہوجائیگا میں سمجھتا ہوں کہ ایسی صورت میں حکومت کا کام نہیں چل سکیگا اسلئے متعلقہ عہدہ داران آبکاری کو اسطرح وصولی رقم کے اختیارات دینا چاہئے ۔ سنہ ۱۳۱۶ ف کے قانون میں شکمیداروں سے رقم وصول کرنے کا اختیار دیا گیا تھا ۔ یعنے پہلے مستاجر اور اسکے شکمی دار یا ضامن سے سرکاری رقم وصول کیجاسکتی تھی ۔ ایسے الفاظ تھے ۔ لیکن اب تعہدی سسٹم کو بدل کر مدراس سسٹم اختیار کرنیکی وجہ سے ذیلی تراش کنندہ کا نام بجائے شکمیدار کے نوکر ہوگیا ہے اسلئے اب مستاجر سے دوسرے لوگ جو معاملہ لیتے ہیں وہ نوکر نامہ لیکر درخت تراشتے ہیں ۔ اسلئے سررشتہ آبکاری کو رقم وصول کرنے کا اختیار نہ ہونیکی حجت کی جاتی ہے اسکو رفع کرنے کیلئے اب قابض معاملہ کے الفاظ قائم کئے گئے ہیں ۔ پہلے بھی وہی منشاء تھا اور اب بھی وہی منشاء ہے ۔ پہلے زمانہ میں ہائیکورٹ میں رٹ (Writ) پیش نہیں ہوتا تھا لیکن اب رٹ پیش ہوتے ہیں اور ہائیکورٹ میں قانونی نکات پر باریک بینی سے غور ہوتا ہے اور چھان بین ہوتی ہے ۔ اسلئے مختلف تعبیرات کی گنجائش نہ رہنے کے لئے قابض معاملہ کے الفاظ قائم کئے گئے ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس سے کسی پر کوئی ظلم ہوسکتا ہے ۔

ایک صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ھم تو رقم دیتے ھیں لیکن پھر بھی معاملہ دار اس سے وصول کرلیتا ھے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ انکی نظر ان الفاظ پر نہیں پڑی کہ صرف اسی حد تک وصول کرتے ھیں جس حدتک کہ رقم اسکے ذمے باقی ھے اور سرکار کو جو رقم وصول شدنی ھے اسی حد تک وصول کرتے ھیں ۔ اسکے علاوہ دوسری شرط یہ بھی ھے کہ....

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ دفعہ ۷ میں " اس تاریخ تک " کے الفاظ نہیں ھیں بلکہ جسقدر بھی واجب الادا ھو وصول کرتے ھیں ۔

شری ۔ کے وی ۔ رنگا ریڈی ۔ میں سمجھتا ھوں کہ اس عبارت سے اس تاریخ تک کا مطلب نکلتا ھے جب تک کہ وہ قابض رھے اسکے بعد بھی اسی سے وصول کرنیکی گنجائش ھے ۔ میں وہ الفاظ بھی پڑھکر سناتا ھوں جو قانون میں ھیں ۔

" وہ جملہ رقم جو کسی مراعات یاب معطی یا اس قانون کے تحت کسی اجازت یافتہ یا کسی شخص سے محصول آبکاری سے متعلق کسی معاھدہ کی بناء پر سرکارعالی کو واجب الوصول ھوں تعھددار یا اسکے ضامن یا ھر ایسے شخص سے جو ایسے تعھد سے متعلق کاروبار پر قبضہ رکھتا ھو اس حد تک جو ایسے شخص کی مدت قبضہ کی بابت اس سے تعھد دار کو واجب الوصول ھوں مثل زر مالگزاری وصول کیجاسکینگی "۔
یعنی جو رقم سرکارعالی کو واجب الادا ھو مثل زر مالگزاری کے اتنی ھی رقم وصول کرینگے ۔ اسکی نسبت یہ بھی کہا گیا ھے کہ وہ لوگ دیوانے ھوتے ھیں ۔ پڑھے لکھے نہیں ھوتے اسلئے رسید نہیں لیتے ۔ ایسی صورت میں ادا شدہ رقم بھی وصول کرنے کیلئے سرکار کو موقع رھتا ھے ۔ سرکاری عہدہ دار بادی النظر میں بھی اگر کوئی رقم وصول شدہ معلوم ھوتو مکرر طلب نہیں کرینگے ۔ اسلئے یہ کہنا بے بنیاد ھوجاتا ھے کہ سرکاری عہدہ دار مکرر رقم وصول کرینگے ۔ یہ نہیں ھوتا کہ ان سے مستاجر بھی رقم وصول کرے اور سرکار بھی رسید نہ ھونے کی وجہ سے عدالت کے ذریعہ وصول کرے ۔

موجودہ حالات میں عدالت میں قابض معاملہ سے رقم وصول کرنے کیلئے ھی یہ ضمن رکھا گیا ھے ۔ میں نے اپنی عام بحث کے سلسلہ میں یہ کہا تھا کہ کافی تجربہ کی بناء پر ھی یہ دفعہ رکھا گیا ھے چنانچہ گزشتہ سال تعلقہ حضور آباد اور تعلقہ ورنگل میں شکمیداروں نے مستاجرین کو (۶) مہینے کی رقم ادا نہیں کی تھی اسلئے سنہ ۱۳۶۲ ف کے ھراجات میں مستاجرین بولی نہیں لگارھے تھے ۔ اسکی اطلاع ھونے پر میں معاملات ھراج کرنے کے مقامات پر گیا ۔ دریافت کرنے پر معلوم ھوا کہ چھ مہینے کی رقم ذیلی دوکانداروں سے وصول نہیں ھوئی ھے اور آبکاری کے عہدہ دار یہ کہتے ھیں کہ ھم صدر المھام کے حکم کے بغیر شکمیدار یا قابض معاملہ سے رقم وصول نہیں کرسکتے ۔ اسلئے مستاجر معاملہ نہیں لے سکتے ۔ میں نے دیکھا کہ ھم قابض معاملہ سے بھی رقم وصول کرسکتے ۔ ھیں یا عام قاعدہ کے تحت جو شخص معاملہ سے استفادہ کیا ھے وہ اس معاملہ کی رقم ادا کرنیکا ذمہ دار ھے ایسا ھمکو اختیار ھے ۔ تب میں نے ان لوگوں سے کہا کہ وہ معاملہ لے سکتے ھیں ھم وصولی رقم میں امداد

کرینگے ۔ سابقہ زمانہ میں ایسی نوبت بھی نہیں آتی تھی لیکن اس زمانے میں کسی نہ کسی وجہ سے ایسا ہورہا ہے ۔ اسلئے موجودہ حالات کا لحاظ کرتے ہوئے اصولا ۔ انصافاً اور ایمان کو برقرار رکھنے کیلئے اس دفعہ کی ضرورت ہے ۔ اسپر ایک صاحب نے یہ بھی کہا کہ یہ تو راہ روسے وصول کرنے کی بات ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے قانون معاہدہ میں تعلقات مشابہ معاہدہ کے باب کو نہیں پڑھا ہے ۔ اسمیں گوایجاب و قبول نہیں ہوتا لیکن انکے طریقہ عمل سے معاملہ مستنبط ہوتا ہے ۔ ایک چور کسی کے مال کی چوری کرتا ہے تو محض اس وجہ سے کہ اس میں کوئی ایجاب و قبول نہیں ہوتا اس لئے مالک مسروقہ مال کو واپس نہیں پاسکتا اسکو اگر مان لیا جائیگا تو زبردستی مال لینے والا یا چوری کرنے والا مالک بنجائیگا ۔اسطرح جب ایک شخص دوسرے شخص کو کوئی چیز دیتا ہے تو اگر مفت دینے کی نیت نہو تو دینے والا اسکو واپس پاسکتا ہے ۔ یہ تمام چیزیں تعلقات مشابہ معاہدہ کے لحاظ سے صریحی معاہدہ کا اثر رکھتی ہیں ۔ اسلئے یہ کہنا کہ قانون معاہدہ کے خلاف ہے غلط ہے ۔ قانون معاہدہ کے بموجب ہی یہ لایا گیا ہے ۔ ایک شخص جبراً قابض ہوجاتا ہے تو اس سے بھی معاوضہ لینے کا حق ہے ۔ رضامندی سے قابض ہوتا ہے تو بھی لینے کا حق ہے ۔ مفت نہ دینے کی نیت سے دیں تو بھی لے سکتے ہیں ۔ یہ کہنا کہ قانون معاہدہ میں یہ نہیں آتا یہ غلط فہمی پر مبنی ہے یا دیدہ و دانستہ غلط استدلال پیش کیا جارہا ہے ۔ اسلئے میں یہ ترمیم لائق پذیرائی نہیں سمجھتا ۔

چوتھی ترمیم یہ ہے کہ ہم مستاجر پر یہ ذمہ داری عائد کردیں کہ ۱۰ فیصد سے زائد منافع پر معاملہ نہ دے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ دستور کے تحت کیسے آتا ہے ۔ ایک شخص کو ایک حق دیدیا جاتا ہے اور اس حق پر ایک تحدید عاید کردیجاتی ہے ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے ؟ اگر میرے دوست گیارنٹی دیتے ہیں کہ معاملات کا اسطرح کا انتظام کامیاب ہوگا تو میں ۱۰ فیصد تو کیا ۵ فیصد سے زیادہ نہ لینے کی تحدید عائد کرنے کیلئے بھی تیار ہوں ۔ معاہدہ کے بارے میں جو استدلال پیش کئے گئے ہیں وہ باہم یک دیگر متناقص ہیں ۔ میں آپکو مثال دیکر سمجھاتا ہوں ۔ ہراج کے وقت کلال ۱۰۰ روپیے تک بولی بڑھاتا ہے ۔ اور اسکے بعد بس سے باہر ہے کہکر چھوڑ دیتا ہے ۔ دوسرا ایک دولتمند شخص اس معاملہ کو ۱۵۰ میں حاصل کرتا ہے ۔ اب اسی معاملہ کو کلال اس دولتمند شخص سے ڈبل معاوضہ پر یعنی ۳۰۰ میں حاصل کرتا ہے ۔ یہ میرے سمجھ میں نہیں آتا کہ اس وقت تو وہ ۱۰۰ کے بعد ۱۲۵ نہ کہہ سکا ۔ یا ۱۵۰ کے بعد ۱۵۱ کہکر معاملہ حاصل نہیں کیا ۔ اب اسے ۳۰۰ روپیے میں لینے کی کیسے ہمت ہوئی ؟ یہ کہنا کہ اسکو نقصان ہوتا ہے ۔ یہ مفروضہ ہے ۔ یہ تو ظاہر ہے کہ معاملہ لینے والا جو مالدار ہوتا ہے بذات خود تو تراشتا نہیں ۔ اگر رقم زائد سمجھی جاتی ہے تو ایک سال معاملہ اس مستاجر سے حاصل نہ کریں تو دوسرے سال وہ خود بخود پیچھے ہٹ جائیگا ۔...........

شری ایم ۔ بچیا ۔ حضور آباد میں ایسی شکایت پیش ہوئی اس وقت تو آپ نے کنٹراکٹر کی تائید کی ۔ تراشنے والے کا اسکے سوا کیا وسیلہ رہتا ہے ۔

شری کے - وی رنگا ریڈی - ہم تو ایمانداروں کی ضرور مدد کرینگے - اگر کسی کے دل میں بے ایمانی ہو تو کبھی مدد نہیں کرینگے - آپ یہ کہیں کہ معاملہ تو لے لینگے لیکن رقم نہ دینگے تو اخلاقاً بھی ایسے شخص کی مدد نہیں کیجاسکتی - سرکاری ہراج کے وقت تو واجبی رقم نہیں لگاتے لیکن کسی دوسرے شخص کے معاملہ لینے کے بعد اس سے ڈبل رقم پر اسکو دبانے کی نیت سے حاصل کرے تو یہ بے ایمانی نہیں تو اور کیا ھے ؟ اگر آپ اس رقم کو زائد سمجھتے ھیں تو لینے سے انکار کردیجئے - لیکن ایک رقم تسلیم کر کے ادائی کے وقت پیچھے ہٹ جانا یہ کہاں تک واجبی ھے ؟ ایسی صورت میں تو امداد کرنی ھی پڑتی ھے -

ھاں میں ۱۵ فیصد کی شرط کے بارے میں کہہ رہا تھا - ایک شخص کو مکان فروخت کیا جاتا ھے - لیکن اس پر یہ شرط لگاتے ھیں کہ وہ مکان نہ تو فروخت کرے نہ اس میں رہائش اختیار کرے - نہ اسکو گروی رکھے تو یہ قانون معاهده کے لحاظ سے کہاں تک جائز ھے ؟ کسی شخص کو حق عطا کیا جائے اور حق کے استمتاع پر قید عائد کیجائے تو یہ قید کالعدم ھے - آپ کہتے ھیں کہ بندوباٹ کے وقت ۱۵ فیصد سے زائد رقم پر معاملہ نہ دیا جائے - اگر ایسی شرط عائد ھو تو وہ شرط ھی کالعدم ھوگی - ۱۵ فیصد تو کیا ۱۵۰ فیصد پر بھی وہ دے سکتے ھیں اگر لینے والے راضی ھوں - بعض صورتوں میں تو ایسا بھی ھوتا ھے کہ مستاجر کو ۵۰ فیصد کمی سے ھی معاملہ دیدینا پڑتا ھے جبکہ وہ دیکھتا ھے کہ اس معاملہ میں نقصان آنے والا ھے - ایسی صورت میں ۱۵ فیصد اضافہ کی شرط رکھنے سے کیا ھوگا ؟ نقصان کی صورت میں تو مستاجر اپنے گھر سے پابجائی کرتا ھے - معاملہ دینے کے بعد یہ مستاجر کا اختیاری رہتا ھے کہ وہ جتنے اضافہ یا کمی پر چاھے دوسرے کو معاملہ دے - آپ ۱۵ فیصد کی شرط عائد کرنے کے بارے میں ترمیم پیش کررھے ھیں لیکن میں کہونگا کہ کلال خود اپنے نام پر معاملہ کیوں حاصل نہیں کرلیتے بجائے اسکے کہ مستاجر سے زائد رقم پر معاملت کریں ؟

ان حالات میں میں ان چاروں ترمیمات پیش کرنے والے آنریبل ممبرس سے اپیل کرونگا کہ ان چاروں میں سے کوئی ترمیم بھی قانوناً قبول کرنے کے قابل نہیں ھے - اسلئے بجائے اسکے کہ وہ انہیں ووٹ پر رکھنے کی خواھش ظاھر کریں وہ انکو واپس لیں تو مناسب ھوگا -

Mr. Deputy Speaker : I will put the amendments to clause 7 to vote. The question is :

"In lines, 8, 9, 10 and 11 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, omit the following words, namely—

"or every such person who may have occupied the business relating to such lease to the extent of the amount due from

him to the lessee in respect of the period of occupation of such person."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That in line 9 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, between the words 'business' and 'relating' the following words be inserted namely—

'or his customers' ".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That in line 9 of sub-section (1) of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, between the words 'business' and 'relating' the following words be inserted namely :—

"subject to the provisions of section 14 of this Act."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That at the end of section 7 proposed to be substituted by clause 7 of the Bill, add the following provisio namely—

"Provided that the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays. the Government on that business."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clause 7 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 7 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clauses 8 and 9 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 8 and 9 were added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : There is an amendment to clause No. 10, but it is for omitting the clause altogether. It cannot be moved.

The other part of the amendment is consequential.

Shri K. Venkatrama Rao : But it can be discussed, Sir.

Mr. Deputy Speaker : Yes. He can speak.

श्री. अंकुशराव व्यंकटराव घारे (परतूर)

माननीय अध्यक्षमहोदय, यह जो अमेंडमेंट में लाया हूं वह १३१६फसली के आबकारी अेक्ट में जो तरमीम बिल लाया जारहा है अुसके क्लाज १० में तरमीम करने के लिये लाया हूं। अिस अेक्ट में जितनी भी चीजें हैं जिनसे लेकर बना सकते हैं अुनको मुमानियत की गअी है लेकिन यह जो प्रोवीजो अिस सेक्शन १० में रखा गया वहां अैसा है कि

Clause 10. "Provided that the Government may, by notification in the Jarida, direct that in any local area it shall not be necessary to take out licence for the manufacture of liquor for bona fide home consumption".

और यह पढने पर भी मैं नहीं समझ सका कि गवर्नमेंट को क्यों महसूस हुआ कि किसी अेरिया को अिस लाके आपरेशन से महरूम रखे। हमारी गवर्नमेंट जिनके अूपर निगरानी करती है अैसी डिस्टीलरीज हैं और हमारे यहां जो भी लोग चाहते हैं अुनको अच्छीअच्छी शराब मिल सकती है। जो लोग हैदराबाद मे रहते हैं अूनको मालूम है कि यहां के क्या धर्म कर्म हैं। प्राअिवेट डिस्टीलरीज भी वर्क करती हैं। लेकिन किसी खास अेरिया को क्सक्स् करने की गरज गवर्नमेंट को क्यों महसूस हुअी यह समझमे नहीं आसका। हमारे पास डिस्टीलरीज है और अच्छीअच्छी शराब मिलती है। तो किसी लक्जूरियस अेरियाज के लोगों को यह परमिशन देना कि वेलोग खुद के कन्जमशन के लिये लिकर बना सकते हैं, यह मेरी समझमें नहीं आसका। जैसे कुछ ट्रायबल अेरियाज हैं जहां के कोया या चंचू लोग शराब के आदी होते हैं और अुनको आपके अेक्साअीज डिपार्टमेंट के लोग सताते हैं और अुनको अिसमें से अेक्सक्लूड करनेके लिये यह बात शायद रखी गअी हो। हमारी कान्स्टीटयूशन के डायरेक्टिव प्रिन्सिपल्स ४५ के तहत कहा गया है कि प्रोहीबीशन हमारे देशके लिये अच्छी चीज है। लेकिन जब कोअी कानून बनाते हैं तो हमारे मिनिस्टर साहब फरमाते हैं कि बंबअी में अैसा किया गया है, जिसकी वजह से हम अैसा कानून ला

रहे हैं या मद्रास में अैसी तरमीम कीगअी है अिस वजह से हम अिस तरमीम को ला रहे हैं। लेकिन हम यह नहीं देखते कि बंबअी और मद्रास में प्रोहिबिशन हैऔर म्हैसूर के चंद अिलाकों में भी प्रोहिबिशन है। जान दीजिये अिस चीज को। प्रोहिबिशन तो अक बडी चीज है और हमारा फायनान्स भी अुसको कुबूल नहीं करता। लेकिन बंबअी में प्रोहिबिशन लाया गया तो हर घर में भट्टी बन गअी अुसी तरह से किसी अेरिया को अेक्सक्लूड करके वहां हर घर में लोग जितनी चाहे शराब तैयार कर सकें अिसकी [illegible]रीडम देना किसी तरह से अच्छा नहीं है। अिसलिये जिन अेरियाज को परमीशन नहीं दी जायगी वह अिल्लिसिट लिकर बनाने के सेंटर्स बन जायेंगे और अुसमें गवर्नमेंट के रेविन्यू का भी लास होगा। जब कि प्राअिवेट कंजम्शन के लिये शराब फराहम हो सकती है. अैसी सूरत में सेक्शन १० की कोअी जरूरत नहीं समझता। अिस के बाद यह कहा जायगा – और मैं खुद यह समझने कासिर हूं कि यह कानून में क्यों रखा गया है।

दूसरी बात यह है कि हमारी गवर्नमेंट के अेकसाअिज और पब्लिक वर्क्स डिपार्टमेंट अैसे डिपार्टमेंटस हैं जिन के बारे में कहा जाता है कि ये करप्शन के ब्रीडिंग सेंटर्स हैं और जितनी अच्छी निगरानी अुन पर रखी जाय अुतना करप्शन ज्यादा बढता रहता है। जब अेक अेरियामें यह स्कीम शुरू की जाय तो अुस के बाद डिपार्टमेंटल हेडस कौनसे अेरियाज में कौनसी चीज होनी चाहिये वगैरह बातों की नोट नहीं रख सकता। अिस तरह से अिल्लिसिट लिकर मैनूफैक्चर करने का लायसन्स अिस प्रोवीजो के तहत मिलनेवाला है। अिसलिये अिस प्रोवीजो की कोअी जरूरत नहीं हैं। अिसलिये मून्हर आफ दि बिल अिस क्लाज को अेक्सक्लूड करेंगे अैसी मैं आशा करता हूं अितना कहकर मैं अपनी तकरीर खतम करता हूं।

شری عبدالرحمن - مسٹر اسپیکر سر - دفعہ (۱۰) عجیب و غریب ہے - بڑے زور و شور سے کہا جاتا ہے کہ بلا اجازت شراب نہیں نکالی جاسکتی - اسکی باقاعدہ اجازت لینی پڑتی ہے - اسکی باقاعدہ تقسیم کیلئے ڈسٹلری موجود ہے - اسکی کافی نگرانی ہوتی ہے - کم قوت کی شراب بیچی جائے تو تعزیری کارروائی کیجاتی ہے - یہ احتیاط کیجاتی ہے وہ احتیاط کی جاتی ہے - لیکن یہاں ایک عجیب و غریب دفعہ دیکھنے میں آئی کہ کسی خصوصی رقبے کو اجازت کے حاصل کرنے سے مستثنےٰ کیا جائے - کم ازکم فرسٹ ریڈنگ کے وقت یا وجوہ ونحوی کے اظہار کےوقت اسکا اظہار کیا جاتا کہ اسکے کیا اسباب ہیں - ہم حیران ہیں کہ آخر وہ کونسی ضرورت ہے جسکے تحت آنریبل منسٹر صاحب اس استثناء کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں - یہاں خفیہ کشید گی کے اتنے اڈے ہیں نہ صرف اضلاع میں بلکہ شہر میں موجود ہیں - شہر میں خفیہ کشید گی کے اڈے ہیں - بعض راجہ فیملیز کو اسکی اجازت ہے حالانکہ آج کل کے حالات کے اعتبار سے اسکی اجازت نہ ہونا چاہئے - ممکن ہے اس مسئلہ پر غور کیا جارہا ہو اور اگر غور نہیں ہورہا ہے تو ہونا چاہئے - بہرحال خلاف ورزیوں پر خلاف ورزیاں ہورہی ہیں - جتنا راشن شراب کے دوکانداروں کیلئے مقرر کیا گیا ہے وہاں پوری کھپت نہیں ہوتی ہے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ کا انکا نقصان ہورہا ہے - سکندرآباد اور حیدرآباد کے معاملہ شراب میں بیٹھک کی ہزاروں روپیہ کی

کمی ہوگئی ہے - اکثر اضلاع میں پچاس فیصدی سے بھی کم آمدنی اس سال ہوئی ہے - آخر یہ کیوں ہورہا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ خفیہ کشید پر قابو نہ پانے کی وجہ سے ہورہا ہے - اس دفعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شراب کی کشید سے جو کچھ آمدنی ہوتی ہے اوس آمدنی کو متاثر کرنا مقصود ہے - اس میں شک نہیں کہ جتنا جلد ہوسکے سیندھی شراب کے استعمال کو ختم کرنا ہمیں مقصود ہے لیکن آج کل کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ فوری اسکو ختم کردیا جائے - حالات جب ٹھیک ہوجائینگے تب ختم کیا جاسکیگا - لیکن یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ آج یہاں ایسی ضرورت کیوں محسوس ہورہی ہے کہ کسی رقبہ کو اجازت کے حاصل کرنے سے مستثنے کردیا جائے - مجھے اس سے بحث نہیں کہ کس رقبہ کو مستثنے کیا جائیگا خواہ تلنگانہ ہو یا مرہٹواڑہ - اسکے نتیجہ پر ہمیں غور کرنا ہے کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا - اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ گھر گھر دکانیں قائم ہوجائینگی اور اوس سے آمدنی متاثر ہوگی - اگر آمدنی کو متاثر کرنا ہی مقصود ہے تو اور بات ہے - اس دفعہ کی تدوین سے ہمیں تو یہ اندیشہ ہورہا ہے کہ حکومت عمداً شراب کے ذریعہ جو آمدنی ہوسکتی ہے اوسکو متاثر کرنے کا بیڑہ اٹھائی ہے - میں اپنے معزز دوستوں سے درخواست کرونگا اور بالخصوص اون دوستوں سے جو سرکاری بنچز پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہ اس ترمیم کی تائید کر کے سرکاری آمدنی کو متاثر کرنے کی کوشش نہ کریں - اگر ایسا کریں تو آپکی نیک نیتی پر شبہ ہوگا - میں کسی کی نیت پر حملہ کرنا تو نہیں چاہتا لیکن لاکھوں کروڑوں روپیہ کے نقصان کا موجب ہوگا صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں - کروڑوں روپیہ کا نقصان کرنے کیلئے یہ دفعہ سوچی گئی ہے - ہوسکتا ہے کہ اس دفعہ کی ترتیب کے وقت یہ خیال آیا ہو کہ چند اپنے خاص مخصوص اشخاص کو مخصوص مقامات پر معاملہ آبکاری دیکر اوس سے غلط طور پر استفادہ کیا جائے - اسلئے پوری قوت کے ساتھ میں آپکو وطن کی ہمدردی کا واسطہ دیکر اپیل کرونگا کہ اس دفعہ کی مخالفت کریں اور اسکو قانون کا درجہ نہ دیں اور جو خیال رد کئے جانے کے قابل ہیں اوس کو رد کردیں -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - جب کوئی ترمیم لائی جاتی ہے یا کوئی بات کہی جاتی ہے چاہے وہ کسی مسئلہ سے متعلق ہو تو یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اوس میں کس حد تک حقیقت ہے بلکہ مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح مخالفت کیجائے چاہے وہ حقائق پر مبنی بھی نہو - ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ غریبوں کا خون چوسکر سرکاری خزانے کو بھرنے کی گورنمنٹ کوشش کرتی ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ سرکاری آمدنی کو متاثر کرنے کی کوشش کیجارہی ہے - آج ہی میں نے ایک کارروائی میں تجویز کی ہے کہ گونڈ بھیل کو ٹرائیبل ایریاز (Tribal Areas) میں جانوروں کی بنچرائی کی فیس معاف کیجائے - اس سال میں نے حسب سابق وصول کرنے کا حکم دیا تھا لیکن اسبارے میں اتنی گڑبڑ کیگئی کہ پھر معاف کرنے کا حکم دیا گیا - صحرا میں بعض جگہ لوگ بلا اجازت شراب تیار کرنے کے عادی ہیں - ایسے مقامات پر نصف شرح

مقرر کیگئی ہے - یعنی دوسری جگہ نو روپیہ لئے جاتے ہیں تو وھاں ساڑھے چار روپیہ مقرر کئے گئے ہیں تاکہ رفتہ رفتہ خلاف ورزی قانون اور مفت خوری کی یہ عادت جاتی رہے - جب رفتہ رفتہ انکی عادت کو اسطرح بدلا جائے تو آخر میں انکو خرید کر پینا پڑیگا اور بیس روپیہ گیالن تک بھی قیمت دینا ہوگا اور بیٹھک کا ہراج علحدہ ہے - اسطرح (۶۰) روپیہ اوسط فی گیالن ہوجاتا ہے - جو لوگ مفت میں پینے کے عادی ہیں اگر انکو ساٹھ روپیہ دیکر پینے کا پابند کیا جائے تو وہ بغاوت برپا کرینگے اسلئے انکو سابقہ کیطرح مفت پینے کی اجازت دینے کی بجائے مناسب یہ خیال کیا گیا کہ اسطرح بتدریج قیمت شراب بڑھاتے بڑھاتے اس قابل بنایا جائے کہ رفتہ رفتہ اون سے مفت خوری کی عادت چھوٹ جائے - اس لئے یہ چیز اس دفعہ میں رکھی گئی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبرس نے اس کو غور سے نہیں پڑھا ورنہ اس قدر زور و شور سے اسکی مخالفت نہ کیجاتی . . . .

شری رتن لال کوٹیچہ - اپوزیشن کی بنچس پر کوئی ایسے صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جو اسمبلی کے رکن نہیں ہیں . . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کہاں ہیں ؟ کوئی ایسے صاحب تو نہیں ہیں جو اسمبلی کے رکن نہوں - کوئی نہیں ہیں - شاید آپکو غلط فہمی ہوئی ہے . . . .

شری رام راؤ - شاید نظر کا دھوکہ ہے ....

شری ایم - بچیا - چونکہ آبکاری بل پیش ہوا ہے اسلئے ایسا معلوم ہورہا ہے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ اسطرح خفیہ کشید گی میں اضافہ کرنا مقصود ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس دفعہ کے الفاظ کو سمجھنے میں کچھ غلطی ہوئی ہے یا یہ کہ اسکے اصطلاحی معنی لئے جارہے ہیں - جب اجازت دیتے ہیں تو اسکو خفیہ کشید نہیں کہا جاسکتا - وہ تو اجازت یافتہ کشید کہلائی جائیگی - البتہ وہ شراب جسکی کشید کی اجازت نہ دیگئی ہو خفیہ کشید کہلائے گی - اگر کوئی خفیہ کشید کررہا ہو اور ہم نے اسکی اجازت دیدی ہو تو وہ خفیہ کشید نہیں کہلائیگی - اجازت کے بعد تو وہ عمل خلاف ورزی کی تعریف میں نہیں آئیگا البتہ اجازت سے پہلے خلاف ورزی ہورہی تھی یہ متصور ہوگا - اگر آج ہم اس سہولت کو ختم کردیں تو تمام صحرائی اقوام صحراؤں میں خفیہ کشید کرینگے -

شری عبدالرحمن - آپکو صحرائی اقوام سے اتنی ہمدردی ہے تو ڈسٹلری سے انکو تقسیم کرنے کا انتظام کیوں نہیں کرتے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - عادل آباد کے جنگلوں میں پھر کر شراب تقسیم کرنے کی ذمہ داری اگر آنریبل ممبر لیتے ہیں تو میں ڈسٹلری سے شراب مہیا کرنے کیلئے تیار ہوں - اسکے باوجود میں یہ کہونگا کہ ایسا انتظام کرنے میں یہ دفعہ حائل نہیں ہے اس دفعہ سے اسکی مانعت نہیں ہوتی - لیکن جسوقت آپ ایسے انتظام کو پورا کرنے کے قابل نہ رھینگے میں اوسی وقت اس دفعہ کا استعمال کرونگا - اگر آپکے اس سجیشن کو قبول بھی

کرلیا جائے تب بھی اس دفعہ کی ضرورت باقی رہتی ہے - لازمی طور پر وہ بھٹیاں نہیں لگائینگے - بھٹی تو اوسوقت لگائینگے جب سررشتہ آبکاری سے اجازت لینگے - اسواسطے یہ بحث متعلق نہیں ہے اور نہ اسکو حذف کرنے کی ضرورت ہے - یہ دفعہ خزانہ سرکار کو متاثر کرنے کیلئے نہیں لایا گیا ہے بلکہ اس سے آمدنی کو ہمارے قابو میں رکھنے کیلئے ایک شرط عائد کرنا مقصود ہے تاکہ رفتہ رفتہ انکو پورے طور پر قابو میں لایا جائے - لہذا میں اپیل کرونگا کہ اس دفعہ میں جو ترمیم لائی گئی ہے اوس سے دستبرداری کیجائے -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"The clause 10 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 10 was added to the Bill.

Clauses 11 *and* 12

مسٹر ڈپٹی اسپیکر- جہاں تک کلاز ۱۱ و ۱۲ کا تعلق ہے اسمیں کوئی ترمیم نہیں آئی ہے اسلئے میں دونوں کو ایک ساتھ ووٹ کیلئے رکھتا ہوں -

The question is :

"That clauses 11 and 12 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 11 and 12 were added to the Bill.

Shri K. Venkatrama Rao : Sir, I beg to move :

"That for clause (*b*) of section 13 of the Act proposed to be substituted by clause 13 of the Bill, the following be substituted, namely,—

Notwithstanding anything contained in this Act, on Sendhi by a tax on each tree from which sendhi is drawn to be paid in lumpsum or in such instalments and for such period or according to its quantity before it is imported, exported or transported as given below :

1. There shall be no auction of the right of vend, but the price shall be fixed for each tree given for tapping and allotted to a particular shop. This price shall include the licence fee and the tree tax. For the purpose of arriving at the price, the

average total Government income from each village or shop shall be worked out on the basis of the incomes of the years 1356 (1946-47), 1357 (1947-48) and 1360 (1950-51) Fasli. The years 1358 (1948-49) and 1359 (1949-50) Fasli were abnormal and so the incomes of these years shall not be considered for this purpose.

2. The minimum number of trees which must be accepted by the tappers shall be fixed. This number shall be 25% less than the number of trees allotted in 1356 (1946-47) Fasli. This guarantee by the tappers is necessary, lest the Government should suffer in excise revenue, for want of sufficient number of trees being tapped. The maximum number of trees which may be tapped in any village or for any shop shall be that allotted in 1356 (1946-47) Fasli.

3. The Excise Department shall determine and allot trees for each village and the tappers shall submit applications for trees which they would like to tap. The Excise Superintendent shall sanction these applications keeping in view the total number of trees available for the purpose. The applicants will distribute the trees among themselves by mutual consent and in cases of dis-agreement over the distribution of trees the Excise Superintendent or some officer subordinate to him not below the rank of a Sub-Inspector will be authorised to distribute the trees.

4. The full price of the trees which are sought to be tapped by the tappers shall have to be paid in the Government Treasury by the applicants before the application is submitted, as is the practice at present. After the application is sanctioned, the tapping licence and the transport permit will be issued. The applicants will not be required to submit as at present solvency certificates or to make any cash deposits with regard to the trees which they wish to tap. In exceptional circumstances, however, Excise Commissioner is empowered to collect one half of the price of the trees in advance or fix the instalments for the payment of Government dues on the production of acceptable and reliable security. Prior approval of the Minister for Excise will be essential to this course of action.

All those persons who obtain trees shall give a written agreement guaranteeing that the full minimum number of trees and that even if they fail to tap the minimum number of trees, they will pay the Government dues for the minimum number.

5. Shops will be established in suitable places near the village basthies. Tappers will be permitted to sell sendhi in selected sites in the topes as well, but such sales shall be permissible from sunrise to an hour before sunset. Tappers will have the option to sell sendhi either at the shop or at the site, but not elsewhere.

6. Excise Inspectors shall set up a committee in each village in consultation with the tappers and with the approval of the Excise Superintendent. These committees shall have 3 members, one of whom shall be the President. The functions of the committees shall be :

(*i*) When a permit has been secured by any person for felling any toddy or sendhi trees, to decide on the actual trees which may be cut down and where the permit is for a useful tree, to decide which tree will be cut.

(*ii*) If a person secures a permit for cutting of leaves to earmark the trees whose leaves may be cut.

(*iii*) To see that un-numbered trees are not tapped.

(*iv*) To supervise tapping as prescribed in the Excise Rules.

(*v*) To assist the officers in Excise matters and to furnish information regarding excise offences to the concerned officers.

7. The new system shall not apply to the towns and cities as arrangements can be made only in those places where trees are available locally in large quantities and large quantities of sendhi are not required to be transported over long distances. For such places, the existing system will continue.

8. The existing orders will continue to be in force even after the new system is introduced except in so far as they operate against the basic principles of the new scheme".

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved:

"That for clause (*b*) of section 13 of the Act proposed to be substituted by clause 13 ot the Bill, the following be substituted, namely,—

'Notwithstanding anything contained in this Act, on sendhi by a tax on each tree from which sendhi is drawn to be

paid in lumpsum or in such instalments and for such period according to its quantity before it is imported, exported or transported as given below :

1. There shall be no auction of the right of vend, but the price shall be fixed for each tree given for tapping and allotted to a particular shop. This price shall include the licence fee and the tree tax. For the purpose of arriving at the price, the average total Government income from each village or shop shall be worked out on the basis of the incomes of the years 1356 (1946-47), 1357 (1947-48) and 1360 (1950-51) Fasli. The years 1358 (1948-49) and 1359 (1949-50) Fasli were abnormal and so the incomes of these years sall not be considered for this purpose.

2. The minimum number of trees which must be accepted by the tappers shall be fixed. This number shall be 25% less than the number of trees allotted in 1356 (1946-47) Fasli. This guarantee by the tappers is necessary, lest the Government should suffer in excise revenue, for want of sufficient number of trees being tapped. The maximum number of trees which may be tapped in any village or for any shop shall be that allotted in 1356 (1946-47) Fasli.

3. The Excise Department shall determine and allot trees for each village and the tappers shall submit applications for trees which they would like to tap. The Excise Superintendent shall sanction these applications keeping in view the total number of trees avilable for the purpose. The applicants will distribute the trees among themselves by mutual consent and in cases of disagreement over the distribution of trees the Excise Superintendent or some officer subordinate to him not below the rank of a Sub-Inspector will be authorised to distribute the trees.

4. The full price of the trees which are sought to be tapped by the tappers shall have to be paid in the Government Treasury by the applicants before the application is submitted, as is the practice at present. After the application is sanctioned, the tapping licence and the transport permit will be issued. The applicants will not be required to submit as at present solvency certificates or to make any cash deposits whith regard to the trees which they wish to tap. In exceptional circumstances, however, the Excise Commissioner is empowered to collect one half of the price of the trees in

advance or fix the instalments for the payment of Government dues on the production of acceptable and reliable security. Prior approval of the Minister for Excise will be essential to this course of action.

All those persons who obtain trees shall give a written agreement guaranteeing that the full minimum number of of trees and that even if they fail to tap the minimum number of trees, they will pay the Government dues for the minimum number.

5. Shops will be established in suitable places near the village basthies. Tappers will be permitted to sell sendhi in selected sites in the topes as well, but such sales shall be permissible from sunrise to an hour before sunset. Tappers will have the option to sell sendhi either at the shop or at the site, but not elsewhere.

6. Excise Inspectors shall set up a committee in each village in consultation with the tappers and with the approval of the Excise Superintendent. These committees shall have 3 members, one of whom shall be the President. The functions of the committees shall be :

(*i*) When a permit has been secured by any person for felling any toddy or sendhi trees, to decide on the actual trees which may be cut down and where the permit is for a useful tree, to decide which tree will be cut.

(*ii*) If a person secures a permit for cutting of leaves to earmark the trees whose leaves may be cut.

(*iii*) To see that un-numbered trees are not tapped.

(*iv*) To supervise tapping as prescribed in the Excise Rules.

(*v*) To assist the officers in Excise matters and to furnish information regarding excise offences to the concerned officers.

7. The new system shall not apply to the towns and cities as arrangements can be made only in those places where trees are available locally in large quantities and large quantities of sendhi are not required to be transported over long distances. For such places, the existing system will continue.

8. The existing orders will continue to be in force even after the new system is introduced except in so far as they operate against the basic principles of the new scheme."

شری کے - وینکٹ رام راؤ - میری ترمیم ایک لمبی چوڑی ترمیم ہے لیکن اس میں ....

Shri L. K. Shroff (Raichur) : Sir, Point of order. I doubt whether the proposed amendment of Shri K. Venkatrama Rao is in order. He wants that clause (*b*) of section 13 should be substituted by the amendment proposed by him. But the marginal heading given to this clause has not been changed by him. So, it is to be understood that the substance of the amendment proposed by him is the same as given in the Bill. However, if we look at the subject matter of the amendment, we find that so many things have been said there which are quite irrelevent to the subject matter of clause (*b*) of the Bill. The marginal heading reads thus : *Prohibition of keeping liquor, etc., in possession'*. But the amendment suggested by the hon. Member makes provision for so many other things, such as, how many trees should be allotted for each village, setting up of a Committee, and so on. All these things, I am afraid, are extraneous to the subject matter of the particular clause that is sought to be amended, I therefore, feel that his amendment is out of order.

شری کے - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - شائد میرے دوست نے سکشن (۱۳) نہیں پڑھا - میری ترمیم ہرطرح سے آرڈر میں ہے - مارجینل نوٹ (Marginal note) کا آنریبل ممبر نے جو حوالہ دیا ہے ....

Prohibition of keeping liquor, etc., in possession,

دفعہ کو آپ ملاحظہ فرمائیں - اسمیں کہیں " لکر " (Liquor) کے الفاظ نہیں ہیں - مدراس کے قانون کو مکھی کو مکھی لکھنے کی وجہ سے شائد ایسے الفاظ آگئے ہوں اور ایسا سمجھنے کی گنجائش ہو - کیونکہ (بی) سیندھی سے متعلق ہے - اوریجنل سکشن (۱۳) کا سب کلاز (بی) یہ ہے -

(*b*) on sendhi by a tax on each tree from which sendhi is drawn to be paid in a lumpsum or such instalments and for such period as may be prescribed, or according to its quantity before it is imported, exported or transported.

mode of levying Abkari duty

اسکو واضح کرنے کے لئے سکشن (۱۳) کا اور ایک حصہ ہے ۔

گویا اکسائز ڈیوٹی کس طرح وصول کیجائیگی اسکے متعلق سکشن (۱۳) کے سوا کوئی اور دفعہ قانون میں نہیں ہے۔ اور " ایز مئے بی پرسکرائبڈ" (As may be prescribed) کی بجائے ہم خود اسکو پرسکرائب اسطریقہ سے کرنا چاہتے ہیں ۔ اسوجہ سے امنڈمنٹ آرڈر میں ہے ۔ یہ کسی طرح آبکاری ایکٹ سے ان کنسسٹنٹ (Inconsistent) نہیں ہے۔ میرے دوست نے اسکی ان کنسسٹنسی کے ریزنس (Reasons) نہیں بتائے ہیں۔ محض اون کا کہنا ہی کہنا ہے ۔ جو حق پرسکرائب کرنے کا حکومت لے رہی ہے وہ ہم لینگے ۔ اور اسکو پرسکرائب کرینگے ۔ اس لئے میں عرض کرونگا کہ میری جو امنڈمنٹ ہے وہ قابل پیش رفت ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ امنڈمنٹ آرڈر میں ہے ۔ مارجنل نوٹ کی وجہ سے امنڈمنٹ میں فرق نہیں ہوتا ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ کانسی کونشیل امنڈمنٹ کے طور پر اس مارجنل نوٹ کو بھی بدلنا پڑیگا کیونکہ خود مارجنل نوٹ غلط ہے ۔

Shri L. K. Shroff : The hon. Member has not proposed any amendment to the marginal heading.

Shri K. Venkatrama Rao : That will be at the stage of 3rd reading. That stage has not yet come.

تو میری جو امنڈمنٹ ہے وہ ایک بنیادی اصول کو سامنے لا رہی ہے ۔ گو میری امنڈمنٹ لمبی چوڑی ہے لیکن مجھے کہنا پڑتا ہے کہ گروجی کا سبق گروجی کو سنانا ہوگا ۔ آنریبل منسٹر ,, ٹری ٹو دی ٹیاپر" (Tree to the tapper) کے کیمپین کے سلسلہ گروجی ہوچکے تھے ۔ اور اب گروجی اپنا اپدیشن اور اپنا سبق بھول چکے ہیں ۔ اس لئے کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے کہ اس بھولے ہوئے سبق کو یاد کرایا جائے یا اسکو دھرایا جائے ۔ آبکاری ایکٹ میں خود محاصل وصول کرنیکا طریقہ معین نہیں ہے ۔ اسکے متعلق گشتیات ہیں ۔ اور یہ چیز صرف سررشتہ کے رحم و کرم پر منحصر ہے ۔ اسکے علاوہ تجربہ سے ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ نمبر اندازی کا جو طریقہ ہے وہ آوٹ آف ڈیٹ (Out of date) ہے ۔ وہ کسی طرح سے بھی حکومت کے مالیہ میں اضافہ کرنے کے لئے مدد کا باعث نہیں بن سکتا ۔ سررشتہ آبکاری کے سال حال کے فیگرس دیکھیں اور اسکا مقابلہ سال گزشتہ کی آمدنی سے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آبکاری کی رقم کافی گر گئی ہے ۔ میں عرض کرونگا کہ ضرور لوگوں کی قوت خرید گرتی جارہی ہے اور آبکاری کے خراجات کی رقومات ایک مقولہ کے بموجب پاپ کی طرح بڑھ رہی ہیں ۔ اور نتیجہ کے طور پر اسکا بار کنسومر

(Consumer) پر پڑھ رہا ھے - یہاں تک کہ بعض مقامات پر کسٹمرس (Customers)
کے اسٹرائک کرنے کی نوبت آگئی ھے - وہ کہہ رھے ھیں کہ اس حد تک قیمت گھٹائینگے
تو ھم استعمال کرینگے - چنانچہ نلگنڈہ وغیرہ بعض مقامات پر ایسی صورتیں پیش آئی
ھیں - سیندھی فروخت کرنے والوں اور کلالوں کو نقصان ھورھا ھے - آخر کہاں تک
ھراجات کی رقم بڑھتی ھی رھیگی؟ ایک زمانہ تھا جبکہ آبکاری کی رقم ھزاروں یا لاکھوں تک
محدود تھی - اب یہ رقم کوئی نو کروڑ تک پہنچ گئی ھے - مالگزاری کی جو ٹوٹل آمدنی ھے
اوس سے بھی یہ آبکاری کی رقم بڑھ گئی ھے - آخر اس میں کس حد تک اضافہ ھوتا رھیگا؟
وہ جو کہتے ھیں کہ (Law of diminishing Returns) وہ پرنسپل یہاں
اپلائی ھوتا جارھا ھے - اسکی جیتی جاگتی مثال گزشتہ سال اور پیوستہ سال کی رقومات
دیکھنے سے ملتی ھے - اور ایک چیز یہ بھی ھے کہ ھراجات کے سلسلہ میں جو آمدنی ھونی
چاھئے وہ گھٹ رھی ھے - اسکی وجہ سے اس میں کرائسس پیدا ھورھا ھے اور حکومت کے
مالیہ پر بھی بار پڑرھا ھے - اس کو بچانے کے لئے یہاں ایک طریقہ معین کیا گیا ھے - یہ
طریقہ کوئی نیا طریقہ نہیں ھے - بلکہ اس طریقہ کے بانی مبانی خود منسٹر صاحب ھیں - نمبر
اندازی کے سلسلہ میں محکمہ آبکاری میں جو کرپشن ھے وہ دنیا بھر میں مشہور ھے - اگر
نمبر اندازی کا سسٹم نکال دیا جائے تو کرپشن کی بنیاد جڑ سے نکل جائیگی - نمبر اندازی
کی وجہ سے اصلی فائدہ نہ کلال کو پہنچتا ھے اور نہ سرکار کو یہ رقم وصول ھورھی ھے - سرکار
کو اس وقت آبکاری سے تقریباً ۹ کروڑ کی آمدنی ھورھی ھے - اس کا ایک تہائی حصہ معمولات
کے طور پر کلالوں کی جیب سے خالی ھورھا ھے - لیکن یہ حصہ حکومت کو نہیں پہنچ رھا
ھے - گویا نہ کلالوں کو فائدہ پہنچ رھا ھے اور نہ حکومت کو - اور اس کی بجائے بیچ والوں
کی جیب میں یہ پیسہ جارھا ھے - اسکو روکنے کا طریقہ یہی ھے کہ نمبر اندازی کے سسٹم
کو ختم کیا جائے - اور اس میں سرکار کا مالی نقصان ھونے کی بھی کوئی بات نہیں ھے -
موجودہ جو آمدنی ھے اس کو قائم رکھتے ھوئے لیسنس فی (Licence fee) اور ٹری
ٹیکس (Tree tax) کے ایوریج (Average) پر یعنی ایوریج ٹری ٹیکس انکلوڈنگ
لیسنس فی (Average tree tax including licence fee) پر رقم کا تعین کیا
جانا چاھئے - اور گاؤں کے درختوں کا بھی تعین کیا جانا چاھئے - ھر ضلع اور تعلقے کے
لوگوں کی جانب سے درخواستیں آنے کے بعد اون کو وہ الاٹ (Allot) کئے جانے
چاھئیں - اس لحاظ سے ھر گاؤں میں درخت کا جو ڈسٹریبیوشن ھوتا ھے وہ اون کے حوالہ کیا
جائے - اسکے بعد یہاں یہ بھی رکھا گیا ھے کہ وہ آمدنی ھوتی ھے یا نہیں - اسکے لئے
کم از کم ایک مقدار ھر گاؤں کے لئے درختوں کی معین کیگئی ھے کہ اتنے درخت لئے جائینگے -

اسکے بعد ٹیاپنگ (Tapping) کے سلسلہ میں جو رولس ھیں وہ رہ جاتے
ھیں - ایک اھم چیز یہ ھے کہ ھمارے پاس جو نمبر اندازی کا طریقہ ھے وہ ختم ھوجائے
تو اس پیشہ سے جن لوگوں کا تعلق ھے ان میں ایک قسم کی سرٹینٹی (Certainty)
آجاتی ھے اور مڈل من (Middlemen) بھی الیمنٹ (Eliminate) ھوجاتے ھیں -

آج ہماری آبکاری کی آمدنی گھٹتی جارہی ہے ۔ اس سے ہمیں سبق سیکھنا چاہئے اور آبکاری کے محکمہ کو بدلتے ہوئے حالات کے لحاظ سے آرگنائز (Organise) کرنا چاہئے ۔ اس پر غور نہیں کیا جارہا ہے بلکہ وہی پرانے ڈگر پر پرانے ڈھنگ سے اسکو چلانے کی کوشش کیجارہی ہے ۔ زمانہ ایسا آگیا ہے کہ حکومت کا مالیہ اس سے متاثر ہورہا ہے ۔ جیسا کہ خود منسٹر صاحب نے کہا حالات بدل گئے ہیں اور لوگوں کی نیت میں فرق آرہا ہے ۔ اسلئے میری گزارش ہے کہ اس ترمیم کو قبول کرتے ہوئے نمبر اندازی کے جھنجھٹوں کو ختم کیا جائے اور ایک پرمننٹ طریقہ جو اس ترمیم میں چاہا گیا ہے اختیار کیا جائے ۔ ورنہ اس سے حکومت کے مالیہ کو نقصان پہنچیگا ۔ یہ ایک بنیادی امنڈمنٹ ہے جس پر میرے دیگر آنریبل دوست کافی روشنی ڈالینگے اور خود منسٹر صاحب کو معاملات آبکاری کا تجربہ ہے اور اب بھی وہ اسکے منسٹر ہونے کے باعث مزید تجربہ حاصل کررہے ہیں ۔ اسلئے میں یہ معاملہ انکے غور مکرر کیلئے پیش کرتا ہوں ۔ اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو یہ کہنا پڑیگا کہ جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں ۔ گروجی کا سبق گروجی کو یاد دلاتا ہوں ۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شری ایم ۔ بچیا ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ جو ترمیم آنریبل ممبر شری وینکٹ رام راؤ نے پیش کی ہے میں اسکی تائید کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ ہمارے اکسائز منسٹر صاحب بھی اس سے متفق ہونگے کیونکہ انہوں نے بھی اپنی طرف سے نئی اسکیم کو عمل میں لانے کیلئے اس ہاؤس میں اور ہاؤس کے باہر بھی عوام کو یہ امید دلائی ہے کہ یہ اسکیم تراشنے والوں کیلئے بہت مفید ہوگی ۔ دوسری چیز یہ ہے کہ موجودہ حالات میں آج ہم دیکھتے ہیں کہ بلا نمبر اندازی درختوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جارہی ہے ۔ اگر نئی اسکیم کو عمل میں لایا جائے تو بلا نمبر اندازی درختوں کی تراش کو بڑی حد تک روکا جاسکتا ہے ۔ دفعہ ۷ اور ۴۳ میں جو امنڈمنٹ آنریبل منسٹر آبکاری کی طرف سے لایا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ کنٹراکٹرس جو معاملہ حاصل کرتے ہیں کسی صورت میں رقم نہ دینگے تاوقتیکہ تراشنے والے معاملہ نہ چلائیں ۔ منسٹر صاحب نے پرسوں فرمایا ہے کہ (తాగే వాడే తాడి వన్ను చెల్లిస్తాడు.) اگر یہ حالت ہے تو کنٹراکٹر کو معاملہ دیکر انکے ضمنی مستاجروں کو بندوبات کرنے کی بجائے راست تراشنے والے کو معاملہ کیوں نہیں دیا جاتا تاکہ کنٹراکٹر صاحب اور ملازمین سرکار ملکر خزانہ سرکاری کی رقم کو لوٹنے کی جو کوشش کرتے ہیں اسکا خاتمہ ہو ۔ اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب آبکاری اس ترمیم کو ضرور منظور کرینگے کیونکہ وہ انکا ہی سلوگن (Slo-gan) ہے ۔

شری عبدالرحمن ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ میرے دوست شری وینکٹ رام راؤ صاحب نے بڑی محنت اور بڑی کاوشوں کے ساتھ یہ ترمیم ترتیب دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ معزز منسٹر صاحب کے خیالات کی ترجمانی ہے ۔ میں ایک زمانے سے سنتا تھا کہ ہمارے

معزز منسٹر صاحب کے ایسے خیالات ھیں - بالخصوص پولیس ایکشن سے پہلے اس قسم کے نعرے اور تقاریر باھر کے اخباروں کے ذریعه هم تک پہنچے ھیں - ھمارے لیڈروں کی وہ تقاریر ھمارے کانوں میں گونج رھی ھیں - لیکن ھماری بدبختی ھے کہ جب اپنی حکومت قائم ھوئی تو وہ نعرے نعرے ھوکر رھگئے - عمل کچھ نہوا - توقع ھے کہ رفتہ رفتہ حالات پر قابو پالیا جائیگا اور ان نعروں کی عملی تکمیل کی طرف توجہ دیجائیگی - لیکن اب جیسا کہ اس ترمیم میں خواھش کیگئی ھے وقت واحد میں پورے اسٹیٹ میں یہ اسکیم نافذ کرنے کی ذمہ داری نہیں لیتے توکم ازکم کچھ تعلقوں یا مواضعات ھی میں سہی اس اسکیم پر عمل پیرائی کیجائے - یہ کوئی نئی بات نہیں ھے- ان ھی کے خیالات کی ترجمانی کیگئی ھے - یہ ممکن ھے کہ معزز منسٹر اس سے اختلاف نہ کریں - لیکن پورے اسٹیٹ میں یکلخت اس اسکیم کو نافذ کرنے کی بجائے چند مقامات پر اسکو نافذ کریں تو اسکے نتائج و عواقب منسٹر صاحب کے سامنے بھی آئینگے اور پبلک کو بھی اسکا تجربہ ھوجائیگا - اگرچیکہ یہ اسکیم اس قابل ھے کہ وقت واحد میں پورے اسٹیٹ میں نافذ کی جائے لیکن پھر اگر وہ اپنا تحفظ چاھتے ھیں توکم ازکم ایک تعلقہ میں اسکو نافذ کیا جائے -

*شری گوپال راؤ (پاکھال) - مسٹر اسپیکر سر - جو ترمیم ھاؤس کے سامنے آئی ھے وہ کوئی نئی چیز نہیں ھے- اسکو تو اس جانب سے آنا چاھئے تھا یا خود آنریبل منسٹر صاحب کو لانا چاھئے تھا - جیسی اسکیم تھی ویسی ھی کی گئی ھے- اسمیں کاما (Comma) یا فلسٹاپ (Fullstop) بھی نہیں بدلا گیا ھے - اس ڈرسے کہ شائد منسٹر صاحب اس کو قبول نہ فرمائیں کیونکہ وہ خود منسٹر صاحب کے ھاتھ کی لکھی ھوگی یا انکے سبارڈینیٹس (Subordinates) لکھے ھونگے - بہرحال اسمیں کوئی نئی ترمیم نہیں ھے - اس سے پہلے بھی جنرل ڈسکشن کے سلسلہ میں میں نے عرض کیا تھا کہ ٹری ٹو دی ٹیاپر کا جو نعرہ بلند کیا گیا تھا اسکو عمل میں لایا جائے - اسمیں کوئی خرابی تونہیں ھے کہ اس پر عمل نہ ھو - پرسوں آنریبل منسٹر صاحب فرمارھے تھے کہ لوگ بدنیت ھوگئے اور بے ایمان ھوگئے ھیں- کیا ھوگئے ھیں اور کدھر ھوگئے ھیں ان تمام باتوں کو دور کرنے کیلئے اس اسکیم کو نافذ کیا جاسکتا ھے - اگر اسمیں کوئی نقص موجود ھوتو اس کو دور کرنے کیلئے گورنمنٹ موجود ھے- ھاؤس میں اسٹدمنٹ پیش کیا جاسکتا ھے - اور وہ خرابی دور کیجاسکتی ھے - دفعہ ۲ میں یہ بتلایا گیا ھے کہ پورے اسٹیٹ میں سٹیز اینڈ ٹاؤنس (Cities and towns) کو مستثنیٰ کر کے جہاں ممکن ھو وھاں اسکو عمل میں لایا جاسکتا ھے - آنریبل منسٹر صاحب مدراس سسٹم پر جو اسکیم نافذ کررھے ھیں اسکو اس سے کسی قسم کا دھکہ پہنچنے والا بھی نہیں ھے اور نہ ٹری ٹو دی ٹیاپر کے سلسلہ میں کوئی رکاوٹ ھوسکتی ھے - اسلئے اسپر عمل کیا جاسکتا ھے - اگر اس اسکیم سے کسی قسم کی خرابی پیدا ھوتو ھاؤس سال میں دو مرتبہ کسی طرح بیٹھتا ھی ھے ترمیم لا کر اسکو ایک ھی " ورڈ " میں ختم کیا جاسکتا ھے- اسلئے میں آنریبل منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرونگا کہ وہ اسکو مان لیں -

میرے دوست کے امنڈمنٹ پر میرا یہ چھوٹا سا امنڈمنٹ ہے کہ (Previous approval of the Govt.) کی بجائے (Previous approval of the Minister سبٹیٹوٹ کیا جائے - یہ ممکن ہے - اسلئے میں ہاؤس کے آنریبل ممبرس سے اور منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ بلا کسی بحث اور ہاؤس کا وقت خراب کئے اس ترمیم کو قبول کرلیا جائے- آنریبل منسٹر کے اخباری بیانات اور پریس نوٹ وغیرہ سے اسکی کافی وضاحت ہوچکی ہے اور خود آنریبل منسٹر مجھ سے زیادہ اس بارے میں کہہ سکتے ہیں- اس لئے اسکو قبول کیا جائے -

* شری جگناتھ راؤ چنڈرکی (یادگیر- عام) - مسٹر اسپیکر سر - اس خواهش کے تحت کہ اسکیم کو عمل میں لایا جائے جو امنڈمنٹ دیا گیا ہے اسکو دیکھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل منسٹر کے ان خیالات کو جو انہوں نے بعض مقامات کا دورہ کرکے اسکیم کے متعلق ظاہر فرمائے تھے ان سب کو آنریبل ممبر نے جہاں تک ممکن ہوسکے اپنے امنڈمنٹ میں لانے کی کوشش کی ہے - جب ہم ایک دفعہ وضع کرتے ہیں تو اسکی ایک خاص ٹیکنیل لنگویج (Technical language) ہوتی ہے اور کچھ خاص اغراض کیلئے یہ دفعہ مدون کیا جاتا ہے - اس دفعہ کو پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی چیزیں اس دفعہ سے متعلق نہیں بتلائی گئی ہیں جنہیں نہ ترمیم کہا جاسکتا ہے نہ رُولس اور نہ کوئی قاعدہ - البتہ منشاء ہوسکتا ہے - لیکن منشاء کبھی اسطرح نہیں آسکتا - میں اسکو پڑھتا ہوں -

"The minimum number of trees which must be accepted by the tappers shall be fixed. This number shall be 25% less than the number of trees allotted in 1356 (1946-47) Fasli."

اسکے ساتھ ساتھ........

"This guarantee by the tappers is necessary, lest the Government should suffer in excise revenue, for want of sufficient number of trees being tapped."

جہاں ہم ایک دفعہ وضع کررہے ہیں اس دفعہ کے تحت ایسی چیزیں جو ترمیم کے ساتھ ایڈ (Add) کرنا ہو اسکی ضرورت نہیں ہوتی - اس دفعہ کے لحاظ سے اسکی ضرورت نہیں ہے - یہ منشاء ہوسکتا ہے کہ گورنمنٹ کو نقصان ہوتا ہے - مگر منشاء قانون نہیں نہیں لاسکتے - کلاز (ہ) میں محصول حاصل کرنے کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اور جس کی ترمیم کی جارہی ہے اسکے تحت نمبر (ہ) یہ ہیکہ

Shops will be established in suitable places near the village basthies.

شاپس کے سلسلے میں سیندھی پر کیسے ٹیکس عائد کیا جائیگا - اس طریقہ کے متعلق چونکہ یہ دفعہ ہے اسکے سمبندھ میں یہ ترمیم آئی ہے - اس سلسلہ میں یہ نمبر کلاز (ہ) [illegible]

کیا گیا ھے سیندھی کی دوکانات ایسی جگہ پر ھونی چاھئیں جو ولیج کے قریب ھو یا دور ھو اس قسم کے امنڈمنٹس اس میں پیدا نہیں ھوسکتے - جیسا کہ میں نے ابتداً میں کہا تھا- معاملہ حاصل کرنے کے سلسلے میں جو نقائص ھیں اس سلسلے میں آنریبل منسٹر آبکاری نے جو تقریر کی ھے یا جن نقائص کا اظہار کیا ھے انکو ایک امنڈمنٹ کی شکل میں یہاں لانے کی کوشش کیجارھی ھے - ھم واضعان قانون کو مشکل ھوجائیگی کہ کس حد تک جوترمیم اس دفعہ کے تحت لینا چاھتے ھیں وہ موزوں ھوسکتی ھے - چنانچہ تمثیل کے طور پر ان دو چیزوں کو یہاں ظاھر کیا -

دوسری چیز آنریبل ممبر جو اس امنڈمنٹ کے موور ھیں ان سے اپیل کرنا ھے کہ ھم اس دفعہ کو بہت لمبا چوڑا کررھے ھیں میں نہیں سمجھتا اور اس کے تحت امنڈمنٹ میں یہ چیز بیان کیگئی ھے کہ جو چیزیں رولس میں آسکتی ھیں ان کی صراحت ھوسکتی ھے - کس طریقہ سے کیجائے کس طریقہ سے نہ کیجائے کتنے جھاڑ نہیں دئے جائینگے، اس کی صراحت رولس میں ھوسکتی ھے - اسکے لئے کافی گنجائش ھے

"as may be prescribed by the Government."

س قسم کا جو جملہ اس بل میں جو منسٹر صاحب لائے ھیں موجود ھے اسمیں خود اسکی گنجائش ھے - اسکے علاوہ ایک چیز میں اسمیں ظاھر کردینا چاھتا ھوں کہ یہاں آنریبل منسٹر کی جانب سے جوبل آیا ھے وہ اس کا جو منشاً ھے اور جو "ٹری ٹو دی ٹیاپر" کا منشاً ھے اسکے ساتھ موجودہ سسٹم کو بھی انہوں نے برقرار رکھا ھے- موجودہ سسٹم کو انہوں نے نکال کر اس کا امنڈمنٹ یہ چاھتے ھیں کہ موجودہ سسٹم پورے طور پر نکالدیا جائے اور اس ایک اسکیم میں لیا جائے - موجودہ سسٹم میں اسکے اسپیسفک الفاظ پڑھتا ھوں-

"On sendhi by a tax on each tree from which sendhi is drawn to be paid in lumpsum or in such instalments and for such period or according to its quantity before it is imported, exported or transported"

ایسی چیزیں ھیں - اس لحاظ سے صرف " ٹری ٹودی ٹیاپر " کی اسکیم میں کیا نقائص ھیں اسکو کس طریقہ سے حل کیا جانا چاھئے اس میں کیا کیا ترمیات ھوسکتی ھیں اسکے منشاً کو اچھے طور پر حاصل کرنے کیلئے اسکے منشاً کو زیادہ سے زیادہ رعایا اور وہ ٹیاپرس کے حق میں سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے کس قسم کے رولس ھونے چاھئیں اس کے رولس بنانے کیلئے حکومت اپنے پاس پاور لی ھے - وہ رولس تیار ھوجائینگے - اگر آنریبل منسٹر کی یہ خواھش ھو اور وہ اسکو مصلحت عامہ کے خلاف نہ سمجھتے ھوں تو وہ رولس ھاؤس کے سامنے آسکتے ھیں- ممبرس ان پر کرٹسزم کرسکتے ھیں - دفعہ (۱۳) ضمن (ب) میں یہ ھے کہ " سیندھی پر درختوں کی مقدار کے لحاظ سے درآمد برآمد یا نقل

و ارسال سے پہلے ،، ٹری پر ٹیکزیشن ہوگا ۔ ادھر کے آنریبل ممبر یا منسٹر کوئی بھی یہ نہیں چاہتے کہ کوئی نقصان ہو ۔ جیسا کہ یہ ظاہر کیا گیا ہے سنہ ۱۳۵۵ ف، ۱۳۵۶ ف، ۱۳۵۷ ف میں رقم آئی اسکے لحاظ سے اسکو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم ٹیکس عائد کرنا چاہتے ہیں ۔ ضرور اس امر کی کوشش ہوگی اور ہمیں بھی اسکا احساس ہے کہ حکومت کے بجٹ کا جو نصف حصہ آبکاری کی آمدنی سے ہے کوئی یہ نہیں چاہتا کہ اس آمدنی میں کوئی کمی ہو ۔ اور حکومت کو کاروبار چلانے میں رخنہ پڑے ۔ جہاں تک میرا خیال ہے اور جس طریقہ سے میں سمجھا ہوں آنریبل منسٹر اس چیز سے بخوبی واقف ہیں اور اس ذمہ داری سے بخوبی واقف ہیں کہ حکومت کی آمدنی میں کسی قسم کی کمی نہونی چاہئے زیادہ تر ٹیاپرس کو بھی سہولت دیجائے ۔ حکومت پیچیدہ طریقہ کو نکالکر راست طور پر حاصل کرنے کا جو طریقہ لایا ہے وہ تجربہ کے طور پر ہے ۔

لہذا میں یہ کہونگا کہ اسکے تحت رولس بنینگے ۔ دوسری چیزیں ۔ موور آف دی امنڈمنٹ نے اپنے منشاء کو ظاہر کرنے کیلئے کہی ہیں ۔ وہ کلاسس میں آسکتی ہیں ۔ میں کہونگا کہ آنریبل موور آف دی امنڈمنٹ اپنے امنڈمنٹ پرپوس نہ کریں ۔ جو سجیشنس آئینگے ان پر ضرور غور کیا جائیگا ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ اسپیکر سر ۔ میں موجودہ قانون کا دفعہ ۱۳ ۔ پڑھتا ہوں ۔ اس میں یہ ہے کہ ،، سیندھی پر درختوں کے لحاظ سے درآمد برآمد یا نقل و ارسال سے پہلے ،، سیندھی کے درختوں کے جو معنی لئے جاتے ہیں وہ ظاہر ہے ۔ میں اس سلسلے میں ترمیمات کی نسبت بھی مباحث غور سے سن رہا تھا ۔ آپ کی شکایت ہی کو ہلکا کرنے کے لئے یہ ترمیم قانون میں لائی گئی ہے ضمن (ب) ایسا ہے کہ

،، (ب) سیندھی پر ہر ایسے درخت کے لحاظ سے جس سے سیندھی نکالی جائے یکمشت یا ایسی قسطوں میں اور ایسی مدت کی بابت جو مقررہ ہو یا اسکی مقدار کے لحاظ سے اسکے درآمد کرنے یا برآمد کرنے یا نقل و ارسال سے پہلے ،،

یکمشت لیا جائے یا اقساط میں لیا جائے اس کا اس میں اختیار دیا گیا ہے ۔ میں اس سلسلے میں آنریبل ممبرس کے مباحث سن رہا تھا ۔ معاملہ کرنے والوں کو یہ شکایت رہتی ہے کہ ہم کو رقم پہلے داخل کرنی پڑتی ہے ۔ آپ ماہوار لیجئے یا سہ ماہی قسط لیجئے یا نصف پہلے اور نصف ختم معاملہ پر یا چھ مہینے کے بعد لیجئے ۔ تراشنے والوں کو سہولت دینے کے لئے اور خصوصاً ٹری ٹو دی ٹیاپر (Tree to the tapper) کی اسکیم کے پیش نظر تراشنے والوں کو سہولت دینے کے لئے یہ دفعہ رکھا گیا ہے ۔ آپ ترمیم میں اس قسم کی چیز لائے ہیں کہ درختوں پر رقم مقرر کردیجائے ۔ اس وقت فی درخت سیندھی ساڑھے سات روپیے اور فی درخت تاڑ نو روپیے ہے ۔ لیکن ٹری ٹو دی ٹیاپر کے الفاظ سے ایک درخت کے ۵۰ ۔ ۶۰ بلکہ ۱۰۰ روپیے ہوجاتے ہیں ۔ اب بیٹھک کی رقم علحدہ لیتے ہیں ۔ وروہ رقم ماہانہ لیتے ہیں ۔ درختوں کی رقم یکمشت لیتے ہیں ۔ لیکن وہ حقیقت ہوتی ہے

باوجودیکه ٹری ٹو دی ٹیاپر اسکیم میں موجودہ رقم سے ہم کم رقم پر دیتے ہیں تب بھی فی درخت کی قیمت ۵۰ سے ۱۰۰ روپیہ تک ہوجاتی ہے ۔ اب ساڑھے سات روپیے فی درخت دینے میں دقت محسوس کیجاتی ہے تو ۵۰ تا ۱۰۰ روپیے دینے میں اور بھی دقت ہوسکتی ہے ۔ اوراس دقت کو رفع کرنے کیلئے ہم نے یہ ترمیم پیش کی ہے ۔ اسکی وجہ سے جو پیسے والے ہیں اور یکمشت دے سکتے ہیں ان سے یکمشت لیا جائے ۔ اگر کوئی غریب ہیں تو انکے ساتھ رعایت کر کے اقساط مقرر کر کے رقم وصول کی جاسکتی ہے ۔ یہ اختیار عہدہ دار کو رہتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے ۔ امنڈمنٹ پیش کرنے والے صاحب سے امید ہے کہ وہ اپنی ترمیم سے دستبردار ہوجائینگے ۔

میں نے جب اس ترمیم کو دیکھا تو مجھے تعجب ہوا ۔ جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے اس پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے ۔ آبکاری کے انتظامات کے سلسلے میں جو ضوابط و قوانین پہلے سے نافذ ہیں اور جو تجربات ہوئے ہیں انکے پیش نظر میں نے یہ دفعہ رکھا ہے ۔ اب جو ترمیم لائی گئی ہے وہ ۵ قسم کے قوانین کا مجموعہ ہے ۔ یہ اتنا طویل ضابطہ پیش کیا گیا ہے کہ یہ قانون سازی کے اصول کے خلاف ہے ۔ یہ چیزیں قواعد میں آسکتی ہیں ۔ اس قانون میں نہیں آسکتیں ۔ دوسری چیز یہ کہ ہم نے " ٹری ٹو دی ٹیاپر " کی اسکیم کو بھی نافذ العمل رکھا ہے ۔ اسکو معطل نہیں کیا ہے ۔ دونوں اپنی اپنی جگہ پر ہیں ۔ جہاں اس اسکیم سے معاملہ کا انتظام ہورہا ہے وہاں یہ احکام نافذ رہینگے اور جہاں اس اسکیم سے معاملہ کا انتظام نہیں ہورہا ہے اور موجودہ سسٹم کے تحت انتظام ہورہا ہے تو موجودہ قانون متعلق ہوگا اسلئے جب تک دو قسم کے انتظامات ختم ہوکر ایک قسم کا انتظام قائم نہ ہوجائے اوس وقت تک قانون اور قواعد دونوں نافذ رہینگے ۔ اگر اس میں سے کسی کو معطل کردیں تو دونوں سسٹم چلانا مشکل ہوجائیگا ۔ اسلئے میں کہونگا کہ ٹری ٹو دی ٹیاپر کے قواعد کو اسمیں شریک کرنے سے فائدہ نہیں ہوگا ۔ یہ کہا گیا ہے کہ تعہد کے زمانے میں جیسا عمل ہوتا تھا ویسا ھی رکھا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسا کیا جائے تو پچاس سال پیچھے ہم چلے جائینگے ۔ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ نیا سسٹم نافذ کرو اور دوسری طرف ترمیات لاتے ہیں تو ایک فرسودہ سسٹم کو نافذ کرنے کیلئے لاتے ہیں ۔ اگر موجودہ مسودہ قانون اور گزشتہ قانون اورترمیم کا مقابلہ کر کے آپ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ آپ جو ترمیم لارہے ہیں وہ زمانہ حال کے لحاظ سے موزوں و مناسب نہیں ہے بلکہ ایک فرسودہ ترمیم ہے ۔ ترمیات میں ایسی چیزیں ھیں جو اس وقت ناقابل عمل ہیں ۔ سنہ ۱۹۴۶ع اور ایسے ھی زمانے کے دو چار سنین کا حوالہ دیکر کہا گیا ہے کہ اون سنین میں جو درخت تراشے گئے ہیں آئندہ کیلئے بھی اوسی تعداد کو معین کر کے اتنی ھی مقدار میں دیا جائے ۔ میں کہونگا کہ درخت مر بھی جاتے ہیں اور پیدا بھی ہوتے ہیں اگر وہاں کے درخت مر گئے ہیں تو ہم درخت کہاں سے لائینگے ؟ سنہ ۴۶ تا ۴۹ع کے فیگرس کے لحاظ سے کیسے دئے جاسکتے ہیں ؟

شری کے - وینکٹ رام راؤ - یہ سال تو آپکا دیا ہوا ہے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - میں نے ٹری ٹو دی ٹیاپر کیلئے ان سنین کا حوالہ دیا تھا درختوں کے تعین کیلئے نہیں - درختوں کا تعین تو ہر سال ہوتا ہے - جن سالوں میں نارمل کنڈیشن (Normal condition) رہا ہے ہم نے اون سنین کا حوالہ دیا ہے تاکہ سیندھی پینے میں اضافہ نہ ہو - اس چیز کو ملحوظ رکھا گیا ہے - جو حوالہ سنہ ۵۲-۵۳ کیلئے دیا گیا ہے وہی حوالہ سنہ ۵۳-۵۴ کیلئے کام نہیں آسکتا - اس درشٹی سے ہمیں جانچنا پڑتا ہے کہ پینے کی مقدار نہ بڑھنے پائے اور ہراجات میں جو رقم وصول ہوتی ہے وہ بھی کم نہ ہونے پائے اور گتہ داروں کو جس رقم پر معاملہ ملتا ہے ارزاں ہو اور چل سکے - آپ نے ایسی چیزوں کو شامل کردیا ہے جو قابل عمل نہیں ہیں - کسی مقام پر درخت بڑھ سکتے ہیں - ہر سال نصف درخت تراش کیلئے دینگے تو نصف بلاتراش کے آئندہ سال کیلئے محفوظ رکھے جائینگے یہ تمام چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں - ان تمام باتوں کے لحاظ سے میں نہیں سمجھتا کہ ترمیم کی ضرورت ہے - عجیب پراگندہ خیالی کا مظاہرہ اس میں کیا گیا ہے - اس سے نہ معاملہ لینے والوں کو سہولت ہوگی اور نہ انتظامات میں سہولت ہوگی - ان تمام چیزوں کا لحاظ کئے بغیر محض اس تصور کے تحت کہ کچھ نہ کچھ ترمیم لانا ضروری سمجھکر شاید یہ ترمیم لائی گئی ہے - انتظام میں سہولت پیدا کرنا مقصود نہیں ہے - اسلئے میں آنریبل ممبر سے اپیل کرونگا کہ وہ اپنی ترمیم کو واپس لیں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا شری کے - وینکٹ رام راؤ چاہتے ہیں کہ انکے امنڈمنٹ کو ووٹ پر رکھا جائے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - ہاں -

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That for clause (b) of section 13 of the Act proposed to be substituted by clause 13 of the Bill, the following be substituted, namely,—

'Notwithstanding anything contained in this Act, on sendhi by a tax on each tree from which sendhi is drawn to be paid in lumpsum or in such instalments and for such period or according to its quantity before it is imported, exported or transported as given below :

1. There shall be no auction of the right of vend, but the price shall be fixed for each tree given for tapping and allotted to a particular shop. This price shall include the licence fee and the tree tax. For the purpose of arriving at the price, the average total Government income from each village or shop

shall be worked out on the basis of the incomes of the years 1356 (1946-47), 1357 (1947-48) and 1360 (1950-51) Fasli. The years 1358 (1948-49) and 1359 (1949-50) Fasli were abnormal and so the incomes of these years shall not be considered for this purpose.

2. The minimum number of trees which must be accepted by the tappers shall be fixed. This number shall be 25% less than the number of trees allotted in 1356 (1946-47) Fasli. This guarantee by the tappers is necessary, lest the Government should suffer in excise revenue, for want of sufficient number of trees being tapped. The maximum number of trees which may be tapped in any village or for any shop shall be that allotted in 1356 (1946-47) Fasli.

3. The Excise Department shall determine and allot trees for each village and the tappers shall submit applications for trees which they would like to tap. The Excise Superintendent shall sanction these applications keeping in view the total number of trees available for the purpose. The applicants will distribute the trees among themselves by mutual consent and in cases of disagreement over the distribution of trees the Excise Superintendent or some officer subordinate to him not below the rank of a Sub-Inspector will be authorised to distribute the trees.

4. The full price of the trees which are sought to be tapped by the tappers shall have to be paid in the Government Treasury by the applicants before the application is submitted, as is the practice at present. After the application is sanctioned, the tapping licence and the transport permit will be issued. The applicants will not be required to submit as at present solvency certificates or to make any cash deposits with regard to the trees which they wish to tap. In exceptional circumstances, however, the Excise Commissioner is empowered to collect one half of the price of the trees in advance or fix the instalments for the payment of Government dues on the production of acceptable and reliable security. Prior approval of the Minister for Excise will be essential to this course of action.

All those persons who obtain trees shall give a written agreement guaranteeing that the full minimum number of trees,

and that even if they fail to tap the minimum number of trees they will pay the Government dues for the minimum number.

5. Shops will be established in suitable places near the village basthies. Tappers will be permitted to sell sendhi in selected sites in the topes as well, but such sales shall be permissible from sunrise to an hour before sunset. Tappers will have the option to sell sendhi either at the shop or at the site, but not elsewhere.

6. Excise Inspectors shall set up a committee in each village in consultation with the tappers and with the approval of the Excise Superintendent. These committees shall have 3 members, one of whom shall be the President. The functions of the committees shall be :

(*i*) When a permit has been secured by any person for felling any toddy or sendhi trees, to decide on the actual trees which may be cut down and where the permit is for useful trees to decide which tree will be cut.

(*ii*) If a person secures a permit for cutting of leaves to earmark the trees whose leaves may be cut.

(*iii*) To see that un-numbered trees are not tapped.

(*iv*) To supervise tapping as prescribed in the Excise Rules.

(*v*) To assist the officers in Excise matters and to furnish information regarding excise offences to the concerned officers.

7. The new system shall not apply to the towns and cities as arrangements can be made only in those places where trees are available locally in large quantities and large quantities of sendhi are not required to be transported over long distances. For such places, the existing system will continue.

8. The existing orders will continue to be in force even after the new system is introduced except in so far as they operate against the basic principles of the new scheme."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clause 13 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 13 was added to the Bill.

Clause 14

Mr. Deputy Speaker: Let us proceed to clause 14.

Shri K.L. Narsimha Rao: Sir, I beg to move.

"For section 13-A proposed to be inserted by clause 14 of the Bill substitute the following, namely--

"When sendhi-yielding abkari trees are tapped without licence, the tax due shall be recoverable from the lessee'

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved :

"For section 13-A proposed to be inserted by clause 14 of the Bill substitute the following, namely--

"When sendhi-yielding abkari trees are tapped without licence, the tax due shall be recoverable from the lessee'

Shri Ramrao Gyanoba: Sir, I beg to move.

"At the end of sub-section (2) of section 13-B proposed to be inserted by clause 14 of the Bill, add the following proviso, namely—

'Provided that if the owner or/and any other person having interest in the land may get the deposit credited to the revenue assessment due on the said land, and if in this respect a share of a tenant on the land is so credited, he shall be entitled to deduct the sum so credited from the rent payable by him to the owner of the land'.

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

"At the end of sub-section (2) of section 13-B proposed to be inserted by clause 14 of the Bill, add the following proviso, namely—

'Provided that if the owner or/and any other person having interest in the land may get the deposit credited to the revenue assessment due on the said land, and if in this respect a share of a tenant on the land is so credited, he shall be entitled to deduct the sum so credited from the rent payable by him to the owner of the land."

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు :

స్పీకర్ సర్,

నేను యీ ౧౮ వ సెక్షనుకు సవరణ తీసుకువచ్చాను. అది ఏమిటంటే, "ఏవైతే నెంబరు లేకుండా గీయబడినచెట్లు వున్నాయో, వాటివల్ల ప్రభుత్వానికి నష్టము సంభవిస్తే, అక్కడ ఉండే కంట్రాక్టరే గాక, ఆ చెట్లు గీసినవాడు, కంట్రాక్టరు ఇద్దరూ ఉండగా, ఆ చెట్లు ఏ భూమిలో ఉన్నవో, ఆ భూమి పట్టాదారు నుంచిగాని, లేక ఆ భూమి ఆక్రమితుడుగా నున్న కౌలుదారు నుంచిగాని, వసూలుచేసే హక్కు గవర్నమెంటుకు ఉన్నది" అని ఉన్నదానికి బదులు ఆ డబ్బును కంట్రాక్టరునుంచి మాత్రమే వసూలుచేయాలనే నా సవరణను ప్రవేశపెట్టాను. నా సవరణను అంగీకరించని యెడల, చట్టానికి విరుద్ధంగా ప్రవర్తించేది ఒకరు ఆ నష్టాన్ని అనుభ వించేది ఇంకొకరు అవుతారు. ఇదొకటి గత సెక్షను చూచినట్లయితే, ముస్తాజరు పన్ను ఎగబెడతాడు. వసూలుచేసేది దుకాణదారు వద్దనుంచి. ఇప్పుడు ముస్తాజరు స్థానిక అధికారుల పొత్తు కలుపుకొని నెంబర్లు లేని చెట్లను గీయడం, తద్వారా లాభాలు సంపాదించడం జరుగుతుంది, కాని ఆ డబ్బును రైతులనుంచి వసూలుచేయటానికి వీలుగా యీ క్లాజునుతయారుచేశారు. జనరల్ డిస్కషన్ జరుగుతున్న సందర్భములో ఇది చాలా అన్యాయముగా ఉన్నదని అన్నందుకు మంత్రిగారు చాలా నొచ్చుకొన్నారు. వారు రచించిన యీ సెక్షను సరియైనదని చెప్పడానికి ప్రయత్నిస్తూ, అందుకు కొన్ని సాక్ష్యాలు చూపడానికి ప్రయత్నించారు. ఈ విధంగా తప్పుడుగా నెంబర్లులేని చెట్లను గీయడం అనేది దేశంలో ఉన్నది. కాదని ఎవరూ అనడంలేదు. నెంబర్లు లేని చెట్లను గీయడానికి కారణం ఏమిటి? అనేదిమంత్రిగారు గ్రహించడానికి బదులు, ఆ విధంగా తప్పుడుగా గీయటమును దూరం చేయడానికి బదులు, కొందరు స్వార్థంతో వ్యవహరించ డమువలన కానీండి, ప్రభుత్వము అవలంబిస్తున్న ప్రజా వ్యతిరేక పాలసీ(Policy)వలన కానీండి, ప్రభుత్వానికి ఏర్పడుతున్న నష్టమును పూడ్చడానికి, దొంగతనంగా నెంబర్లులేని చెట్లను గీస్తున్నారని ఆ బాధ్యతను రైతాంగం మీద మోపుతున్నారు. నెంబర్లులేని చెట్లను గీయడం జరుగుతుండటంచేత, ప్రభుత్వము అవలంబిస్తున్న పాలసీవల్ల దేశానికి నష్టం వస్తోంది. దేశంతోబాటు ఆ దేశానికి ప్రాతినిధ్యము వహించే ప్రభుత్వానికి డబ్బు నష్టము అవుతోంది. ప్రభుత్వం తనపాలసీని సరిగా మార్చుకొనక పోతె ఆ పాలసీ నిలవదు. కొందరు సహృదయులు సరియైన పద్ధతులు, స్కీములు ఇవ్వడానికి ప్రయత్నిస్తున్నా, దాన్ని తప్పుడు నిర్వచనం ఇస్తున్నారు. వరంగల్ నుంచి "గోడ పత్రిక" అనే పత్రిక వెలువడుతోంది. ఆ పత్రికను వారు సరిగా అర్థముచేసుకొని చదివారో, లేదో గాని, "ఈ విధంగా తప్పుడు చెట్లను ఇదివరకూ గీసారు; ఇప్పుడూ గీస్తున్నారు; ఎప్పుడూ గీస్తు న్నారు." అని ఆ పత్రికలో ఉందని దానికి తప్పుడు నిర్వచనం చెబుతున్నారు. మంత్రిగారికి పాపం, వెనుకటి రాజభాష ఉరుదే గనుక, వారి కోర్టు వ్యవహారములన్నీ ఉరుదులోనే ఉండటం చేత వారికి ఉరుదు బాగుగా వచ్చును. అప్పుడు ఉరుదు అవసరం గనుక తెలుగు చదువవలసిన అవసరంలేదని కాబోలు, తెలుగు బాగుగా నేర్చుకోలేదు. అందువల్ల ఈ పత్రికను వారు చదవలేదనుకొంటాను. ఈ పత్రికలో ఏమి ఉన్నదో, చదివి వినిపిస్తాను.

"నెంబరు లేని చెట్లు పారిశ్రామికులు గీయుచున్నారని వారనుటలో నూతనత్వమేమియులేదు. ఈనాటి విధానము మద్రాసురాష్ట్రము ప్రవేశపెట్టిన ప్రారంభమునుండీ అబ్కారీ ఉద్యోగులను మంచిచేసుకొని బాహాటముగా నెంబర్లులేని చెట్లను పారిశ్రామికుడు గీయుచునేయున్నాడు. తిండికి చాలక, చేసిన కష్టములకు ప్రతిఫలము కానరాక, ధనవంతుల పోటీలలో తమ గ్రాసముల ధర పెరగుటచేత, యితర వృత్తులలో ప్రవేశములేనందున నష్టము వచ్చినను విధిలేక పారిశ్రామికుడు సర్కారు రకములకొరకై తమ హక్కులను మాడ్చుకొని దొంగ చెట్లనుగీసి సంపాదించి ప్రభుత్వమునకు, పన్నుకట్టుచున్నాడు. ఈ నగ్న సత్యము అబ్కారీ అమాత్యులకు తెలియనిదికాదు. ఇదీ అందరెరిగిన రహస్యమే. ఇన్నివేల ప్రజలచే దొంగ చెట్లు గీయబడుచున్నవని వాటిని ప్రభుత్వము పట్టుకున్నదని చెప్పుటకన్న ఇంత భారీయెత్తున యీ దొంగతనములేల జరుగుచున్నవి. ఈ అపకీర్తికరమైన లోపములకు కారణమేమిటేయని యరయవలసియున్నది. దానికొక్కటే సమాధానము. వీలైనన్ని తక్కువచెట్లను గీసి వీలైనంత యెక్కువ మొత్తములను రాబట్టవలెనన్న ప్రభుత్వ విధానమే. ఈవిధానంవల్లనే లంచగొండితనము అవినీతి...

శ్రీ యస్. యల్. శాస్త్రి(బోధన్) :— పేపరు చదవడమువల్ల టైం వేస్టు అవుతుంది.

شری ایس - ایل - شاستری- اگر آپ پورا اخبار پڑھینگےتو هاؤز کا ٹائم ویسٹ (Waste) هوگا -

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ - اگر آپ انٹرپٹ (Interrupt) نه کرتے تو میں ختم کردیا تھا -

شری ایس - ایل - شاستری- آپ پورا اخبار پڑھ رہے هیں -

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ- جب یه کہا جارها هےکه اخبار کا لہجه هی ایسا هے - یه پیپر حکومت کو بدنام کرنا چاهتا هے - اسلئے میں پڑھ کر سنا رها هوں -

شری ایس - ایل - شاستری- لیکن پورا پیپر پڑھنے سےهاؤز کا ٹائم ویسٹ هوگا -

" .. ఈ విధానంవల్లనే కల్లు సంకరితము చేయబడి, అనారోగ్యకరమైన కల్లు, ప్రాణాపాయకరమైన కల్లు ప్రజలకు లభించుచున్నది. కాబట్టి, చెట్లపై కంట్రోలు తీసివేసి గౌరవ మంత్రిగారు సూచించిన గీసేవానికి చెట్టు అన్న నూతన స్కీమును ప్రవేశపెట్టుట సమంజసమని తోచుచున్నది. ఈ స్కీము అమలైనచో ౧౧–౪–౦ లకు బదులు ఏ ౩౦, ౪౦ రూపాయిలో యివ్వవలసి యుండ వచ్చునన్న భయముకూడ గలదు. అందుచే చెట్లు పారకున్నచో పురుగులు తిని పాడైనచో మాల్గుజారీ రకము తలఖ్‌మాలు యిచ్చే విధమున చెట్లధర వాపసు చేయబడునన్న హామీ లేనందునను, పారిశ్రామికుడు ముందంజ వేయుటము లేదు."

వాస్తవానికి ఈ పత్రిక ఏమి కోరుతున్నది? దానిని వారు ఎట్లా అర్థము చేసుకొన్నారు? ఆ పత్రికలో వ్రాసిన దాంట్లో ఎంత అవసరం వున్నది?—మన మంత్రిగారికి ఆ పత్రిక ఏమి సలహా

ఇచ్చిందీ, ఆఖరులో వున్నది ఆపత్రిక ఏమిసలహా యిచ్చింది, మంత్రిగారు ఏ విధంగా అర్థము చేసుకోడానికి ప్రయత్నించారో చూపిస్తాను.

"ప్రభుత్వమువారు వెంటనే ఈ స్కీమును గురించి ప్రకటనలద్వారా ప్రజలకు తెలియ పరచుట చాల అవసరం. ఈ స్కీమును జయప్రదమొనరించుటకు మేము పైన పేర్కొనిన పారిశ్రామికుని శంకలను వెంటనే దూర మొనరించి, ప్రజా సంస్థల సహాయమున ఈ స్కీమును వరంగల్ మున్నగు తాలూకాలకు ప్రవేశ పెట్టవలయునని మేము కోరుచున్నాము. ఈ నాడు అబ్కారీ హుక్రాజులు ఉద్యోగుల ఒత్తిడి మూలముననే సాఫీగా సాగుటకనుకూల పడుచున్నది. కావున పారిశ్రామికులకు చక్కగా తెలిపి వారి కష్టములను దూరమొనరించుటకీ స్కీమున్నదన్న నమ్మకము కలుగజేసిననేగాని ఈ స్కీము విజయవంతముకాదు—"

అని పత్రికలో ఉన్నది. "మీవాళ్ళంతా తప్పుడుగా చెట్లు గీసారు; రేపూ గీస్తారు; వారు అదే విధంగా తప్పుడుగా నెంబర్లులేని చెట్లను గీస్తే మరి, ఎటువంటి కానూను తీసుకురావాలి?, ఇటువంటి కానూను తీసుకురాకపోతే ఎటువంటి కానూను తేవాలయ్యా?" అని మంత్రిగా రంటున్నారు. నేను ఆ పత్రిక ఎడిటరుగారిని ఇల్లా రాశావేమిటయ్యా, అని అంటే వాళ్ళు అట్లా అర్థము చేసుకున్నారని అన్నారు. వారు అర్థము చేసుకోవడంలో ఉన్నదని అన్నారు. ఇప్పుడు నేను ముఖ్యముగా చెప్పేదేమంటే,—మీరు ఈ ప్రజావ్యతిరేకమైన సెక్షను తెచ్చి, దానిని సమర్థించ డానికి ప్రజలను తప్పుడుగా అర్థము చేసుకొని, తమకు అనుకూలంగా వాదించడానికి ప్రయత్నిస్తూ, ఈ ప్రజావ్యతిరేకమైన బిల్లును తయారుచేసేదానికన్నా, రైతాంగం ఇప్పటికే, మోయవలసిన బరువు ఎంతో వుంది, అని ఆలోచించి ఇంకా వారిపైన బరువు మోపకుండా, ఆ రైతాంగానికి యీ బాధ్యత బరువులేకుండా చేయాలని కోరుతున్నాను. ఎవరైతే కంట్రాక్టర్లు మామూళ్లు తీసుకొని బాధ పడుతారో వారినుంచే వసూలు చేయాలని కోరుతున్నాను. కాబట్టి నా సవరణ ఏదైతే వున్నదో, ఆ సవరణను తప్పకుండా అంగీకరించాలని కోరుతున్నాను. వారు పత్రికను చదివి, అర్థము చేసుకోవడంలో పొరపాటు పడ్డారు. ఆ పత్రికమీద కోపంతో ఇది తెచ్చారు కావున వారు కోపం తగ్గించుకొని యీ సవరణను అంగీకరించమని ప్రార్థిస్తున్నాను.

ఇక, రామారావుగారు ప్రవేశపెట్టిన సవరణకూడా చాలా ముఖ్యమైనదిగనుక దానినిగూడా అంగీకరించమని కోరుతున్నాను. భూ కామందుయొక్క స్థలంలోఉన్న చెట్లుమీద వచ్చేలాభంలో ఎక్కువభాగం ప్రభుత్వం తీసుకొంటుంది. కొద్ది భాగము మాత్రమే భూఖామందుకు ఇస్తుంది. దానికి వారు మనిఆర్డరు చేస్తాము, అదిచేస్తాము, ఇదిచేస్తాము అని అంటున్నారు. అట్లాగాక ఆ భూఖామందులకిచ్చే కొద్దిపాటి మొత్తమును, తాను కట్టవలసిన మాల్‌గుజారీనుండి మినహా యించుకోవాలన్న, ఆ భూమి కౌలుదారు స్వాధీనంలో ఉంటే, తాను కట్టవలసిన కౌలునుంచి తగ్గించుకోవాలని ఉన్న సవరణను అంగీకరించాలని కోరుతున్నాను. కాబట్టి భూకామందుకు రావలసిన మొత్తాన్ని మాల్‌గుజారీ నుంచి మినహాయించుకొనేటట్లుగా యీ సవరణను కూడా అంగీకరించమని కోరుతూ, యీ సవరణలను బలపరుస్తున్నాను.

شری عبدالرحمن - شائد سیندھی اور شراب کو مستحکم کرنے کا قانون ہے سمجھکر بہت سے آنریبل ممبرس ہاؤز سے باہر گئے ہیں - نصاب پورا نہیں ہے - جناب غور فرمائیں -

श्री. रामराव आवरगांवकर (गेवराई) :– अध्यक्ष महाराज, कलम १४ मधील १३-व अुपकलम २ ला जो आवकारी कायदा आलेला आहे त्याला मी माझी दुरुस्ती सूचना आणली आहे. माननीय मंत्री नेहमी सांगतात कीं, जमाना बदललेला आहे, पण मला वाटते की त्यांचे विचार बदललेले नाहींत. हे कलम वाचल्यानंतर मला असें दिसते.

या कायद्याच्या कलम १४ मध्यें १४ अुपकलम २ या प्रमाणें आहे. शिंदी काढल त्याझाडाविषयी मालकाने देय असलेले शुल्क सरकारी खजान्यांत जमा करण्यांत येअील, आणि मालकास अथवा अधिकृत असलेल्या कोणत्याहि अिसमास निर्देशित पद्धतीने आणि सरकारने कळविल्याप्रमाणें देण्यांत येअील. यावरून असे दिसेल कीं त्यांचे शेतीविषयी कसे काय विचार आहेत. ही जी रक्कम आहे ती झाडासंबंधीची आहे, ती फार थोडी असते. म्हणून ती अगोदर खजान्यांत जमा करून नंतर शेतकऱ्यांना देण्याच्या सर्व भानगडीची आवश्यकता नाहीं. परंतु माननीय मंत्र्यांची ट्री फॉर टॅपर (Tree for tapper) ही स्कीम जशी पाप्यूलर (Popular) झाली तशीच ते ही पैसे देण्याची स्कीम (Scheme) सुद्धां पाप्यूलर करूं अिच्छितात कीं काय ?

मला असे सांगावयाचे आहे कीं, आज जी सरकारची मशिनरी आहे ती पूर्वीचीच आहे. ते शेतकऱ्यांच्या फायद्यांची कोणतीहि गोष्ट करण्यास हातभार लावतील असे मला वाटत नाहीं. म्हणून माझे असे म्हणणे आहे कीं, शेतकऱ्यांना झाडासंबंधी जी रक्कम दिली जाते ती मालगुजारी द्यावयाच्या वेळेस काटून घ्यावी, आणि त्याचप्रमाणे त्या जमीनीवर असणारे कूळ किंवा संरक्षित कूळ यांना मुनाफा द्यावा. माननीय मंत्र्यांनी या गोष्टीवर विचार करावा. माझ्या सूचनेला ते अुत्तर देतील कीं आम्ही शेतकऱ्यांची रक्कम पोष्टने रवाना करूं, पण मला वाटते कीं अेवढा त्रास त्यांनीं घेअू नये. ज्यावेळीं मालगुजारी वसूल होते त्याच वेळेस झाडाच्या पाठीमागे जी कांहीं रक्कम येते ती तेथल्या तेथें मालगुजारीतून वजा करून देण्यात यावी. आजचे अधिकारी लाचखाअू आहेत हे आपल्याला माहितच आहे; आणि आबकारीच्या झाडामध्ये मिळणारी रक्कम फार कमी असते. तेवढ्या करिता कारकुनांच्या दाढ्या खाजवता खाजवता आणि त्यांच्या दारावर खेटे घालता घालता शेतकऱ्यांनी बेजार कां रहावे ? शिवाय तिकीटाकरिता आणि दरखास्ती करिता लागणारा खर्चहि फार येतो . म्हणून मी असे सुचवतो कीं ही रक्कम मालगुजारी वसूलीच्या वेळींच द्यावी असे केले तर फार चांगले होअील .

माननीय मंत्र्यांच्या निरनिराळ्या स्कीमस् असतात. त्या पैकीं पैसे पोष्टान पाठविण्याची ही अेक स्कीम आहे कीं काय हे कळत नाहीं. कदाचित ते पाखरांच्यापायाला पैसे बांधूनपाठविण्याचीहि स्कीम काढतील . माझी माननीय मंत्र्यांना विनंति आहे कीं त्यांनी मी सुचविलेल्या दुरुस्ती सूचनेवर विचार करावा व ती मंजूर करावी .

मला त्यांना सांगावयाचे आहे कीं, जमाना बदललेला आहे असे ते म्हणतात त्या प्रमाणें त्यांनीहि बदलावे , व शेतकऱ्यांच्या बाबतींत स्वतः चे धोरण बदलावें, अशी मी त्यांना विनंति करून आपले भाषण पुरे करतो .

శ్రీ యం. బుచ్చయ్య :

అధ్యక్షమహాశయా,

ఈ సవరణ ఏదైతే ౧౮వ క్లాజుకు తేబడిందో, ఆ క్లాజులో ఏమున్నదంటే, కంట్రాక్టర్లు ఎవరైతే మామ్లా తీసుకుంటారో వారినుంచి కాకుండా, గీచేవాడు, మరియు పట్టాదారు లేక కౌలుదారైనా సరే బిలానెంబరు చెట్లు గీసేటట్లుంటే వాళ్ళనుంచి పన్ను వసూలు చేయాలని వున్నది. ఈ క్లాజును సమర్థించుకొనుటకు అబ్కారీ మంత్రిగారు ఏమి చెప్పారంటే బిలానెంబరు చెట్లు గీయుట దిన దినంపెరిగి పోతున్నదని, దానిని తగ్గించుటకు ఎన్నోవిధాలు ప్రయత్నించి చివరకు ఈ విధముగా తగ్గించడానికి ప్రయత్నిస్తున్నామని సమర్థించుకొన్నారు. ఇంకా ఈ క్లాజును సమర్థించుకుంటూ వారు చెప్పిన దేమంటే పట్టాదారుకు చెట్టు ౧కి. ౧—౧౨—౦ దొరుకుతుంది కాబట్టి ఈ మాత్రమైనా నిగరానీ చేయుట అవసరమని, దానికి వాళ్ళను జవాబుదారీ చేస్తున్నామంటున్నారు. రు. ౧—౧౨—౦ లు ఇవ్వబడుతున్న పట్టాదారునుగాని, కౌలుదారునుగాని, దీనికి జవాబుదారి వహించేటట్లు చేస్తున్నామని మంత్రిగారు చెబుతున్నారే!—మరి అబ్కారీ డిపార్టుమెంటులో ఎంతో మంది మొహతీమ్‌లు, నాజింలు, నాయబునాజిములు, ఇన్‌స్పెక్టర్లు, సబ్ఇన్‌స్పెక్టర్లూ వుంటే వారి హాల్కాలో, వాళ్ళను బిలా నెంబర్లు గీయకుండా ఎందుకు ఇంతజాము కొరకు వుంచరు ? వాళ్ళను ఎందకు బాధ్యులుగా చేయరు ? వాళ్ళంతా కూడా దొంగలతో కలసి జేబులు నింపుకుంటున్నప్పుడు వారికి కించిత్ మాత్రముకూడా ఏ విధమైన శిక్ష ఈ కానూనులో ఎక్కడా కనపడదు. కాని పట్టాదారు రు.౧—౧౨—౦ తీసుకుంటాడు కాబట్టి, వాని నుంచి వసూలు చేయడానికి కానూనులో గుంజాయిష్ పెడుతున్నారు. ఇది ఎంతవరకు సక్రమము, న్యాయము అయివున్నది ? బిలానెంబర్ చెట్టు గీయడానికి అవకాశం కలిగించిన ఇన్‌స్పెక్టరు, సబ్ఇన్‌స్పెక్టరు, మొహతీమ్—వీళ్ళందరకూ కంట్రాక్టరు నుంచి ఇంతో అంతో డబ్బు దొరుకుతుంది. మేడలు, మిద్దెలు కట్టుకొని మజా సుకునే వారికి మాత్రం, ఈ కానూను, కించిత్ మాత్రం కూడా జవాబుదారీ చేయదు. కాని రు. ౧—౧౨—౦ లు పుచ్చుకుంటున్న పట్టాదారుని జవాబుదారీచేయాలని ఈ కానూను సవరించబడుతోంది. అసలు బిలానెంబరు చెట్లు గీయడానికి అబ్కారీ డిపార్టుమెంటువారి అసమర్థతయే కారణం. ఇది ఈ అబ్కారీ డిపార్టుమెంటులో పనిచేసే లంచగొండి ఆఫీసర్ల నియ్యత్‌మీద ఆధారపడి వున్నది. మంత్రిగారికి ఈ అసమర్థతను తొలగించడం చేతగాదు. ఎవరైతే బిలానెంబర్లు చెట్లుగీయడానికి అవకాశం కలుగజేస్తున్నారో వాళ్ళమీద ప్రజలు, పబ్లిక్‌సంస్థలు ఏదైనా శికాయత్ పేష్‌చేస్తే దానిమీద కించిత్ మాత్రం యాక్షన్ తీసుకొనుటకు ప్రయత్నించరు. వారి అసమర్థతను సమర్థించు కొనుటకు గాను, ఇంకొక విధంగా చేయడానికి చేతగాక, పట్టాదారుకు లాభం వస్తోందని ఆ పట్టాదారు నెత్తిన రుద్దడానికి ఈ సవరణ తెచ్చారు. అబ్కారీ డిపార్టుమెంటులో అసమర్థులు పని చేస్తున్నప్పుడు ఎందుకు వాళ్ళను తీసివేయకూడదు ? దీనికి ఏమిటి కారణము ? ఉదాహరణకు ఒక విషయం చెబుతాను. పోయిన సంవత్సరం, సబ్ఇన్‌స్పెక్టరు ప్రతాపరెడ్డి, వరంగల్ జిల్లాలో ఇరవై వూళ్ళలో ౨౦ వేల రూపాయలు బిలానెంబరు గీచేందుకు లంచం తీసుకున్నారు. ఈ విషయం అక్కడ గవుళ్ళు అంతా కలసి, నాజిం, నాయబ్‌నాజిం మరియు మినిష్టర్ గారికికూడా దరఖాస్తు పెట్టుకొన్నారు. పంచనామాచేసి బిలానెంబరు చెట్లు గీచినందుకు

డబ్బు ఇన్స్పెక్టరుకు ఇస్తే దానిని ఆయన స్వంతానికి వుపయోగించుకున్నాడు. మళ్ళీ వచ్చి పంచనామా చేసుకొని బిలానెంబరు గీచారు కాబట్టి జరిమానాలు వేయగా, ఆ యిరవై వూళ్ళ ప్రజలు నాయబ్ నాజిం గారికి శికాయత్ పెట్టుకున్నారు. నేను కూడా మంత్రిగారికి రిప్రెజెంట్ చేశాను. ఒకటిన్నర సంవత్సరములు అయినది. ఇంతవరకు ప్రతాపరెడ్డిగారిని తొలగించడానికి యాక్షన్ (Action) తీసుకున్నట్లు కనబడదు. కాని వారిని ఇన్స్పెక్టరుగా మాత్రం చేసులేదు! ఇదిమాత్రం మెచ్చుకోదగిన విషయం. (నవ్వు)

ప్రతి సబ్ ఇన్స్పెక్టరు హాల్కాలోను ఎన్ని బిలానెంబరు చెట్లు గీయబడితే అంత కఠిన శిక్ష విధిస్తామని ప్రభుత్వంవారు కానూను తీసుకువస్తే దానికి అప్పోజిషన్ పార్టీవారు కూడ ఒప్పుకొనేవారే. ఆ విధంగా చేయక, అమాయకులైన రైతులను దీనికి జవాబుదారీ చేస్తున్నారు. ఇది ఏమి న్యాయమని అడుగుతున్నాను. ఈ మంత్రిగారికి కంట్రాక్టర్లంటె దయాదాక్షిణ్యాలెందుకు? కంట్రాక్టర్లంటే ప్రత్యేకమైన ప్రేమ, అభిమానం వారికి ఎందుకు కలుగుతోందో, శోచనీయమైన విషయం. అసలు కంట్రాక్టర్లంతా ఎంతమంది ఉన్నారు? పూర్తి హైదరాబాదు స్టేటులో కొన్ని వందలమంది మాత్రమే ఉండ వచ్చును. వాళ్ళను రక్షించడానికి గాను ఇటువంటి కానూను తెచ్చి కల్లుగీచేవారిమీద, అమాయక రైతులమీద, పట్టాదార్లమీద బాధ్యత ఎందుకు వేయాలి? ఆబ్కారీ సబ్ ఇన్స్పెక్టర్లకు, ౫౦. ౬౦ ఊళ్ళుంటే, అతని హాల్కాలో ఎన్ని బిలానెంబరు చెట్లుగీస్తే అందుకు పైసలు అతని నుంచి వసూలు చేస్తాము—లేకపోతే జైలుకు పంపిస్తాము అని ఎందుకు కానూను తీసుకు రాదు? ప్రతాపరెడ్డిగారి కేసు సుబూత్ అయితే పది సంవత్సరముల కఠిన శిక్ష ఎందుకు విధించకూడదు? అలా చేస్తే ఇతర ఇన్స్పెక్టర్లు, మొహత్మీంలు అటువంటి పనులు చేయడానికి ధైర్యం వుండదు. అలాకాకుండా వాళ్ళుచేసే తప్పిదాలకు బాధ్యత, పట్టాదార్లు, కౌలుదార్లు, గీసేవాళ్ళమీద ఎందుకు వేయాలి? ఇది అనుమానముగా నున్నది. కాబట్టి ఇప్పుడు తెచ్చిన సవరణలు ప్రభుత్వము వారు ఒప్పుకుంటారనిఆశిస్తూ, ఇంతటితో విరమిస్తున్నాను.

శ్రీ కట్టా రామిరెడ్డి :—(నల్లగొండ జనరల్)

స్పీకరుగారూ,

ఇప్పుడు ౧౦వ క్లాజులో రెండు అమెండుమెంట్సు తీసుక రాబడ్డాయి. అయితే ఈ బిల్లు విషయమై విచారమేమిటంటే ట్రెజరీ బెంచెస్, మినిస్టరు, (Consult) చేయలేదు. దీని విషయమై అనుభవం లేకుండా మాట్లాడుతున్నారు, అని స్పష్టంగా చెప్పవచ్చును.

౧౦వ క్లాజులోని సవరణ ఏమిటంటే ఏవైతే చెట్లు గీయబడుతాయో వాటికి షిక్మీదార్లనుంచి గాని, కబ్జాదార్లనుంచిగాని పన్ను వసూలు చేయాలని, అసలు ఇదిఅంతా........

شری مادھو راؤ گھونسیکر - دن کے دو بجے سے رات کے ۸ بجے تک ہم یہاں بیٹھتے ہیں تو ہمیں کچھ نہ کچھ سمجھنے کا موقع ملنا چاہیئے - اسلئے تقریر ہندی میں یا ہاؤز کی زبان میں ہوتو مناسب ہے -

شری کٹه رام ریڈی - اسمیں شک نہیں که میں اردو میں بھی تقریر کرسکتا هوں لیکن میں آج تلگو هی میں گفتگو کرنا چاهتا هوں تا که آنریبل منسٹر کو دیہاتی زبان بھی معلوم هو -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا منسٹر صاحب اردو نہیں جانتے ؟

شریمتی شاهجہاں بیگم - منسٹر صاحب بہت اچھی اردو جانتے هیں -

శ్రీ కె. రామిరెడ్డి:—అయితే నేను మనవి చేసేది ఏమంటే, ముస్తాజర్లకు కల్లుగీసే అధికారం వున్నది, తేనిచో వాళ్ళ ఆజ్ఞ పొందినవారికి ఉన్నది.

شری جگناتھ راؤ چنڈرکی - میں یه معلوم کرنا چاهتا هوں که هاؤز میں مختلف زبانیں جاننے والے ممبرس هیں تو کیا دوسرے آنریبل ممبرس بھی اپنی اپنی زبانوں میں تقریر کرسکتے هیں جسے هاؤز نه سمجھے - یه کوئی اچھی چیز نہوگی - اسلئے میری یه پرارتھنا هے که جو لوگ اردو بول سکتے هیں انہیں اسمیں تقریر کرنا چاهئیے -

శ్రీ కె. రామిరెడ్డి:—స్పీకర్, సర్, అయితే..........

شری کے -وی- رنگا ریڈی - میں آنریبل ممبر کو یه یقین دلاتا هوں که آنریبل کے مقابله میں زیادہ بہتر اردو جانتا هوں -

شری کے - وینکٹ رام راؤ- آپ بہترین تلگو بھی جانتے هیں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اردو هی میں بولیں تو زیادہ مناسب هے -

شری کٹه رام ریڈی - مسٹر اسپیکر سر-تقریر تلگو میں شروع کیا هوں اسلئے اسمیں ختم کرتا هوں -

شری مادھو راؤ گھو لسیکر (اودگیر -عام) - یه اسٹمنٹ هے - اگر اسپر آنریبل ممبر ایسی زبان میں تقریر کریں جسے هم سمجھ سکیں تو همارا ووٹ بھی حاصل کرسکینگے -

شری ایم - بچیا - همیں معلوم هے که آپ ووٹ نہیں دینگے -

شری کے - وینکٹ رنگا ریڈی - آپ سمجھاؤ دینا چاهتے هیں تو میں اسکی اجازت دیتا هوں که آپ اردو میں بولیں تو میں بہتر طریقه سے سمجھونگا -

شری کٹه رام ریڈی - آنریبل ممبرس کو یاد هوگا که گزشته سال هی قانون آبکاری میں ترمیم هوئی تھی که جب کسی علاقه میں درخت تراشے جاتے هیں تو اسکی اطلاع پٹه دار کو دینا لازم هے - ایسا هونے کے باوجود اب یه وروڈنگ لائی جارهی هے جسکی وجه سے هر ایک کو قانون کی زد میں لاکر پھانسا جاسکتا هے - جہاں حکومت کو یه خیال هو که عوام همارے ساتھ تعاون نہیں کررهے هیں - عوام همارے نہیں هیں - عوام همارے

دشمن ھیں وہ ھارا قانون نہیں سمجھ سکتے اور کسی نہ کسی طرح انہیں قانونی شکنجے میں لا کر حکومت کرنا ھے تو یہ بینک گورنمنٹ کو زیب نہیں دیتا ۔ مہذب ملک میں کسی کو پینالائز (Penalise) نہیں کیا جاتا ۔ اگر اسطرح سزا دینا ھی مقصود ھوتو منسٹر صاحب کو بجائے اسکے کہ وہ عوام کی فلاح بہبود کا کام کریں یہ سوچتے بیٹھنا پڑیگا کہ میں کس دفعہ کے تحت کونسی سزا دے سکتا ھوں ۔ اگر حکومت کی یہ پالیسی ھوتو وہ ناموزوں ھی نہیں بلکہ ناعاقبت اندیشانہ پالیسی ھوگی ۔ کیونکہ ان عوام کے قیمتی ووٹوں پر جب ھم یہاں آئے ھیں تو انکو اپنا دشمن سمجھنا ایک بہت بری چیز ھے ۔ حکومت ان کو ایک روپیہ چودہ آنے یا دو روپیہ چار آنے لے رھی ھے تو وہ کافی ذمہ دار ھیں چونکہ ایک صاحب اپنا درخت اسطرح ترشوائینگے اس خیال کے تحت اپنے شبہات کو تمام لوگوں کے سر نہیں تھوپا جاسکتا ۔ اسلئے دفعہ ۱۰ میں یہ امنڈمنٹ نہ لانا چاھئیے تھا ۔ اسکے معنے یہ ھونگے کہ جو لوگ معصوم ھیں ۔ جو لوگ نادان ھیں اور بڑے بڑے آفیسروں کے پاس سفارشی درخواست لیکر نہیں جاسکتے اور جو عقلمندی کے ساتھ ۔ چالاکی سے اپنا کام نہیں چلاتے انکو پھانسنے اور چالاکی سے کام چلانے والوں کو یہ بچانے کی کوشش ھوگی ۔ اسلئے میں آنریبل منسٹر سے یہ اپیل کرونگا کہ دفعہ ۴۶ کی روشنی میں اس امنڈمنٹ پر سنجیدگی سے غور فرمائیں ۔ یہ نہ خیال کیا جانا چاھئیے کہ یہ کس بنچس سے آیا ھے اور منسٹر صاحب کی مرضی کس طرف ھے ۔ رائے دینا ھارا کانسٹیٹیوشنل رائٹ ھے ۔ جب اس سے ڈسپلن (Discipline) میں کوئی فرق نہیں پڑتا تو ھمیں صحیح رائے کا استعمال کرنا چاھئیے ۔

دوسرے امنڈمنٹ کے سلسلہ میں ھمیں یہ غور کرنا چاھئیے کہ ھم پروسیجر کو جہاں تک کہ ھوسکے کم کریں ۔ منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ھے کہ منی آرڈر کے ذریعہ گھر پر رقم آسکتی ھے تو میں یہ کہونگا کہ پٹیل پٹواری کے دفتر میں عمل مجرائی کیا جاسکتا ھے ۔ ممکن ھے کہ ھاؤز کے اس جانب سے بھی اسپر بحث کیجائے لیکن میں یہ کہونگا کہ یہ دونوں امنڈمنٹس ایسے ھیں جنہیں آنریبل منسٹر صاحب قبول فرمائیں ورنہ آپکے عہدہ داروں، انسپکٹروں اور گرداوروں کی آمدنی میں اضافہ ھوتا رھیگا اور وہ امیر پیٹھ اور بنجارہ ھل پر بنگلے بناتے رھینگے ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں ۔

*شری کے ۔ اننت رام راؤ ۔ آنریبل ممبر شری کے ۔ یل ۔ لکشمی نرسمہا راؤ نے جو ترمیم پیش کی ھے وہ بہت ھی معقول اور لائق قبول ھے ۔ میں معزز ایوان کے ملاحظہ میں یہ بات لانا چاھتا ھوں کہ اس کا اثر ان لوگوں پر پڑتا ھے جن کا جرم سے دور کا بھی تعلق نہیں ھے یہاں اسطرح رکھا گیا ھے کہ

When sendhi yielding Abkari trees are tapped without licence, the tax due shall be recoverable where practicable....

جہاں تک ممکن ھو ایسے شخص سے وصول کیا جائیگا جو حکومت سے قول پر لیتا

ہے مستاجر چونکہ خود کی ہی اراضیات مکفول نہیں کرتا بلکہ وہ ضانت بھی پیش کرتا ہے اور ضامن بھی جائداد رکھتا ہے اسلئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس سے وصول ہی نہیں ہوسکتا ۔ کیونکہ اتنی جائداد مکفول ہونے کے بعد یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جو تعہد کی رقم ہوتی ہے وہ وصول نہیں کیجاسکتی ۔ لیکن یہاں ایسا کیوں ہے کہ " آم کھائے آتما رام ۔ لات کھائے سکھا رام ،، سزا اس شخص کو بھگتنی چاہئے جو جرم سے تعلق رکھتا ہو ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ ۔

Every officer employed under the Government other than an Abkari Officer, shall be bound to give immediate information to an Abkari Officer.

اسکا مطلب یہ ہے کہ آبکاری کے عہدہ دار کے علاوہ آپ ہر ملازم سرکار پر بھی اس کی ذمہ داری عائد کررہے ہیں کہ وہ آبکاری کی بھی ذمہ داری لے ۔ موجودہ دفعہ میں یہ بھی درج ہے کہ اراضیات کا مالک ہوتو اس سے بھی وصول کیا جائیگا ۔ اگر مالک دور رہتا ہو اور قابض نہو تو اس پر بار ثبوت ڈالا جائیگا کہ وہ لاعلم تھا ۔ یہ قانوناً درست نہیں ہوسکتا کہ جو جرم میں شریک نہو جسکا جرم سے تعلق نہو اسپر ذمہ داری ڈالی جائے

اسلئے میں معزز ایوان سے درخواست کرونگا کہ پیش شدہ ترمیم اپنی جگہ معقول ہے اور لائق منظوری ہے ۔

శ్రీ కె. వెంకటరామారావు :

స్పీకరుగారూ,

ప్రతిసారి అసెంబ్లీ జరిగినప్పుడల్లా అబ్కారీయాక్టు అమెండుమెంటులతో రాని సెషన్ లేదు. ప్రతి సెషన్‌లోనూ అమెండుమెంట్లతోబాటు మంత్రిగారుకూడా ప్రత్యక్షమౌతారు. కాని ప్రభుత్వ ఖజానాలో వేలకు వేలు గుమ్మరించేవారిని గురించి, చెమటోడ్చి కష్టించి పనిచేసేవారిని గురించి కించిత్తైనా కూడా సానుభూతితో ఆలోచిస్తున్నారా అంటే చిన్నమెత్తుకూడా వాళ్ళను గురించి ఆలోచించుటలేదని స్పష్టమౌతోంది. ఎప్పుడు చూసినా, కాపిటలిస్టులు, మొనాపలిస్టులు, పెద్ద పెద్ద భూస్వాములకు లాభం కలిగించే కానూన్లే తీసుకవస్తున్నారు. కల్లాలీలకు, రైతులకు లాభంకల్గించే ఖానూన్‌మాత్రం తీసుకురావడంలేదు. ఈ అబ్కారీ ఖానూనులో ౧౩. ఎ. బి. లు కేవలం కల్లాలీలమీద, రైతులమీద కత్తులు నూరడానికి తయారవుతున్నాయి. దీని విషయమై ఎక్కువగా చెప్పవలసిన అవసరంలేదు. కడుపులో లేనిది కావలించుకున్నా రాదు. ప్రభుత్వంవారి దయా దాక్షిణ్యాలు పెద్దపెద్ద మొనాపలిస్టులమీద భూస్వాముల మీద ఉన్నాయి. చిన్న చిన్న కల్లాలీమీద, రైతులమీద లేవు. కాబట్టి చిన్న చిన్న రైతులమీద దయ చూపించాలని కోరుతున్నాను. పాడియునాడు కనబడని చంద్రుడు, విదియునాడు తనంతటతానే కనబడతాడు. ఆ ప్రకారం ఈ కానూన్‌లో అసలైన సిసలైన భావాలతో అబ్కారీమంత్రిగారు ప్రత్యక్షమౌతున్నారు.

౧౩వ సెక్షన్ ఎ. లోపల ఏ పట్టాదారు చేనులో అయితే చెట్లు గీయబడుతున్నదో, ఆ పట్టాదారు నుంచిగాని, కౌలుదారినుంచిగాని చెట్లుపన్ను వసూలు చేయాలని వున్నది. నయమే! దానికి

లక్ష కృతజ్ఞతలు! ఎందుచేత నంటే ఆ ప్రక్కన ఉన్న భూమి వారినుంచి కూడా వసూలు చేస్తామని చెప్పలేదు!

Laughter

شری بھگونت راؤ گمبیر راؤ گڈ گڑ ہے (عنبر) - پوائینٹ آف آرڈر - کیا آنریبل ممبرس نے آج یہ ارادہ کرلیا ہے کہ تلگو نہ جاننے والے اراکین کو تلگو سننے پر مجبور کیا جائے آنریبل ممبر ایک وکیل ہیں اردو اچھی طرح جانتے ہیں لیکن ضد سے تلگو میں تقریر کررہے ہیں کیا انکی منشاء یہ ہے کہ انکی تقریر ہماری سمجھ میں نہ آئے - میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ اسطرح تقریر نہ کریں - اور ہمیں بھی اپنے خیالات سے استفادہ حاصل کرنے کا موقع دیں -

شری ایم - بچیا - یہ ڈس انٹیگریشن کا پہلا اقدام ہے -

శ్రీ కె. వి. రామారావు: జరగలేదు. కావలిస్తే తర్జుమా చేస్తాను. దీనిలో వున్నది ఏమంటే హాక్సా మాలికాదారులు రు. ౧—౧౪—౦ లు, ఎక్కువలో ఎక్కువ రు. ౩—౪—౦ లు ఇస్తారట. ఈ మాత్రము పన్నాలకి రు. ౭—౮—౦ లు ఇంకొకరి దగ్గర తాటిచెట్టుకు రు. ౯—౦—౦ లు వసూలు చేయడానికి సిద్ధపడుతున్నారు.

شری مرلیدھر کامتی کر - پہلے یہ کنونشن ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جو ہندی اور دوسری زبان جانتے ہوں وہ ہندی میں بولیں - لیکن تلگو میں تقریر کیجارہی ہے - اگر وہ ہندی میں کہیں تو کوئی اثر انکے بھاشن پر نہ پڑیگا -

శ్రీ కె. వి. రామారావు:

అయితే (నవ్వు) ఈ ౧—౧౪—౦, లు ఇచ్చి ౭—౪—౦ ఇచ్చి వాటికైన రు. ౯—౦—౦ లు వసూలు చేయడానికి ప్రయత్నిస్తున్నారు. ఇది తనసొమ్ము సోమవారం, నాది మంగళవారం అన్నట్లున్నది. అంతకన్న ఎక్కువ ఏమీలేదు.

شری رام گوپال (کنٹر) - اسپیکر سر - بار بار ونتی کرنے کے باوجود پھر بھی ایسی زبان میں بولنے کی کوشش کیجارہی ہے جس سے ہم لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا - میں پھر ونتی کرونگا کہ آپ کے بھاشن کا صحیح سنس سمجھنے کیلئے آپ ہندی میں تقریر کریں -

శ్రీ కె. వి. రామారావు: అయితే.........

Laughter

مجھے معلوم ہے کہ آپ " نو " ہی بولینگے -

شری مادھو راؤ گھوڑنسیکر - اگر آپ ہمارے ووٹ لینا چاہتے ہیں تو ایسی زبان میں تقریر کیجئے جسے ہم سمجھیں

శ్రీ కె. వి. రామారావు: అయితే ఈ ౧౩వ సెక్షన్ ఏ. లో......

شری جگناتھ راؤچنڈرکی - معلوم ہوتا ہے آنریبل ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ تلگو میں تقریر کریں تو ہم لوگ چلے جائینگے - اور انکا امنڈمنٹ پاس ہوجائیگا -

شری کے - وی - رام راؤ - آپ لوگ چلے جائیں تو کورم نہیں رہیگا -

شری ہیرے مٹھ - آنریبل ممبر جنہوں نے اعتراض کیا وہ تلگو اچھی طرح جانتے ہیں -

شریمتی شاہجہاں بیگم - معلوم ہوتا ہے ترجمہ کیلئے آدھ گھنٹہ اور لینا چاہتے ہیں -

శ్రీ కె. వి. రామారావు :

అయితే (నవ్వు) ఇదీ ఎట్లా వున్నదంటే మరంగంటివారిముద్ర ఎక్కడపడితే అక్కడే బుజాలుదొరికితే బుజాలు, వీపుదొరికితే వీపు ఈ కానూనులో ౨నుంచి, సెక్షను ౪౩ వరకు ఆ విధంగానే ఉంది. బజారులో కనబడితే బజారులో, ఎక్కడ ఎవరు కనబడితే వారినుంచి, ఆబ్కారీ మంత్రిగారు కనబడినా సరే వసూలు చేయాలి. ఇదంతా చూస్తే మరంగంటి వారి వ్యవహారంలా వుంది. బుజంతప్పినా వీపు తప్పదు. ఎక్కడ పైసలు దొరకటానికి వీలుంటే అక్కడ పైసలు వసూలు చేయడానికి సిద్ధం.

మాల్ గుజారీ ఉమర్ గుజారీ, ఆబ్కారీ పై అంధేరీ నగర్ . . . . .

شری جگناتھ راؤچنڈرکی - اسوقت بل کی سیکنڈ ریڈنگ ہورہی ہے یا ٹوٹلی آبکاری بل یا آبکاری منسٹر پر ریویو ہورہا ہے -

శ్రీ కె. వి. రామారావు :

ఈ సెక్షన్ ౧౩ ఎ. బి. నుంచి ఇంకా అంధేరా అవుతుంది. ఇప్పుడు తేబడీన అమెండు మెండ్సు దృష్టిలో పెట్టుకొని రైతుల క్షేమాన్ని కోరి, సవరణలు అంగీకరించాలని ప్రార్థిస్తున్నాను.

ఇంకొక విషయం ఏమంటే; ప్రభుత్వం ఇచ్చేది రు. ౧—౧౪—౦ లేకపోతే రు. ౨—౪—౦ లు గాని, ఏ మూలో వున్న రైతు వచ్చి తీసుకు పోలేడు. తాలూకాఫీసుకు పోతే తాశిల్దారుండడు. తాశిల్దారుంటే సేగేదారుండడు. ఇద్దరూ వుంటే రైతుకు రావడానికివీలుండదు. అంతా వుండగా రైతు వచ్చిననాడు గైర్ మామూలీ తాతీల్ అవుతుంది. కాళ్ళ చెప్పులు అరిగేటట్లు ఈ రు. ౧—౧౪—౦ కోసము పదీ పన్నెండు సార్లు తిరిగినవారున్నారు. ఈ పీడంతా ఎవడు పడతారని దణ్ణంపెట్టి వెళ్ళిపోయినవారున్నారు. ఈ హక్కేమాలికానా వలన తనకేమీ లాభంలేదు. లేఖ, జమ, దానికోసం పైరవీ చేయాలి. ఈ విధంగా రైతులను ఎందుకు చంపుతారు ? శుభ్రంగా పటేలు, పట్వారీలుంటే, వాళ్ళు రకం కట్టవలసివుంటే ఏమి చేస్తారు ? తమ ఇస్కేలు ముజరా చేసుకుంటారు. మీ వర్గ బంధువులు పటేలు పట్వారీలకు ఏ హక్కులు ఇస్తున్నారో, కనీసం రైతులకు కూడా ఇవ్వమని చెబుతున్నాము. అంతేగాని పావుశేరు కూరకు—అర్ధశేరు మసాలా ఖర్చయితే ఎవరు రారు. ఏ రైతు తీసుకోడు. ఈ ౧౩ వ సెక్షన్ ఎ. బి. లలో—ఇప్పుడు తెచ్చిన అమెండు మెండ్సు చాలా సహేతుకమైనవని, సక్రమమైనవని, న్యాయమైనవని మళ్ళీ ఒకసారి చెబుతున్నాను. కాబట్టి వ్యవహారం చెవిటివానిముందు శంఖం ఊదినట్లు చేయకుండా ఈ సవరణలను అంగీకరించమని కోరుతున్నాను.

* شری جگناتھ راؤ چنڈرکی - بھی ایک آنریبل ممبر نے اوس جانب سے کھڑے ہو کر کہا کہ اس ہاؤز کا ایک بھی سیشن ایسا نہیں گزرا کہ جسمیں آبکاری کے قوانین پر امنڈمنٹس نہ آئے ہوں - بہت خوشی کی بات ہے - ہم نے اپنی حد تک یہ طے کیا ہے کہ جتنے بھی ترمیمات عوام کی بھلائی کیلئے اور قوانین کی بہتری کیلئے آئیں انکو قبول کیا جائے اور یہ چیز آنریبل منسٹر کے لئے بھی خوشی کا باعث ہوگی - آئندہ بھی جو سجیشنس (Suggestions) اسطرح کے آئینگے انکو قبول کیا جائیگا -

میں ایک چیز یہ واضح کرنا چاھتا ہوں کہ مالگزاری کے تعلق سے جتنے بھی مالکان ہوں چاھے ایک دن کیلئے بھی مالک رہے ہوں وہ مالک کہلائے جاتے ھیں - ایسی صورت میں مالک کس کو سمجھنا چاھیئے۔ایک دن کے مالک کو بھی سپورٹر (Supporter) مل جاتے ھیں - اس دقت سے بچنے کیلئے محکمہ آبکاری نے یہ کوشش کی ہے کہ محکمہ تحصیل میں رقم جمع کیجائے تاکہ کاغذات سرکاری میں اوسی کا نام رہے جو واقعی مالک ھے - اس اصول کو ہم نے پہلے ھی تسلیم کیا ھے - یہ کوئی نئی بات نہیں ھے - اس سلسلہ میں پہلے بھی ھاؤز غور کرچکا ھے - آبکاری کے قانون میں ترمیم کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ جس کی اراضی میں جھاڑ ھیں اوسکو ایک حد تک حق مالکانہ ملتا ھے - ایسی صورت میں ٹیاپر (Tapper) یا اونر (Owner) پر یہ ذمہ داری عائد کیجائے کہ بلا نمبر اندازی کے کوئی جھاڑ تراشنے نہ پائے اور اگر بلا نمبر اندازی کے تراشے جائیں تو اسپر ذمہ داری عائد ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ اسمیں کونسی ایسی سختی ھے - جب آپ مالک کو سہولت دینا چاھتے ھیں تو اوس پر بھی کچھ نہ کچھ ذمہ داری عائد ہونی چاھیئے۔ مالک اراضی اتنا ہوشیار ہوتا ھے کہ وہ جانتا ھے کہ اسکی اراضی میں کتنے درخت ھیں اور اسکو کتنا حق مالکانہ ملتا ھے - وہ جانتا ھے کہ ایک روپیہ چودہ آنے کے حساب سے اسکو کتنی رقم مل سکتی ھے تو ظاہر ھے کہ اسکے علم میں اون درختوں کی تعداد رہتی ھے جو اسکی اراضی میں ھیں - جب وہ حساب رکھتا ھے تو اسکو کیسے معلوم نہیں ہوتا کہ اوسکی اراضی میں کتنے درختوں پر نمبراندازی ہوئی ھے اور کتنے درختوں پر نہیں ہوئی ھے - یہ الزام لگایا گیا ھے کہ آبکاری کے عہدہ دار رشوت لیتے ھیں - اس چیز کو آنریبل منسٹر نے بھی محسوس کیا ھے - لیکن انکی حد تک میں یہ ضرور کہونگا کہ انکے زمانے میں اسکا بہت کچھ انسداد ہوا ھے - اور ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں جو درخت بلا نمبر اندازی تراشے جاتے تھے انکی روک تھام ہوئی ھے جسکے نتیجے میں لاکھوں روپیہ کا آمدنی میں اضافہ ہوا ھے اور اسکے ساتھ ساتھ بے ضابطگی اور خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانے بھی کئے گئے ھیں - اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا - چھپ چھپکر جو طریقے اختیار کئے جاتے ھیں جو بے ضابطگیاں ہوتی ھیں انکو پازیٹیو (Positive) طریقے سے بھی روکا جاسکتا ھے اور نیگیٹیو (Negative) طریقے پر بھی - ایک شہری کی حیثیت سے ہم سب کا فرض ھے کہ اگر کہیں بلا نمبر اندازی درخت

تراشے جارہے ہوں تو ہم اسکی اطلاع حکومت کو دیں اگر ہم اتنی پابندی اور ذمہ داری بھی قبول نہ کریں تو پھر ہم کس طرح ایک جمہوری حکومت کے شہری کہلا سکتے ہیں ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جہاں کوئی ذمہ داری عائد ہو اسکو سختی پر مبنی کیوں تصور کیا جاتا ہے ۔ اگر ہم اسی بھاؤنا (भावना) پر چلتے رہیں تو ہم کس طرح آگے بڑھ سکتے ہیں اور کسطرح ایک ڈیمو کریٹک کنٹری (Democratic country) کے شہری کہلاسکتے ہیں ۔

یہ بھی کہا گیا کہ یہ " بھانڈول داری " ہے ۔ میں کہونگا کہ یہاں " بھانڈول داری " کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ گتہ دار کو گورنمنٹ گتہ دیتی ہے ۔ یہ چیز اسمیں دیکھنے کی ہوتی ہے کہ پہلے ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے ۔ یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ جتنے کلال ہوتے ہیں وہ اتنے انپڑھ ہوتے ہیں کہ جھاڑ پر نمبر اندازی ہوئی ہے یا نہیں وہ یہ بھی نہیں سمجھ سکتے ۔ ہم انکو اتنا تو عقلمند اور دانشمند سمجھتے ہیں اور انکے درمیان سے مڈل من (Middle-man) کو نکالنا چاہتے ہیں ۔ اسطرح ان کو انپڑھ بنانے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے بلکہ اون پر جتنی ذمہ داری اصولا عائد ہوتی ہے اسکو قبول کرنے کا اہل بنانا چاہیئے ۔ جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسکو نظرانداز کرنے کا جذبہ نہ رکھنا چاہیئے ۔ حکومت یہ نہیں چاہتی ہے کہ بلا وجہ کسی پر سختی کرے نہ حکومت کا یہ نظریہ ہے اور نہ کسی شہری کو ایسا نظریہ اختیار کرنا چاہیئے کہ بلا وجہ کسی پر سختی ہو ۔ حکومت کا نقصان چاھے ایک لاکھ کا ہو یا ایک روپیہ کا ۔ نقصان بہرحال نقصان ہے اسکو ملحوظ رکھنا چاہیئے ۔ اسی درشٹی سے ہم نے دفعہ (۱۳) ۔ اے میں یہ چیز رکھی ہے ۔ اور دفعہ (۱۳) ۔ بی میں جو امنڈمنٹ لائی گئی ہے وہ تو ٹھیک ہے لیکن فرض کیجئے کہ ایک مالک کی ایک اراضی ہے اور اسمیں دس پندرہ جھاڑ ہیں ۔ اس کی رقم کتنی ہوتی ہے کیا معاملہ ہے اسکا حساب پٹیل پٹواری کے پاس نہیں رہتا اسلئے اسکے پاس رقم رکھنے کی گنجائش نہیں ہے ۔ سارے حسابات آبکاری کے محکمہ میں رہتے ہیں ۔ ایک شخص کے کئی حصہ دار رہتے ہیں کہیں قولدار رقم مالگزاری داخل کرتے ہیں ایسی صورت میں مالگزاری میں سے وضع کرنے کا طریقہ ٹھیک نہیں ہے ۔ یہ جم نہیں سکتا ۔ یہاں بیٹھ نہیں سکتا ۔ اگر اس اصول کو مان لیں تو وہ رقم کہاں جائیگی پتہ نہیں چلیگا ۔ کہا گیا کہ اگر کسی اراضی میں جھاڑ ہوں اور اس میں ٹیننٹ ہو تو اوس ٹیننٹ سے وصول کرنا چاہیئے میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات کس اصول پر مبنی ہے ۔ مالک نے اس کو سیندھی کا جھاڑ تراشنے کیلئے نہیں دیا ہے وہ تو صرف اراضی سے استفادہ کریگا اور اس کا محصول ادا کریگا ۔ اس لحاظ سے اگر یہ اصول اختیار کیا جائے تو اسکا جو منافع ہوتا ہے وہ متاثر ہوگا اور یہ چیز کسی اصول کے مطابق نہوگی ۔

شری گوپال راؤ ۔ پٹہ داروں اور قولداروں کو آبکاری کے جھاڑوں کا حق مالکانہ حاصل ہے ۔ آنریبل ممبر کو غلط فہمی ہورہی ہے ۔ ہر شخص پر لازم نہیں ہے بلکہ کہا

گیا ھے کہ پرونکٹیڈ ٹیننٹ پر۔۔۔۔۔ اگر پٹہ دار چاھے تو ۔۔۔۔

شری جگناتھ راؤ چنڈرکی - آنریبل ممبر نے مرھٹی میں اسکو رکھا ھے - میں نے اسکا جو مطلب سمجھا اسکا جواب دیا ھوں - یہاں پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کے کوئی الفاظ نہیں ھیں صرف ٹیننٹ کے الفاظ ھیں - اور ٹیننٹ کی جو تعریف ھے اسکے لحاظ سے میں نے کہا ھے ۔۔۔۔۔۔۔

شری کے - وینکٹ رام راؤ - سیند ھی کے درخت لگائے تو کیا ۔۔۔۔۔

شری جگناتھ راؤ چنڈرکی - سیندھی کے درخت لگائے نہیں ھیں وہ خود اگتے ھیں - آخر میں میں یہ کہونگا کہ ھمیں دیش کی بھلائی کیلئے اور اسی درشٹی سے کام کرنا چاھئیے اور اس درشٹی سے جو سجیشنس پیش ھونگے انہیں گورنمنٹ ضرور قبول کریگی -

* شری گوپال راؤ - یہاں جو امنڈمنٹ آیا ھے وہ دفعات (۳) اے اور (۱۳) بی میں ھے - (۱۳) بی میں جو پراویژو ایڈ (Add) کرنے کی خواھش کیجارھی ھے اسکا مطلب یہ ھے کہ اگر کوئی پٹہ دار یا قولدار گورنمنٹ سے یہ کہے کہ میری رقم بھی واجب الوصول ھے اسکو بھی وضع کیا جائے تو یہ لازم نہیں ھے کہ وضع کیا جائے - یہ ضروری نہیں ھے کہ ھر کسی کی رقم سرکاری رقم میں وضع کیجائے - آنریبل منسٹر نے کہا ھے کہ رقم منی آرڈر کے ذریعہ بھیجی جائیگی - میں کہونگا کہ حیدر آباد کے کئی مواضعات میں پوسٹ آفس نہیں ھیں - یہ بات آنریبل منسٹر بخوبی جانتے ھیں مجھے وضاحت کی ضرورت نہیں ھے - پھر یہ چھوٹے چھوٹے رقومات ذریعہ منی آرڈر کس طرح روانہ کئے جاسکینگے - اسکا نتیجہ یہ ھوگا کہ قولداروں اور پٹہ داروں کے حقوق متاثر ھونگے - مالک یا پٹہ دار سے رقم وصول کرنے کا حکم دیا جائے تو بہت ممکن ھے بعض مرتبہ یہ ھوتا ھے کہ سرکاری رقم جو فی الواقعی وصول طلب رھتی ھے اوس سے کچھ زائد وصول ھوجاتی ھے ویسی صورت میں پٹہ دار یا قولدار کو جاکر وہ رقم واپس لینا پڑتا ھے - دو تین روپیہ کے لئے اسکو چکر کاٹنے پڑتے ھیں - فرض کیجئے کہ دو تین جھاڑ اسکی اراضی میں ھوں تو اسکو چار چھ روپیہ وصول طلب رھتے ھیں - ان چار چھ روپیوں کے لئے اسکو وھاں جانا پڑیگا یہ منی آرڈر کے ذریعہ بھی روانہ کرنا مناسب نہیں ھے - اسلئے یہ امنڈمنٹ پیش کیا گیا ھے اسمیں کوئی خاص بات نہیں ھے - اسمیں ھم ایسا رکھنا چاھتے ھیں -

Provided that if the owner or/and any other person having interest in the land may get the deposit credited to the revenue assessment due on the said land and if in this respect a share of a tenant on the land is so credited he shall be entitled to deduct the sum so credited from the rent payable by him to owner of the land.

اسکے تحت گورنمنٹ کو اختیارات ملتے ھیں - اس پراویژو کے ایڈ کرنے سے سکشن کا مطلب

بھی فوت نہیں ہوتا ۔ اسلئے میں عرض کرونگا کہ آنریبل منسٹر اس پراویژو کو قبول کریں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگار یڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ میں نے ان سارے مباحث کو سننے کے بعد یہ محسوس کیا کہ میرے آنریبل دوست نے اس دفعہ کے الفاظ پر غور نہیں کیا ہے ۔ اگر غور کرتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ اس ترمیم کی قطعاً ضرورت نہیں ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ اتنا وقت تقریروں پر صرف کیا گیا حالانکہ وہ تقریریں اس سے قطعاً متعلق نہیں ہیں ۔ میں بل کے اوس دفعہ کے دونوں اجزا کو پڑھکر سناتا ہوں ۔

”جب سیندھی دینے والے درختان آبکاری بلا اجازت نامہ تراشے جائیں تو واجب الادا ٹیکس جہاں ممکن العمل ہو تراشنے والے سے یا اگر اس طرح وصول نہ کیا جاسکتا ہوتو قابض اراضی سے (اگر کوئی ہو) اور اگر درخت قابض اراضی کی ملک نہ ہوں یا اگر اراضی پر قبضہ نہ ہوتو اس شخص سے (اگر کوئی ہو) جو درختوں کا مالک ہو یا جسکے وہ قبضہ میں ہوں وصول کیا جاسکیگا بجز اسکے کہ وہ ثابت کرے کہ درختوں کو اسکے بلا علم تراشا گیا تھا ،،

میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسکو غور سے بڑھا جاتا تو اوس زور و شور سے اسکے خلاف نہ کہا جاتا جیسا کہ اب کہا گیا کہ وہ شخص یعنی قابض اراضی وغیرہ حیدر آباد میں رہتا ہے یا دوسری جگہ رہتا ہے اسکے باوجود آپ اوس سے وصول کرتے ہیں ۔ اگر آپ اس دفعہ کو پڑھ لیتے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو اتنی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں رہتی ۔ ایسے قابضوں پر یا قولداروں پر ہم نے ذمہ داری عائد نہیں کی جن کو اس کا علم نہ ہو کہ درخت کس نے تراشا ۔ لیکن جن کو یہ معلوم ہے کہ کس نے درخت تراشا اون پر ہی یہ ذمہ داری عائد کیگئی ہے ۔ ایک طرف یہ کہا گیا کہ ایک روپیہ چودہ آنہ یا دو روپیہ چار آنہ کے لئے اتنی بڑی رقم کی ذمہ داری عائد کیگئی ہے ۔ دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ جب اتنی بڑی رقم خزانہ میں وہ جمع کرتا ہے تو اسکو نقصان ہوتا ہے اسلئے اسکو مالگزاری میں مجرا دینا چاہئیے ۔ جب آپ اہمیت دیتے ہیں تو دونوں چیزوں کو دیجئے ۔ اگر اہمیت نہیں دیتے ہیں تو دونوں کے لئے کوئی اہمیت نہ ہونی چاہئیے ۔ ہم نے یہاں رقم وصول کرنے کے مدارج قائم کئے ہیں پہلے تو تراشنے والے سے لینا چاہئیے اگر تراشنے والا نہ ملے تو پٹہ دار سے لینا چاہئیے ۔ اگر پٹہ دار بھی خود کاشت نہیں کرتا ہے تو قولدار سے لینا چاہئیے ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر کوئی تراشتا ہے تو فقط ہم کو اطلاع دینا کافی ہے ۔ جب لوگ عوامی حکومت کا دعوی کرتے ہیں تو کیا اتنی ذمہ داری بھی لینا نہیں چاہتے کہ جو درخت تراشتا ہے اسکی اطلاع کردیجائے ؟ ان کو اتنی ذمہ داری لینی چاہئیے ۔ اسکے بعد دفعہ (۱۳) ب کا ضمن (۲) ہے ۔

”(۲) تراشے ہوئے درختوں کی بابت مالکانہ فیس سرکاری خزانہ میں جمع کیجائیگی اور مالک یا کسی اور شخص کو جو اس کا مستحق ہو سرکارعالی کے مقررہ و معلنہ طریقہ کے

بموجب ادا کیجائیگی ،، - میں نے سرکاری خزانہ میں رقم حق مالکانہ جمع کرنے کے قطعی احکام دئے ھیں - یہ احکام میں نے ۶۲ف کے لئے دئے تھے - ۶۱ف کی آخر تک کمی حق مالکانہ کی رقم بطور خودلینے کا حق دیا گیاتھا لیکن ۶۱ ف کے آخر تک پٹہ داروں یا قولداروں کو سینکڑہ ۱۰ سے زیادہ نہیں ملا - چونکہ سینکڑوں درخواستیں اس خصوص میں میرے پاس پیش ہوئی تھیں کہ مستاجر جبراً تراشتے ھیں اور ہم کو رقم نہیں دیتے اس لئے میں نے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ خانگی معاملہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے - ایک طرف ہمارے معزز دوست امیر و غریب کا دم بھرتے ھیں لیکن جب اونکی حفاظت کے لئے قانون بنایا جاتا ھے تو مخالفت کرتے ھیں - میں نے غریبوں کی حفاظت کے لئے ھی یہ قاعدہ مقرر کردیا تھا - اسکے باوجود بھی کہا جاتا ھے کہ یہ اون کے نقصان کیلئے مقرر کیا گیا ھے - جو غریب تھے اون کو حق مالکانہ کچھ بھی نہیں ملا - وہ لوگ جو اپنی زمین پر بغیر روپیہ دئے مستاجروں کو قدم نہیں رکھنے دیتے تھے اون کو کامل حق مالکانہ ملا - اسطرح غریبوں کو حق مالکانہ کی کوئی رقم نہیں ملتی تھی اس لئے اونکی حفاظت کے لئے میں نے یہ قاعدہ مقرر کردیا کہ رقم سرکاری خزانہ میں داخل ہونے کے بعد عہدہ داران آبکاری نمبر اندازی کریں - اس کا نتیجہ یہ ھوا کہ وہ درخت جو پٹہ داروں یا کاشتکاروں کی زمین میں تھے وہ تراشے نہ جائینگے جب تک کہ حق مالکانہ ادا نہ کیا جائے -

شری کشٹہ رام ریڈی - اگر تحصیل میں عذرداری پیش ھوکہ یہ درخت اوس کا نہیں میرا ھے تو پھر رقم کب تک وصول ھوگی -

شری کے - وی - رنگاریڈی - میں پہلے بھی کہہ چکاھوں کہ عذرداری یا جھگڑے کی نوبت نہیں آئیگی - کیونکہ رقم سرکاری خزانہ میں جمع ھوگی - میں نے قواعد وضع کئے ھیں جس کے تحت یہ انتظام کیا گیا ھے کہ ھر ایک پٹہ دار کے گھر پر منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھیج دی جائے - اون کا احساس صرف آپ کو ھی نہیں آپ سے بڑھکر ہم کو ھے - ایک درخت کی رقم ایک روپیہ چودہ آنے حاصل کرنے کے لئے اوسکو تحصیل جانا پڑتا تھا اور اس کے جانے آنے میں ھی یہ رقم خرچ ھوجاتی تھی - اسکے علاوہ وھاں رھنے کا خرچہ ھی تین چار روپیہ ھوجاتا تھا - یہ میں اچھی طرح جانتا تھا - اس لئے بلا ادائی حق مالکانہ درختوں کو نہ تراشنے کے لئے ھی یہ ترمیم لائی گئی ھے - عذرداری وغیرہ کا تصفیہ عدالت میں ھوگا جیسا کہ اب ھوسکتا ھے -

شری ایم - بچیا - منی آرڈر کا خرچہ کون دیگا -

شری کے - وی - رنگاریڈی - آپ کو دینا پڑیگا -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - " آپ ،، سے مراد کیا آنریبل اسپیکر صاحب ھیں -

Laughter

شری کے - وی - رنگا ریڈی - آپ سے مطلب معزز ممبران سے ہے - تو اس طرح خزانہ میں رقم جمع کرنے کی ترمیم لائی گئی ہے - اسکے ساتھ ساتھ قواعد بنائے گئے ہیں کہ تحصیل میں یہ رقم بمد امانت جمع رہے اور آبان کے ختم پر ذریعہ منی آرڈ اس شخص کو پہنچادی جائے - یہ احکام دئے گئے ہیں ایسے انتظام کو آپ نے خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا - پہلے تو میں آپ کے اعتراض کا جواب دیتا ہوں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا آپ اور ٹائم لینگے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - ہاں - آدہ گھنٹہ اور لونگا -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - پھر ہم اب ہاؤز کو اڈجرن کرینگے اور پیر کے دن ۲-۳۰ بجے ملینگے -

8-10-S. E *The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Monday, the 28th September, 1953.*